(نقل ٹائٹل پیج بار اول)
الیس اللہ بکاف عبدہ
نجم الہدیٰ
در مطبع ضیاء الاسلام قادیان باہتمام حکیم فضل الدین صاحب طبع شد
تعداد ۱۴۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نجم الہدیٰ

الحمد للہ الذی خلق الاشیاء
کلہا فاودع من جمال خلقہا۔ و
برء نفوس الناس لنفسہ فسوّاہا
و عالج بوجہہ قلقہا۔ واتقن کل
ما صنع وحسّن وابدع واحکم
واضاء الشمس وانار القمر وانعم
علی الانسان واعزّہ واکرم۔ و
الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ النبیّ
الامیّ محمد احمد الذی کان اسماہ
ھٰذان اوّل اسماء عرضت علیٰ اٰدم
بما کانا علۃ غائیۃ للنشأۃ

نجم الہدیٰ (اردو)

اُس خدا کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے تمام
چیزوں کو پیدا کیا۔ اور ہر ایک چیز میں ایک قسم کی خوبصورتی
رکھی۔ اُس نے انسانوں کے نفسوں کو اپنے لئے بنایا۔ اور
اپنی ذات کے ساتھ اُنکی بےآرامی کو دُور کیا۔ اور جو کچھ
بنایا نہایت استوار اور خوب اور نئی طرز کا اور محکم بنایا
اور سورج کو روشن کیا اور چاند کو چمکایا۔ اور
انسان کو عزت اور شرف اور مرتبہ بخشا۔ اور
اُس کے رسول اُمّی پر درود اور سلام ہو جس کا
نام محمد اور احمد ہے۔ یہ دونوں نام اُس کے وہ ہیں کہ جب
حضرت آدم کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش کئے گئے تھے تو
سب سے اوّل یہی دو نام پیش ہوئے تھے کیونکہ اِس دُنیا کی پیدائش

نجم الہدیٰ فارسی ۔ جملہ ستائشہا مر خدا راست کہ ہمہ چیزہا را بیافرید۔ و دراں گونہ خوبی و آرائش سپرد۔
و دراں آدمیان را محض خاطر خود از نیستی بہ ہستی کشید۔ و رنج و آزار آنہا را باذات خویش از ہم
بپاشید۔ و ہر چہ را ساخت چنانچہ شاید خوب و استوارش بپرداخت نیر گیتی افروز را چہرہ بحال
پالود۔ و ماہ را بزم آرائے شب بہاں نمود۔ و انسان را بزرگی و عزیت کرامت فرمود۔ و
درود بر نبیٔ اُمّی وے کہ نام گرامی اش محمد و احمد۔ و ایں دو نام اول نامہائے است کہ بر آدم
عرض شد۔ زیرا کہ علّت غائی آفرینش ہمیں دو نام وو در نزد خدا بیشی و بیشی ہمیں دو نام را۔ست

الاولیٰ وکانا فی علم اللّٰہ اشرف و
اقدم۔ فھو اوّل النبیّین درجۃ
لھذین الاسمین و آخرھم بما
ختم اللّٰہ علیہ کل ما علم النبیّین
دفھّم واکمل علی ما اوحی الیہ
والھم۔ وبما اعطاہ اللّٰہ آخر
المعارف وجمع فیہ ما اخر
وقدم۔ وارسلہ الی کل اسود
وابیض واختارہ لاصلاح کل
اعمٰی واصمّ وابکم۔ و
ضمخہ بعطر نعمہ ازید
مما ضمخ احدا من الانبیاء
و علمہ من لدنہ وفھّمہ
من لدنہ وعرّفہ من لدنہ

پس وہی دو نام علّت غائی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے
علم میں وہی اشرف اور اقدم ہیں۔ پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ ان دونوں ناموں کے تمام انبیاء
علیہم السلام سے اوّل درجہ پر ہیں اور باعث اسی کے جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام نبوت کے علم ختم ہو گئے اور
آپ پر کامل اور جامع طور وحی نازل کی گئی۔ اور آخری معارف
اور وہ سب کچھ جو پہلوں اور پچھلوں کو دیا گیا تھا آپکو
عطا ہوا۔ ان تمام وجوہ سے آپ خاتم الانبیاء ٹھیرے اور
ہر ایک سفید اور سیاہ کی طرف آپ کو بھیجا۔ اور ہر ایک
اندھے اور بہرے اور گونگے کی اصلاح کیلئے آپ کو پسند فرمایا
اور خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے عطر سے اسقدر آنجناب کو
معطر کیا کہ اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں کیا گیا۔
خدا نے اپنے پاس سے آپ کو علم دیا اور اپنے پاس سے فہم
عطا کیا۔ اور اپنے پاس سے معرفت بخشی۔

پس او از جہت ایں دو نام بر جمیع انبیاء درجۂ اولیٰ دارد۔ وحیٔ کامل وجامع براو نازل شد
و دانشہائے پسین و ہمۂ آنچہ بہ پیشینیاں و پسینیاں دادہ شد وبوئے ارزانی داشتند۔
وخدا اورا بہ ہمہ سپید و سیاہ فرستاد۔ و برائے راہنمائی ہر نابینا و کر و گنگ برگزید و
اورا بہ عطر نعمتہائے خود آنچناں خوشبو گردانید کہ پیش از وے کسے از انبیاء و
بایں شتابت نرسید۔ از قبل خودش آموخت و از خودش بفہمانید۔ و از
خودش معرفت بخشید۔ او از خودش پاک ساخت۔ و از خودش آداب

وطهره من لدنه وادبه من لدنه وغسله من لدنه بماء الاصطفاء - فوجب عليه حمد هذا الرب الذى كفل كل امره بالاستيفاء - ادخله تحت رداء الايواء - واصلح كل شانه بنفسه من غير منة الاساتذ والأباء والامراء - واتم عليه من لدنه جميع انواع الألاء والنعماء - فحمده روح النبى بحمد لا يبلغ فكر الى اسراره - ولا تدرك ناظرة حدود انواره - وبالغ فى الحمد حتى غاب وفنا فى اذكاره - واما سبب هذا الحمد الكثير و

اور اپنے پاس سے پاک کیا - اور اپنے پاس سے ادب سکھلایا اور برگزیدگی کے پانی سے اپنے پاس سے نہلایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس خدا کی تعریف کرنا واجب ہو گیا جو اس کے ہر ایک کام کا آپ متکفل ہوا - اور اپنی پناہ کی چادر کے نیچے جگہ دی - اور ہر ایک کام آنحضرتؐ کا اپنی توجہ خاص سے بغیر توسط استادوں اور باپوں اور امیروں کے بنایا - اور اپنے پاس سے اس پر ہر ایک قسم کی نعمت پوری کی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نے خدا تعالے کی وہ تعریف کی جو کوئی فکر اس کے بھیدوں تک نہیں پہنچ سکتا اور کوئی آنکھ اس کے نوروں کی حدود کو پا نہیں سکتی - اور اس نے خدا کی تعریف کو کمال تک پہنچایا یہاں تک کہ اس کے ذکروں میں گم اور فنا ہو گیا اور اس کے اس قدر تعریف کرنے اور خدا تعالیٰ کو

تعلیم داد - و خودش از آب برگزیدگی و برچیدگی شست و شو فرمود - لہذا واجب آمد بر آنجناب ستائش پروردگاریکہ ساز گار و کفیل کل امر ارشد بود در زیر چادر پناہ خودش جائے بداد - و جملۂ کار ویرا بذات خویش بے میانجی گری استادان و پدران و توانگران درست کرد - و تمام نعمتہا را بروی از قبل خود اتمام فرمود - لہذا روح نبی صلعم آں حمد خداوندی را بجا آورد کہ ہیچ فکر و اندیشہ بداماں کنہ وے نیارد برسد - و ہیچ دیدہ نتواند حدود نورش را دریابد - و آنجناب ستائش خداوندی را بجائے رسانید کہ در یادش از خود برمید و سر بہ صحرائے گم گشتگی و فنا کشید و سبب

سر احماده - فهو بحار فضل الله
و موالات امداده - وعناية الله
التي ما وكلته طرفة عين الى
سعيه و اجتهاده - حتى شغفه
وجه الله حبا واوجده في
وداده - ففار قلبه لتحميد
هذا المحسن حتى صار الحمد عين
مراده - وهذه مرتبة ما اعطاها
الله لغيره من الرسل والانبياء و
الابدال والاولياء - فانهم وجدوا
بعض معارفهم وعلومهم ونعمهم
بوساطة العلماء والأباء والمحسنين
و ذوى الآلاء - واما نبينا صلى الله عليه
وسلم فوجد كل ما وجد من حضرة الكبرياء -

صاحب تعریف ٹھیرانے کا سر یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے متواتر
اور پیاپے اُس پر اپنے فضل نازل کئے اور وہ عنایت
اُس کے شامل حال کی جس نے ایک طرفۃ العین بھی اُسکو
اپنی کوشش اور سعی کا محتاج نہ کیا۔ یہاں تک کہ وجہ اللہ
نے اُسکے دل کو چیر کر اپنا دخل اُس میں کیا۔ اور اپنی محبت
میں اُس کو یگانہ بنایا۔ پس اُس محسن کی تعریف کے
لئے اُس کے دل نے جوش مارا اور خدا تعالیٰ کی تعریف
اُس کی دلی مراد ہوگئی۔ اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز اُس کے
کسی کو رسولوں اور نبیوں اور ابدالوں اور ولیوں
میں سے عطا نہیں ہوا۔ کیونکہ ان لوگوں نے اپنے بعض
معارف اور علوم اور نعمتیں بتوسط عالموں اور
باپوں اور احسان کرنے والوں کے پائی تھیں۔ مگر
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ پایا
جناب الٰہی سے پایا۔ اور جو کچھ اُن کو ملا

آنکہ ستائش خداوندی را بدیں غایت او ساخت آں کہ خداوند تعالیٰ شانہ پیاپے بہا نعمائے خود را بروی فرود آورد
وعنایتے وکرمے در کار وی کرد کہ برائے چشم زدن ہم دیر نشد نیاز و احتیاج بکوشش و محنت خود بیارد تا آنکہ
وجہ اللہ اندرونش را بشگافت و خودش در درون در شد او را در مہر و حب خود یگانہ گردانید۔ لہذا
دل آنجناب در نیایش و ستایش ہمچو کارساز نیکی کن بجوش آمد۔ و ستایش خداوندی کام جان وے گردید۔
وایں مرتبہ ایست کہ غیر آنجناب را از انبیاء و اولیاء و ابدال و رسل دست بہم نداد زیرا کہ اوشاں بعضی
علوم و معارف را از واسطۂ آموزگاران و پدران و تربیت کنندگان بدست آوردند۔ ولی نبی ما (صلی اللہ علیہ وسلم)

و نال ما نال من منبع الفضل
والاعطاء - فما فارت قلوب
الآخرين للحمد كما فار قلب
نبينا لحمد منعم تولى امره
وحده من جميع الانحاء - فلاجل
ذٰلك ما سمي احد منهم باسم
احمد - فانه ما اثنى على الله
احد منهم كمحمّد و ما وحّد.
وكان في نعمهم مزج ايدي
الانسان وما علمهم الله كعلمه
وما تولى كل امورهم وما ايد.
فلا مهدي الا محمّد
ولا احمد الا محمّد
على وجه الكمال - وهذا

اُسی چشمۂ فضل اور عطاء سے ملا۔ پس دوسروں
کے دل حمدِ الٰہی کے لئے ایسے جوش میں نہ آسکے
جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل جوش
میں آیا۔ کیونکہ اُن کے ہر ایک کام کا خدا ہی متولی
تھا۔ پس اِسی وجہ سے کوئی نبی یا رسول پہلے
نبیوں اور رسولوں میں سے احمد کے نام سے موسوم
نہیں ہوا۔ کیونکہ اُن میں سے کسی نے خدا کی توحید
اور ثنا ایسی نہیں کی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور اُن کی نعمتوں میں انسان کے ہاتھ کی ملونی تھی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اُن کو تمام
علوم بے واسطہ نہیں دیئے گئے اور انکے تمام امور کا
بلا واسطہ خدا متولی نہیں ہوا اور نہ تمام امور میں بے واسطہ
اُن کی تائید کی گئی۔ پس کامل طور پر بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے کوئی مہدی نہیں اور نہ کامل طور پر بجز آنجناب کے کوئی

آنچه را یافت از خدا یافت و آنچه را در دامان وے ریختند از همان چشمۂ جود و عطا بریختند۔ لہٰذا نشد دلہائے دیگراں
از بہر ستائش الٰہی آں گرمی و جوش بہم رساند که نبیٔ ما را در تحمید الٰہی میسر آمد۔ زیرا که کارساز ہر کار او خود
خداوند بزرگ بود۔ و ازینجا است که غیر او از انبیاء و رسل بنام احمد نامزد نشد چه نعمتہائے که او شاں یافتند
آمیزش دست انسانی داشت و چوں نبیٔ ما او شاں جملۂ علوم بے واسطہ ادراک نه کردند و تمام کارہائے او شاں را
خدا بے واسطہ متولی نشده در ہمۂ آنچه باو شاں پیش آمد بے توسطے تائید شاں نکرد۔ لہٰذا از جہت کمال غیر
آنجناب نبوت انتساب مہدی و احمد نبوده۔ و ایں سرّے است که ابدالی بکنہ آں توانند پی برند۔

سرّ لا یفہمہ الّا قلوب الابدال

ثمّ اذا کان حمدہ بایثار وجہ اللہ والاقبال علیہ بنفی اھواء النفس والحفد الیہ باخلاص و صدق و توحید - فرجع اللہ الیہ صلۃ منہ ما ارسل الی ربّہ من تحمید - وکذالک جرت سنتہ بکل صدیق وحید - فحمّد محمدنا فی الارض والسماء بامر ربّ مجید - و فی ھٰذا تذکرۃ للعابدین - و بشریٰ لقوم حامدین - فان اللہ یردّ الحمد الی الحامد ویجعلہ من المحمودین - فیُحمد فی العالمین - ویوضع

احمد ہے - اور یہ وہ بھید ہے جس کو محض ابدال کے دل سمجھتے ہیں اور کوئی دوسرا سمجھ نہیں سکتا - اور پھر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں اس وجہ سے تھیں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو اختیار کر لیا تھا اور ہوا و نفس سے الگ ہو کر خدا کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اور اخلاص اور صدق اور توحید سے اُسکی طرف دوڑے تھے سو خدا نے وہ تعریفیں بطور انعام اُنکی طرف واپس کر دیں - اور تمام یگانہ صدیقوں سے اُس کی یہی عادت ہے کہ وہ حامد کو محمود بنا دیتا ہے - پس ہمارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمین و آسمان میں تعریف کیا گیا اور اس قصے میں پرستاروں کے لئے یاد رکھنے کی بات ہے - اور خدا کے ثنا خوانوں کو اس میں بشارت ہے - کیونکہ خدا تعریف کرنے والے کی تعریف کو اُسی کی طرف ردّ کر دیتا ہے - اور اُسکو قابل تعریف ٹھیرا دیتا ہے - پس وہ دنیا میں تعریف کیا جاتا ہے اور اُسکی

و دیگرے را نرسد درگرد ایں کوئے بگردد - و چوں ستایش آنجناب ازیں جہت بود کہ خدا را برگزیدہ و از آز و ہوائے خود یکلی دامن کشیدہ - و ہمہ تن محضًا رو بخدا گردیدہ - و از اخلاص و توحید و صدق بسوئے او دویدہ بود لہٰذا خدا تشکرًا و انعامًا آں ہمہ ستایش ہارا بوے باز گردانید و عادۂ خدا با کل صدیقان یگانہ ہمیں نہج جاری بودہ است کہ حامد را محمود سازد - پس نبیٔ ما محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) در زمین و زمان ستودہ شد - ایں قصہ نمونہ و تذکرہ ایست ازبرائے پرستاران خدا و مژدہ ایست از پئے ستایش کنندگان وے چہ خدا را عادۃ است کہ ستایش ستایش کنندگان را بدیشاں باز میگرداند و اوشاں را سزاوار ستایش خلق میسازد

له القبولية فى الارض نيثني عليه كل من كان من الصالحين. وهٰذا هو كمال حقيقة العبوديّة ومآل امر النفوس المطهرة - و لا يعرفها الّا الذى اُعطى حظاً من المعرفة - وهٰذا هو غاية نوع الانسان. وكماله المطلوب فى تعبد الرحمٰن - وهٰذا هو الذى تنتهى اليه اٰمال الاولياء - ويختتم عليه سلوك الطلباء - وتستكمل بها العناية نفوس الاصفياء - وهٰذا هو لب اعباء الشريعة ونتيجة المجاهدات فى الملّة - وسرّ ما نزل به الناموس من الحضرة على قلب خير البريّة - عليه انواع السلام والصلوٰة

قبولیت زمین پر پھیلائی جاتی ہے - پس ہر ایک جو نیک طینت ہے اُس کی تعریف کرتا ہے - اور یہی عبودیت کی حقیقت کا کمال اور پاک نفسوں کا انجام کار ہے - اور اس مقام کو کوئی شخص بجز صاحب معرفت کے نہیں پہچانتا - اور یہی نوعِ انسان کی غایت اور عبادتوں کا کمال مطلوب ہے - یہی وہ امر ہے جو اولیاء کی اُمیدوں کا منتہٰی اور طالبوں کے سلوک کے ختم ہونے کی جگہ ہے - اور اسی کے ساتھ عنایتِ الٰہی برگزیدوں کے نفوس کو کمل کرتی ہے - اور یہی شریعت کے بوجھوں کا مغز اور مجاہداتِ دینی کا نتیجہ ہے - اور یہ اُن امور کا بھید ہے جو حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لائے - پس اُس نبی پر سلام

مثل این کس درگیتی ستودہ و قبولی برائے او در دلہا ریختہ شود - پس ہر نیک نہاد اورا مے ستاید - کمال حقیقۂ بندگی و سرانجام کار پاک نفساں ہمیں است - و غیر اہل معرفت این مقام را نمی شناسد - و ہمیں غایت نوع انسان و کمال مطلوب عبادات ہمیں است - و انجام امید ہائے اولیاء ہمیں و آخرین مقامے است کہ سلوک جویندگان حق بدانجا منتہی بشود - و ہمیں عنایت الٰہی تکمیل نفوس برگزیدہ ہا را نماید - و مغز و راز تکلیفاتِ شرعیہ ہمیں و نتیجۂ مجاہداتِ دینیہ ہمیں است و ہمیں سرّ آں ہمہ امور است کہ حضرتِ ناموسِ اکبر از حضرتِ الوہیّت در پیش برگزیدۂ آفرینش (صلی اللہ علیہ وسلم) آورد

و البرکات و التحیۃ - یرغب فیہ المجاھدون - و الی اللہ متبتلون - الذین فی خیام حبّہ یسکنون - و بہ یحیون ولہ یموتون وعلیہ یتوکلون - ولحکمہ بصدق القلب یطیعون - ولامرہ بھمل العین یتبعون - و فی مرضاتہ یفنون - و فی احزانہ یذوبون - وبانسہ یبقون - و لہ تتجافی جنوبھم من المضاجع ویتحنثون - ویبیتون سجدا و قیاما ولا یغفلون - و یاخذھم القلق فیذکرون حبّھم ویبکون - وتفیض اعینھم من الدمع و فی

اور برکتیں اور درود اور تحیت ہوں - اسی امر مذکور کیلئے مجاہدہ کرنے والے کوشش کرتے ہیں - اور نیز وہ جو خدا کی طرف منقطع ہوتے اور اس کی محبت کے خیموں میں رہتے ہیں اور اسی کے ساتھ زندہ اور اسی کے لئے مرتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں - اور دل کی سچائی سے اس کی اطاعت اختیار کرتے ہیں - اور رواں آنسو کے ساتھ اس کے حکم کی پیروی کرتے ہیں اور اسکی رضامندی کی راہوں میں فنا ہوتے ہیں - اور اس کے غموں میں گداز ہوتے اور اس کے اُنس کے ساتھ بقا پاتے ہیں - اور اس کے لئے رات کو خوابگاہوں سے علیحدہ ہوتے اور اسکی بندگی کرتے ہیں - اور قیام اور سجود میں رات کاٹتے ہیں اور غفلت نہیں کرتے - اور بے آرامی انکو پکڑتی ہے پس اپنے دوست کو یاد کر کے روتے ہیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور رات کے

کوشندگان جہت آں می کوشند و ہم آنہائیکہ از ہمہ بسوئے او بپروازند - و در خیمہ ہائے محبت وے قرار گیرند و با او بزیند و برائے او بمیرند - و بر او توکل بکنند - و از صدق دل پیروئ فرمودۂ وے بنمایند - و با دیدۂ گریان غاشیۂ اطاعت وے بر دوش جان بردارند - و خود را در راہِ رضائے او گم بکنند - و چوں موم در کورۂ غم وے بگدازند - و بقائے خود در اُنس وے ببینند - و شب ہا را برائے او از خوابگاہ برکنار بشوند - و در سجود و قیام شب را بروز آرند - از غفلت دُور باشند - تلق و کرب بر اوشاں وارد آید

أنَاءَ الليل يصرخون ديتأوهون-ولا يعلم احد الیٰ ايّ جهة يجذبون ويقلّبون -يصبّ عليهم مصائب نبمدتهم يتحملون- ويدخلون فی نيران فيقال سلام فيُحفظون و يُنعمون - اولٰئك هم الحامدون حقاً واولٰئك هم المقدسون والنجيّون فطوبٰی لهم ولمن صحبهم فانهم المنفردون والشافعون المشفعون - وهٰذه مرتبة لا تعطی الّا لمحبوبی الحضرة - و انما جاء الاسلام لتبيين تلك المنزلة ليخرج الناس من وهاد المنقصة. ويوصلهم الیٰ حظيرة القدس- و يهدی الیٰ مقام السعادة -و

وقتوں میں فریاد کرتے اور آہیں مارتے ہیں - کوئی نہیں جانتا کہ کس طرف کھینچے جاتے اور پھیرے جاتے ہیں- اُن پر مصیبتیں پڑتی ہیں اور وہ برداشت کرتے ہیں - آگ میں داخل کئے جاتے ہیں-پس کہا جاتا ہے کہ سلام پس بچائے جاتے ہیں - وہی سچے ثناخوان اور خدا کے مقرب اور ہم راز ہیں - اور اُن کو خوشخبری ہو - اور اُن کے ہم صحبتوں کو کیونکہ وہ شفاعت کرنے والے اور شفاعت قبول کئے گئے ہیں - اور یہ وہ مرتبہ ہے جو بجز درگاہ کے پیاروں کے اور کسی کو نہیں ملتا اور اسی کے بیان کے لئے اسلام آیا ہے تاکہ نقصان کے گڑھے سے لوگوں کو نکالے اور تقدس کے احاطے میں پہنچا وے - اور سعادت کے مقام تک رہبری کرے - اور غافلوں

پس محبوب خود را یاد آورند- واز چشم سر اشک رواں سازند - ودر پردۂ شب نالہا کشند و آہ زنند- کسی بر سر وقت شاں آگاہ نہ کہ بکدام طرف کشیدہ شوند مصیبتہا بر سر اوشاں فرو ریزد و برمی تابند - در آتش انداختہ شوند پس گفتہ شود سلام در زمان رستگار و ایمن گردند حقیقۃً اوشاں ثناگویان خدا ونزدیک وہمراز ویند - وایں مرتبہ ایست کہ غیر محبوبان الہٰی را دست بہم ندہد-اسلام جہت کشودن ہمیں راز آمدہ کہ از مغاک زیان مردم را بیروں کشد و درساحت تقدس رساند و تا بمقام سعادت کشاند - وغافلاں را از راہ ایں سرزنش کوفت وآزارے رساند

ينذر الغافلين ويصدم قلوبهم بوعيد مُدى القطيعة - وما تعلم ما الحمد والتحميد - وما اعلیٰ مقامه الرب الوحيد - وكفیٰ لك من عظمته ان الله ابتدء به كتابه الكريم - ليبيّن للناس عظمة الحمد و مقامه العظيم - وانه لا يفور من قلب إلّا بعد المحوية و الذوبان - ولا يتحقق إلّا بعد الانسلاخ و دوس اهواء النفس الثعبان - ولا يجري على لسان الّا بعد اضطرام نار المحبة في الجنان - بل لا يتحقق الّا بعد زوال اثر الغير من الموهوم والموجود - ولا يتولد

کو اِس دھمکی سے کوفتہ کرے کہ قطع تعلق کی کاردیں تیار ہیں - اور تجھے کیا خبر ہے کہ حمد کہتے کس کو ہیں اور کیوں اس کا بلند پایہ ہے - اور اُس کی عظمت سمجھنے کے لئے تجھے یہ کافی ہے کہ خدا نے قرآن شریف کی تعلیم کو حمد سے ہی شروع کیا ہے تا لوگوں کو حمد کے مقام کی بلندی سمجھاوے جو کسی دل میں سے بجز گداز ش اور محویت کے جوش نہیں مار سکتی - اور اُسی وقت متحقق ہوتی ہے جب کہ مار نفس امارہ کچلا جائے - اور نفسانی چولہ اتار لیا جائے - اور یہ حمد کسی زبان پر جاری نہیں ہو سکتی بجز اس کے کہ پہلے دل میں محبّت کی آگ بھڑکے - بلکہ یہ وجود پذیر ہی نہیں ہو سکتی جب تک کہ غیر کا نام ونشان بکلّی زائل نہ ہو جائے اور پیدا نہیں ہو سکتی

کہ نزدیک است کارد قطع تعلق پارہ پارہ شان سازد - تو چہ دانی حمد چیست واز چہ رو این پایۂ بلندی ویرا حاصل است - بزرگیٔ ویرا ازینجا تواں دریافت کہ خدائے تعالیٰ تعلیم قرآن را آغاز از حمد کرد تا مردم بر مقام بلندش آگاہ شوند و فوارۂ حمد از دل احدے جوش نزند تا محویت وگداز ش میسر نیاید - ودر وقتے سر بر زند و متحقق شود کہ مار نفس امارہ پامال دبکلی بدرآمدن از پوست انانیت و نفسانیت دست دہد - واین ستایش ابدا نمی شود بر زبانی رواں شود تا و قتیکہ زبانۂ محبت در دلی سر بر زند بل ممکن نیست صورت وجود بپزیرد تا اسم ورسم غیر بالمرّہ ناپید نشود - وہرگز

الّا بعد الاحتراق فی نار محبۃ المعبود - فمن القی نفسہ فی ھٰذہ النار - فھو یحمد اللّٰہ بقلب موجع و سر محو فی الحبیب المختار - وھو الذی یدعٰی فی السماء باسم احمد ویقرب و یدخل فی بیت الحرۃ وقصارۃ الدار - وھی دار العظمۃ والجلال یقال استعارۃ ان اللّٰہ بناھا لذاتہ القھار - ثم یعطیہ لحمّاد وجھہ فیکون لہ کالبیت المستعار - فیحمد ھٰذا الرجل فی السماء والارض بامر اللّٰہ الغفّار - و یدعٰی باسم محمّد فی الافلاک والبلاد

جب تک کہ ایک شخص آتش محبت معبود حقیقی میں جل نہ جائے - اور جو شخص اس آگ میں اپنے تئیں ڈال دے پس وہی اپنے دردمند دل اور اس سر سے جو خدا میں محو ہے خدا کی تعریف کرے گا۔ اور وہ وہی شخص ہے جس کو آسمان میں احمد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور قریب کیا جاتا ہے اور عزت کے گھر اور قصارۃ الدار میں داخل کیا جاتا ہے اور وہ عظمت اور جلال کا گھر ہے جو بطور استعارہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا نے اس کو اپنی ذات کیلئے بنایا پھر اس گھر کو بطور مستعار اس کو دے دیتا ہے جو اس کی ذات کا ثنا خوان ہو - پس یہ شخص زمین و آسمان میں خدا تعالےٰ کے حکم کے ساتھ تعریف کیا جاتا ہے - اور آسمانوں اور زمین میں محمّد کے نام سے پکارا

صہ

لباس ہستی نمی پوشد - تا خرمن بود کسے از آتش محبت معبود حقیقی پاک نسوزد - ہر کہ بر موخفتن در ایں آتش تن در دہد او تواند با دل دردمند و با سرّے کہ محو حبیب مختار شدہ ترا نہ یزد حمد بشود - ہماں کس است کہ بر آسمان اورا احمد گویند - او نزدیک کردہ شود و در بارگاہ عزت و ایوان مقصود بار یابد و آں مکان عزت و جلال است کہ از روئے استعارہ تواں گفت خدا آنرا بجہت ذات خویش بنا ساختہ - و باز خدا آں خانہ را بطور مستعار بکسے مسترد کند کہ ثنا خوان اوست پس آں کس باذنِ الٰہی در آسمان و زمین ستودہ و در آسمان و زمین بنام محمّد یاد کردہ شود۔

والدیار - ومعناہ انہ حُمِدَ حمدًا کثیرًا واتفق علیہ الاخیار من غیر الانکار - وان ھٰذین الاسمین قد وُضعا للنبیّ من یوم بناء ھٰذہ الدار - ثم یعطیان للذی صار لہ کالاظلال و الاٰثار - و من اُعطی من ھٰذین الاسمین بقبس فقد انیر قلبہ بانواع الانوار - وقد جرٰی علٰی شفتی الرسول المختار - ان اللہ یرزق منھما عبدًا لہ فی آخر الزمان کما جاء فی الاخبار - فاقرءوا ثم فکّروا یا اولی الابصار -

فالغرض ان الاحمدیۃ والمحمدیۃ امر جامع دُعی الموحدون الیہ -

جاتا ہے - جس کے یہ معنے ہیں کہ بہت تعریف کیا گیا - اور یہ دونوں اسم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابتداء دنیا سے وضع کئے گئے ہیں پھر بعد اس کے اُس شخص کو بطور مستعار دیئے جاتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور اظلال و آثار ہو - اور جس شخص کو ان دونوں ناموں سے ایک چنگاری دی گئی تو اُس کا دل کئی قسم کے نوروں سے روشن کیا گیا - اور رسول مختار کے لب مبارک پر جاری ہُوا تھا کہ خدا تعالٰے آخری زمانہ میں ایک اپنے بندے میں یہ دونوں صفتیں جمع کردیگا جیساکہ حدیثوں میں وارد ہے - پس اے دانشمندو! ان حدیثوں کو پڑھو اور سوچو -

اب غرض یہ ہے کہ احدیّت اور محمدیّت ایک ایسا امر جامع ہے کہ تمام موحد اسکی طرف بلائے گئے ہیں

ومعنی ایں کلمہ است بسیار ستودہ شدہ - ایں ہر دو نام برائے نبی ما (صلی اللہ علیہ وسلم) از آغاز آفرینش موضوع شدہ و باز مستعارًا ایں ہر دو نام بکسے ہم کرامت می شود کہ از آں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) بمنزلہ ظل و آثار باشد - و ہر کہ اورا ازیں دو نام اخگری و نکار کردند دل او بگونا گوں انوار روشنی یافت - و بر زبان وحی ترجمان آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) رفتہ کہ خدا تعالیٰ شانہ در زمانہ پسین بندہ را از بندگان خود بہ تخلیہ ایں دو نام تزئین ایں دو صفت ممتاز و مفتخر خواہد کرد پس ای دانشمندان احادیث بخوانید و نیکو اندیشہ بفرمائید -

خلاصہ احدیّت و محمدیّت امر جامعی مے باشد کہ ہمہ موحدین بسوی آں خواندہ شدند -

ولا یتم توحید نفس الابحد ان یری فی وجودہ تحقق جنبیہ۔ ولا تصیر نفس مطمئنۃ۔ ولا تتنزل علیٰ قلب سکینۃ۔ الّا ان یکون سابحًا فی ھٰذہ اللجۃ۔ ولا ینجو احد من مکائد الامّارۃ۔ الّا ان یحصل لہ حظ من ھٰذہ المرتبۃ۔ والذین بعدوا منھا وما اخذوا منھا حصۃ ترھقھم ذلۃ فی ھٰذہ ویوم القیامۃ۔ ھم الذین یمشون علی الارض کغثاء علی السیل۔ کانما اغشیت وجوھم قطعًا من اللیل یتولدون محجوبین و یعیشون محجوبین ویموتون محجوبین۔ اولٰئک الذین اعرضت قلوبھم

اور کسی نفس میں کامل طور پر توحید پیدا نہیں ہوتی جب تک کہ یہ دونوں پہلو اس میں متحقق نہ ہوں۔ اور کوئی نفس مطمئن نہیں ہو سکتا اور کسی دل پر سکینت نازل نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اس دریا میں تیرنے والا نہ ہو۔ اور کوئی شخص نفس امّارہ کی مکاریوں سے نجات نہیں پا سکتا جب تک کہ اُس کو یہ مرتبہ حاصل نہ ہو۔ اور جو لوگ اِس مرتبہ سے دُور رہے اور کوئی حصہ اس میں سے نہ لیا اُنکو اس دنیا اور قیامت میں ذلت پہنچیگی۔ وہ وہی ہیں جو سیلاب کے خس و خاشاک کی طرح زمین پر چلتے ہیں۔ اور ایسے بدرو ہیں کہ گویا ایک ٹکڑا رات کا اُن کے مُنہ پر ہے۔ وہ پردوں میں پیدا ہوتے ہیں اور پردوں ہی میں جیتے ہیں اور پردوں میں ہی مرتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے دل خدا تعالیٰ کی

وہیچ نفسے از نفوس را نرسد دم از توحید کامل بزند تا وقتیکہ ایں ہر دو شق در وے متحقق نگردد و احدے اطمینان نیابد و سکینت بروے فرود نیاید تا قدرت بر شنا کردن درایں دریا دستش ندہد۔ و نمی شود کسے ایمن از مکاریہائے نفس امّارہ بنشیند تا بایں مرتبہ فائز نشود۔ و آنہائیکہ ازیں مرتبت حرمان نصیب بمانند و بہرۂ ازاں نگرفتند در دنیا و عقبیٰ ہمدوش ذلت و ہمکنار فضیحت خواہند بود۔ امثال ایں ناکساں ورنگ خس و خاشاک در راہ سیل رفتار کنند و در زشت روئی بشابۂ می باشند کہ گوئی پارہ ہائے شب تار برقع وار بر رُخ نازیبائے آنہا پوشانیدہ شدہ است۔ محجوب زیند و محجوب میرند۔ اینہا کسانے می باشند کہ

من حمد ربهم وضيعوا اعمارهم
في حمد اشياء اخرى او رجال
آخرين. فبشرى لنا معشر الاسلام.
قد بعث لنا نبي بهذه الصفة و
هذا الكمال التام. وسمّي احمد و محمدا
من الله العلّام. ليكون هذان الاسمان
بلاغا للامّة و تذكيرا لهذا المقام.
الذي هو مقام الفناء والانقطاع و
الانعدام. لترغب الامة في هذه
الصفات وتتبع اسمي خير الانام.
وقد ندب عليهما اذ قيل حكاية
عن الرسول فاتبعوني يحببكم الله
فاهتزت ارواحنا عند وعد
هذا الجزاء والانعام. وقلوبنا ملئت

تعریف سے کنارہ کرتے ہیں۔ اور دوسروں کی تعریفوں
میں انہوں نے اپنی عمریں ضائع کیں۔ پس ہم
جو اسلام کا گروہ ہیں ہمیں خوشخبری ہو کہ ہمیں
احمدیت اور محمدیت کی صفت والا نبی ملا اور
اُس کا نام خدا تعالیٰ کی طرف سے **احمد** اور **محمد**
ہُوا تاکہ اس کے دونوں نام اُمّت کے لئے ایک
تبلیغ ہو۔ اور اس مقام کیلئے یہ ایک یاددہانی ہو۔
وہ مقام جو فنا اور غیر اللہ سے منقطع ہونے اور
معدوم ہونے کا مقام ہے تاکہ اُمت اِن صفتوں میں رغبت
کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِن دونوں ناموں کی
پیروی کرے اور پیروی کیلئے قرآن شریف میں بلایا گیا ہے
جبکہ رسول کی زبان سے کہا گیا کہ آؤ میری پیروی کرو تا خدا تم
پیار کرے۔ پس یہ سُنکر کہ یہ انعام ملیگا ہماری روحیں
جنبش میں آئیں اور ہمارے دل شوق سے بھر گئے

دلہاشاں پشت بر حمد رب خویش کردہ و بحمد چیزہائے دیگر آوردہ عمر گرامی را دریں بطالت برباد فنا دادند۔ گروہ ما اہلِ اسلام را
مژدہ باد کہ از برائے ما نبی موصوف بصفت احمدیت و محمدیت مبعوث شدہ۔ و ایں دونام از قبل خدائے بزرگ بجہت آں بود گذاشتہ
کہ از پئے امت تبلیغ و برائے ایں مقام تذکیر و یاد دہانیدنی باشد۔ مقامے کہ بجز از فنا و بریدن از ما سوائے خدا
حاصل نشود تا امت را تشویق و ترغیب برائے حصول ایں مقام در دل خیزد و لادۂ پیروی ایں دونام مبارک در
طبیعت شاں طرح ظہور ریزد۔ و قرآن بسوئے پیروی ایں دونام میخواند چوں از زبان رسول ایں قول میراند کہ در پس من
بیائید تا خدا شمارا دوست دارد۔ و چوں ایں ندا بگوش ما رسید کہ ہمچو انعام ما را ارزانی خواہند داشت جنبشے در

شوقا وصارت اشکالها ککئوس
المدام - وما اعظم شان رسول
ما خلا اسمه من وصیّة الامّة
بل ملاٴ من تعلیم الطریقة - و
یهدی الیٰ طرق المعرفة - واشیر
فی اسمه الیٰ منتهی مراحل سبل
حضرة العزّة - واومی الیٰ نقطة ختم
علیها سلوک اهل المعرفة - اللّٰهم فصل
علیه وسلم واٰله المطهرین الطیبین -
واصحابه الذین هم اسود مواطن
النهار ورهبان اللیالی ونجوم الدین
رضی اللّٰه عنهم اجمعین -
اما بعد فهذه رسالة فیها
بیان ما استبضعت متاعًا من ربّی.

اور اُن کی شکلیں یوں ہوگئیں جیسا کہ شراب سے
بھرے ہوئے کوزے ہوتے ہیں اور اُس رسول کی کیا ہی بلند
شان ہے جس کا نام بھی وصیّت سے خالی نہیں -
بلکہ خدا جوئی کے طریقہ کی اس سے تعلیم ملتی ہے اور
معرفت کی راہوں کی طرف وہ ہدایت کرتا ہے - اور
اسمیں اس نقطہ کی طرف اشارہ ہے جس پر اہلِ معرفت کے
سلوک ختم ہوتے ہیں - اور نیز خداشناسی کے آخری مقام
کی طرف اشارہ ہے - پس اے خدا! اس
نبی پر سلام اور درود بھیج اور اُس کے آل پر جو
مطہر اور طیّب ہیں اور اُس کے اصحاب پر جو دن
کے میدانوں کے شیر اور راتوں کے راہب ہیں اور
دین کے ستارے ہیں - خدا کی خوشنودی اُن سب کے شامل حال ہو -
اس کے بعد واضح ہو کہ یہ ایک رسالہ ہے جس میں
بیان اُس متاع کا ہے جو بطور تجارتی مال کے میرے رب سے

بدانہائے ما پدید آمد و دلہا از شوق لبریز و شکل آنہا بطوری شد کہ گوئی جامہائے پُر از آب آتشین می باشند مغز خدۂ مولیٰ
دعبدا شان بلند وی کہ نام پاکش ہم مشتمل بر وصیّت و نصیحت امت می باشد - نہ تنہا ہمیں قدر بلکہ آں نام مبارک تعلیم
طریق ہائے حق جوئی و خدا پژوہی وایمائی بآں نقطہ کند کہ سلوک اہل معرفت بدانجا بآخر رسد و مقام آخری خداشناسی
آں باشد - پس اے خدا برآں نبیٔ کریم سلام و درود بفرست و برآل او کہ پاکیزہ اند و بر اصحاب او کہ در میدان نبرد
شیران بیشۂ وغا و در پس پردۂ شب تا بیک بیداردلان رہبان نما و نجوم بزم افروز ملت بیضا بودند - خدائے رحیم افسر خوشنودی
برفرق ہمگنان پوشانید -
پوشیدہ نماند کہ ایں رسالہ بیان آں بضاعت را کند کہ بطور مالِ تجارة از خدا بر من ارزانی شدہ - و

وما نبع فی زمان ملاح السراب من عین فی سرّی۔ باذن مولیٰ موّلی وشرعتها یوم الخمیس وختمتها بکرة عروبة۔ من غیر ان اکابد الصعوبة۔ وانی الّفت هٰذہ الرسالة اتمامًا للحجّة۔ وبادرت الیها شفقة علی الغافلین من هٰذہ الامّة۔ ومثلت تحننا علی الضحفلو من هٰذہ العصبة۔ وانی اریٰ فی دعوتی صلاح الرجال منهم والنسوة۔ ولو کانت رابعة بنسکها والحفة۔ وعوّضتها عما اشاع المخالفون فی هٰذہ الایام۔ واودعتها من نکات المعارف ودقائق

مجھ کو ملی ہے۔ اور بیان اُس چشمہ کا ہے جو سراب کی چمک کے زمانہ میں میرے پروردگار کے اذن سے میرے دل میں سے پھوٹا اور میں نے اس کو جمعرات کے دن شروع کرکے جمعہ کی صبح پورا کر دیا بغیر اس کے جو مجھ کو کوئی تکلیف پہنچی اور میں نے اس رسالہ کو حجت کے پوری کرنے کے لئے تالیف کیا ہے۔ اور اس امت کے غافلوں کی ہمدردی کے لئے میں نے جلدی سے یہ کام کیا۔ اور میں خادموں کی طرح اس کام کیلئے اسلامی جماعت کے کمزوروں کیلئے کھڑا ہوا۔ کیونکہ میری دعوت کے قبول کرنے میں ان کے زن و مرد کی بھلائی ہے۔ اگرچہ اپنی عبادت اور زہد کے ساتھ رابعہ وقت ہوں۔ اور یہ اُن تحریروں کا بدل ہے جو ان دنوں میں مخالفوں کی طرف سے نکلیں۔ اور اس میں میں نے عمدہ عمدہ ملت اسلامی کے نکتے اور باریک باتیں

صحبت آنان چشمہ دارد کہ مشتمل برلب چشمان بلوں پروردگار ہمان دہانیان از تنگ دل من بجوش آمد و روز پنجشنبہ شروع مثل کردم۔ و پگاہ روز آدینہ بانجام رسانیدم۔ و در این کار ہیچ گونہ زحمتی پیش من نیامد۔ و این رسالہ بجہت اتمام حجت تالیف داوم و لشفقت و رحمت برنادانان این امت رنگ۔ جانم را بحرکت آورد تا در این امر باکام تندی رفتار نمودم۔ از کمال رأفت چون شاگردان و نوکران بجہت ہمدردی ناتوانان ملت بر پا استادم چہ بہبود مردان و زنان البتہ بستہ بہ قبول دعوت من است اگرچہ کسی از فرط زہد و عبادت رابعہ وقت ہم باشد۔ و این رسالہ در تلافی آن نوشتہ ہا می باشد کہ مخالفان امروز رو زیر روئے کار آوردہ اند۔ من صد شکر این رسالہ را مانند جواہر از نکات اسلام ملالی کمنونہ معارف و دقائق

ملّة الاسلام۔ وهذه لهم كفوات
فی لسانین منّی و من نور محبّتی
وزاد الانجلیزیة و الفارسیة علیها
بعض احبّتی۔ وما وهنوا وما
استقالوا بل حفدوا الی اسعاف
منیتی۔ وکل هذا من ربّی
کان نیل نطقی۔ لا رادّ لارادته۔ ولا
صادّ لمشیّته۔ ولا مانع لفضله۔
ولا کافئ لنصله۔ ولقد
کادت انوار الاسلام تغرب
و انواءه تعزب لولا ان الله
تدارک الامّة علی رأس هذه المائة
وتلافی المحل بمزنة الرحمة والعاطفة۔
فاشکروا هذا المولی المحسن ان کنتم مؤمنین

درج کی ہیں اور یہ رسالہ مخالفوں کے لئے ایک
فریادرس ہے جس کو مَیں نے جوش محبّت سے دو زبانوں
میں لکھا ہے اور میرے بعض دوستوں نے فارسی انگریزی
زبان کو اس پر زیادہ کیا۔ اور وہ نہ سست ہوئے اور
نہ اس کام سے معافی چاہی بلکہ میری آرزو کے پورا
کرنے کیلئے دوڑے۔ اور یہ سب کچھ میرے خدا کے فضل سے
ہے۔ اُس کے ارادے کو کوئی ردّ نہیں کر سکتا اور اُس کی
مشیت کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اس کے فضل کو کوئی منع
کرنیوالا نہیں۔ اُسکی تلوار کو کوئی پیچھے ہٹانیوالا نہیں۔
اور اگر وہ اس امت کا صدی کے سر پہ تدارک نہ کرتا اور قحط
کے دنوں کی اپنی رحمت اور مہربانی سے تلافی نہ فرماتا
تو اسلام کے تمام نور ڈوب چکے تھے اور دینی
بارشوں کے ستارے دُور چلے گئے تھے۔ سو
اگر تم مومن ہو تو اُس محسن آقا کا شکر کرو۔

درج کردم۔ فی الحقیقۃ ایں رسالہ مخالفان را بمنزلہ فریادرسی است کہ از فرط جوش محبت در دو لسان عربی و اردو ترقیم
کردم و بعضے از دوستانم لسان انگلیسی و پارسی را برآں افزودند و کسل و جبن را بخود راہ ندادند و نہ از قبول
ایں فرمایش پوزش نمودند بل از برائے برآمدن کام من بپایائے سر بشتافتند۔ و ایں ہمہ از محض فضل پروردگار من است
کسے را زہرۂ آں نہ کہ بجنگے رد ارادہ اش کند و یارائی آں نہ کہ مشیت وی را دست ممانعت در پیش آرد۔
فضل وی را کسے منع کند خیال محال است و تیغ بران وی را اعدے سپر دفع پیش کند کرا مجال۔ و اگر او
برسر صد ایں امت را در نیافتی و در ایام قحط از رحمت و فضل تدارک مافات نہ فرمودی البتہ کشتی اسلام
در چار موجۂ فنا فرو رفتہ و تاریکی جائے نورش را گرفتہ و ستارہ ہائے باران دین بعید شدہ بود۔ پس اگر
بوئے از ایمان دارید باید بہزار جان شکر آں مولائے محسن بجا آرید۔

و ان رسالتی ھٰذہ قد
خصصت بقومی الذین ابوا دعوتی
و قالوا افیکۃ افاک و حسبوھا
فریتی۔ وظنّوا انّھا عضیھۃ
وھتکوا بسوء الظنّ عرضی و
حرمتی۔ فالجأنی وجدی التھالک
الی النصیحۃ و المواسات۔ واللّٰہ
یعلم ما فی صدور عبادہ و
ھو علیم بالنّیات۔ ومطلع علی
المخفیات۔ وخبیر بما فی العالمین
و انی لا اری حاجۃ فی ھٰذہ الرسالۃ۔
الی ان اکتب دلائل الملّۃ الاسلامیۃ
او انمق نبذا من فضائل خیر البریّۃ۔
علیہ صلوات السلام والتحیۃ۔

اور یہ میرا رسالہ میری قوم سے
خاص ہے جنہوں نے میری دعوت سے انکار
کیا اور یہ کہا کہ یہ ایک کذاب کا جھوٹ ہے، اور
میری بات کو دروغ سمجھا۔ اور گمان کیا کہ یہ ایک
بہتان ہے اور بدظنّی سے میری ہتک عزت کی پس
میرے غم و اندوہ نے جو کمال تک پہنچا ہوا ہے، نصیحت
اور غمخواری کی طرف مجھے تحریک کی۔ اور خدا تعالیٰ
اپنے بندوں کی نیتوں کو جانتا اور اُن کے پوشیدہ
بھیدوں پر اطلاع رکھتا ہے۔ اور وہ تمام
دنیا کے حالات سے آگاہ ہے۔ اور میں اِس
رسالہ میں اس بات کی طرف کچھ حاجت نہیں پاتا
کہ مذہب اسلام کی حقیقت کے دلائل لکھوں یا کچھ
فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کروں۔
کیونکہ اسلام وہ دین بزرگ اور سیدھا

و ایں رسالہ مخصوص بجہت قوم من است۔ اعنی بجہت آنہائے کہ دعوت مرا دست ردّ بر سینہ زدند و
گفتند کہ ایں دروغ و جعل سازی است و گمانیدند کہ آں را از قبل نفس خود تراشیدہ م۔ و تار دپود لاف و گزافی چند
را برہم بافیدم و از شآمت ظن بد در پوستینم افتادند۔ ہر طور ممکن بود داد تحقیر و ہتک آبروی من در دادند۔
لاجرم اندوہ و غم من کہ پایانی ندارد مرا بر غمگساری و ہمدردی انہا آمادہ کرد۔ دانای نہان و آشکار آگاہ بر
آہنگ و بسیج بندہ ہائے خود می باشد و ہم چنیں حوال ہمہ جہان بروے پوشیدہ نیست۔ آنچہ من می بینم
احتیاج ندارد۔ در ایں رسالہ دلائل حقیقت اسلام برنگارم یا اندکے از فضائل بو مزایائے حضرت سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم)

فان الاسلام دين عظيم وقويم ادرع
عجائب الآيات - ونبيّنا نبي كريم فمعطّر
بطيب عميم من البركات - وصيغ
من نور ربّ الكائنات - وجاءنا عند
شيوع الضلالات وسفر عن
مرئى وسيم وادرج نسيم
لافاضات - وشقّ على سرب
الباطل من الغارات - وتراءى في
صدقه كاجلى البديهيات - و
انه هدى قومًا كانوا لا يرجون
لقاء الرحمٰن - وكانوا كاموات
ما بقى فيهم روح الايمان والعمل
والعرفان - وكانوا يعيشون يائسين
نهداهم وهذّبهم ورفعهم و

ہے جو عجائب نشانوں سے بھرا ہُوا ہے - اور
ہمارا نبی وہ نبیٔ کریم ہے جو ایسی خوشبو سے معطّر کیا
گیا ہے جو تمام مستعد طبیعتوں تک پہنچنے والی اور
اپنی برکات کے ساتھ اُن پر احاطہ کرنیوالی ہے - اور وہ نبی
خدا کے نور سے بنایا گیا اور ہمارے پاس گمراہیوں کے پھیلنے کے وقت
آیا - اور اپنا خوبصورت چہرہ ہم پر ظاہر کیا - اور ہمیں فیض
پہنچانے کیلئے اپنی خوشبو کو پھیلایا اور اُس نے باطل پر
دھاوا کیا - اور اپنے تاراج سے اُسکو غارت کردیا - اور
اپنی سچائی میں اجلی بدیہیات کی طرح نمودار ہُوا - اُس نے
اُس قوم کو ہدایت فرمائی جو خدا کے وصال کی اُمید
نہیں رکھتے تھے - اور مُردوں کی طرح تھے جن میں
ایمان اور نیک عملی اور معرفت کی رُوح نہ تھی -
اور نومیدی کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے -
اور ان کو ہدایت کی اور مہذب بنایا اور معرفت کے

برشمارم چہ اسلام آں دیانۂ بزرگ و راست است کہ جہاں جہاں نشان شگرف ہمراہ دارد - و نبیٔ ما آں نبی کریم
وسیم و معطر بہ عطرے است کہ بمشام جان ہر فطرۂ سلیمہ مستعدہ رسد - و آں نبی کریم پیرایۂ وجود از نور پروردگار
پوشیدہ و در وقتے درمیانۂ ما ظہور فرمودہ کہ شب ضلالت دامن سیاہ بر عالم فروہشتہ بود و روئے زیبائی
خود را بر ما جلوہ داد و بوئے خوش خود را مہر از حقہ بکشاد تا فیض ہا گیریم و فائدہ ہا برداریم - و بیکبار بر سپاہ
باطل بریخت و تار و پودش را از آں حملہ از ہم بگسیخت و صدق و حقیت او بلند تر از ستیز و آویز منازع و
منازعات است - زیرا کہ ہویدا و واضح و از اجلی بدیہیات است - آں ہادی کامل قومی را راہ حق نمود کہ نومید از لقای حق در دہ دار
بسر می بردند - و چوں کالبد بے جان تہی از روح معرفت و کردار نیک بودہ چشم امید بر ہم بستہ بودند - و بدیشاں راہ نمود

اوصلهم الى اعلى مدارج المعرفة۔
وكانوا من قبل يشركون ويعبدون
تماثيل من الحجارة ۔ ولا يومنون
بالله الاحد الصمد ولا بيوم الآخرة۔
وكانوا يعكفون على الاصنام ۔ ويعزون اليها
كلّما هو قدر الله الحكيم العلّام ۔ حتّى عزوا
اليها انزال المطر من الغمام ۔ واخراج الثمار
من الاكمام ۔ وخلق الاجنّة فى الارحام۔
وكل امر الحيات والحمام ۔ وكان
يعتقد كل منهم وثنه معوانا۔
وعند النوائب مستعانا ۔ و
عند الاعمال ديّانا ۔ وكان
كل منهم يُهرع الى تلك
الحجارة حريصًا ۔ ويحفد اليها

اعلیٰ درجوں تک پہنچایا۔ اور اس سے پہلے وہ
شرک کرتے اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔
اور خدائے واحد اور قیامت پر اُن کو ایمان نہ
تھا۔ اور وہ بتوں پر گرے ہوئے تھے۔ اور
خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو بتوں کی طرف منسوب
کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مینہہ کا برسانا۔ اور
پھلوں کا نکالنا اور بچوں کو رحموں میں پیدا کرنا
اور ہر ایک امر جو موت اور زندگی کے
متعلق تھا تمام یہ امور بتوں کی طرف منسوب
کر رکھے تھے۔ اور ہر ایک ان میں سے اعتقاد رکھتا تھا
کہ اس کا ایک بڑا بھاری مددگار بت ہے جس کی وہ
پوجا کرتا اور وہی بُت مصیبتوں کے وقت اُسکی
مدد کرتا ہے اور عملوں کے وقت اسکو جزا دیتا ہے اور
ہر ایک اُن میں سے اُن ہی پتھروں کی طرف دوڑتا تھا اور

واز تہذیب بر کمال مدارج معرفت رسانید۔ و پیش ازاں وقت مشرک بودند۔ و بُت ہا را می پرستیدند
و با خدائے یگانہ بے نیاز و روز پسین ایمان نداشتند۔ و برپرستش بُت ہا نگوں افتادہ بودند۔
و قدرت ہائے یزداں را نسبت بہ بُتاں میدادند۔ چنانچہ فرود آوردن باران و بدر دادن بر و بار را
از آستین شاخہا و آفریدن بچہ ہارا در شکم و ہر امر مرگ و زیست را منسوب بہ بُتہا می کردند۔ و
ہر تنے از انہا بت خود را یار در ہنگام بلاہا یاور و ساز گار و پاداش دہندہ کار گماں می برد۔ و نادانان
بجان و دل بسوئے بتان مے دویدند و روئے فریاد و نیاز باینہا مے آوردند۔ غرض ہمچنیں از

مستغیثا۔ وکذالك ترکوا ضوء النهار واتخذوا اللیل مقاماً۔ وادلجوا کل فیه واحبّوا ظلاماً۔ وکانوا یهتزون بها هزة من فاز بالمرام۔ اوکمن اکتبه قنص فاخذه من غیر رمی السهام۔ وکانوا قد علق بقلبهم انهم یعطون کل مرادهم من الاصنام۔ وحسبوا ان الله منزه عن تلك الاهتمام۔ وزعموا انه اعطی لالهتهم قوة وقدرة فی عالم الارواح والاجسام۔ وکساهم رداء الوهیته

اور اُن ہی کے آگے فریاد کرتا تھا۔ اور اسی طرح انہوں نے روشنی کو چھوڑا رات کو اپنا قیام گاہ بنایا۔ اور اندھیرے سے پیار کر کے رات میں داخل ہوئے۔ اور بتوں کے ساتھ وہ لوگ ایسے خوش ہوتے تھے جیسا کہ کوئی ایک مراد پا کر خوش ہوتا ہے یا جیسا کہ وہ شخص خوش ہوتا ہے جس کے قابو میں آسانی سے جنگلی شکار چڑھ جاتا ہے اور بغیر تیر مارنے کے پکڑا جاتا۔ اور اُنکے دل میں یہ ذہن نشین تھا کہ اُنکے بت تمام مرادیں اُنکی دے سکتے ہیں۔ اور وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ان تکالیف سے کہ کسی کو مراد دیوے اور کسی کو پکڑے پاک اور منزہ ہے اور اُن نے یہ تمام قوتیں اور قدرتیں جو عالم ارواح اور اجسام کے متعلق ہیں اُن کے بتوں کو دے رکھی ہیں۔ اور عزت بخشی کے ساتھ الوہیت کی چادر

ساخت روز روشن بدون رفتند و در کنج تنگ و تار شب جا گرفتند۔ و با بتان آنچنان خرم و شاد می زیستند کہ شخصے کہ کام جانش در کنار آمد یا مانند کسے کہ نخچیرے آسان در چنبر او افتاد و بے انداختن تیر براو دست یافت یقین انہا بود کہ بت ہا توانائے ہر چہ تمامتر بر برآوردن ہرگونہ کام دارند و خدا را از این چپقلش و دار و گیر کہ کسے را کام روا کند و کسے را بگیرد برتر و بلند می پنداشتند۔ و گمان داشتند کہ خدا ہمہ قدرت و قوت کہ تعلق بعالم اجسام و ارواح دارد بت ہا را سپردہ داد و راہ آبرو افزائی و بندہ پروری دیہیم و افسر الوہیت بر فرق آنہا نہادہ۔

بالاعزاز و الاکرام - وھو مستریح علی عرشہ و فارغ من ھٰذہ المھام - وھم یشفعون عبدتہم و ینجون من الآلام - ویقربون الی اللہ زلفٰی ویعطون مقصد المستھام - وکانوا مع تلک العقائد یعملون السیٔات و بھا یتفاخرون - و یزنون و یسرقون - ویاکلون اموال الیتٰمٰی من غیر الحق و یظلمون - ویسفکون الدماء و ینھبون - ویقتلون نفوسًا زکیۃ و لا یخافون - وما کان جریمۃ الا فعلوھا وما من الٰھۃ باطلۃ الا عبدوھا اضاعوا اٰداب الانسانیۃ - و

اُن کو پہنا دی ہے - اور خدا عرش پر آرام کر رہا ہے - اور ان بکھیڑوں سے الگ ہے اور اُن کے بُت اُن کی شفاعت کرتے اور دردوں سے نجات دیتے ہیں - اور خدا کا قرب اُن کے ذریعہ سے میسر آتا ہے اور سرگردان لوگوں کو اُنکے مقاصد تک پہنچاتے ہیں - اور باوجود ان عقیدوں کے پھر بدکاریاں کرتے تھے اور اُنکے ساتھ فخر کرتے تھے اور زنا کرتے اور چوری کرتے اور یتیموں کا ناحق مال کھاتے اور ظلم کرتے - اور خون کرتے اور لوگوں کو لوٹتے - اور بچوں کو قتل کرتے اور ذرا نہ ڈرتے - اور کوئی گناہ نہ تھا جو انہوں نے نہ کیا - اور کوئی جھوٹا معبود نہ تھا جس کی پوجا نہ کی - انسانیت کے ادبوں کو ضائع کیا - اور

و خود بر عرش آرام و بیکار دست بر زنخ بالائے عرش قرار گرفتہ دامن بر ایں ہمہ دردسرہا برافشاندہ - بت ہا ہرچہ خواہند کنند شفیع می شوند و از ہر رنج و الم رستگاری می بخشند نزدیک خدا می سازند و آشفتہ حالاں نامراد را بر مراد می رسانند - و باایں معتقدات ہر نوع کار بدے کردند و ناز بران داشتند - زنا می کردند - دزدی می کردند و بیداد می کردند و بناحق مال یتیمان می خوردند و خون ناحق می ریختند و راہ ہا می بریدند - و بچہ ہا را می کشتند و ہیچ باک و ہراس نداشتند - گناہی نہ کہ نہ کردن آں بر کمال نہ رسیدند - و معبودی باطل نہ کہ آنرا نہ پرستیدند - آداب انسانی از دست دادہ

زایلوا طرق اخلاق الانسیة۔ وصاروا کالوحوش المبرّیة۔ حتّٰی اکلوا لحم الابناء والاخوان۔ و تعضموا کل جیفة وشربوا الدماء کالالبان۔ وجاوزوا الحد فی المنکرات وانواع الشقا۔ و فعلوا ما شاءوا کاوابد الفلا۔ ولم یزل شعراؤهم یلوکون اعراض النساء۔ وامراؤهم یداومون علی الخمر والقمار والجفاء۔ وکانوا اذا بخلوا یتلفون حقوق الاخوان و الیتمٰی والضعفاء۔ واذا انفقوا ینفقون اموالهم فی البطر والاسراف و الریاء واستیفاء الاهواء۔ وکانوا

انسانی خلقوں سے دُور جا پڑے۔ اور وحشی جانوروں کی طرح ہو گئے۔ یہاں تک کہ بیٹوں اور بھائیوں کے گوشت کھائے۔ اور ہر ایک مُردار کو بتمامتر حرص کھایا۔ اور خون کو یوں پیا جیسا کہ دودھ پیا جاتا ہے اور بدکاریوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں میں حد سے گذر گئے۔ اور جنگلی حیوانوں کی طرح جو کچھ چاہا کیا۔ اور ہمیشہ اُن کے شاعر دریدہ دہنی سے عورتوں کی بے عزتی کرتے اور اُن کے امراء کا شغل قماربازی اور شراب اور بدی تھی۔ اور جب بخل کرتے تھے تو بھائیوں اور یتیموں اور غریبوں کا حق تلف کر دیتے تھے۔ اور جب مالوں کو خرچ کرتے تھے تو عیاشی اور فضول خرچی اور زناکاری اور نفسانی ہوا اور ہوس کے پورے کرنے میں خرچ کرتے اور نفس پرستی کا

واز اخلاق نیک بمراحل دُور افتادہ۔ سراپا چوں دد و دام گردید و گوشت برادران و پسران را گوارا و نوش جان دیدہ۔ ہر گونہ مردارے را باز بسیار میخوردند۔ وخون را چوں شیرے آشامیدند۔ و در بدکرداریہا وسیاہ کاریہا پا از پایان بروں کشیدہ بودند۔ وچوں دواں بیشہ ہر چہ خواستند کردند۔ وشاعران اینہا از ہرزہ سرائی ودریدہ دہنی در پوستین زنان می افتادند۔ وتوانگران ودانندگان بر قماربازی و مےخواری وبدی وتیرہ کاری سر فرود آوردہ بودند۔ اگر بخل ورزیدند تلف ساختن حقوق برادران ویتیمان ومُزدوران را باکی نگرفتند۔ وچوں برصرف مال دست کشادند داد تن پروری وکامرانی واسراف وریا دادند۔ ہیچ بارِ

يقتلون اولادهم خوفا من الاملاق
والخصاصة - ويقتلون بناتهم
عارًا من ان يكون لهم ختن من
شركاء القبيلة - وكذالك كانوا
يجمعون في انفسهم اخلاقًا ردية -
وخصائل رذيلة مهلكة - حتّٰى كثر فيهم
حزب المقرفين الزنيمين - وعاهرات
متخذات اخدانا والزانين - والذين
كانوا يخالفون آثار مهيعهم
فكانوا يخافون عند نصحهم
على عرضهم ونفسهم واهل
مربعهم - فالحاصل ان العرب
كان قوم لم يواجهوا في مدة عمرهم
تلقاء الواعظين - وكانوا لا يدرون ما

کو انتہا تک پہنچاتے تھے - اور وہ لوگ اپنی اولاد کو
مفلسی اور تنگ دستی کے خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے -
اور بیٹیوں کو اس عار سے قتل کرتے تھے کہ تا قبیلہ میں انکا
کوئی داماد نہ ہو - اور اسی طرح انہوں نے اپنے اندر
اخلاق ردیہ اور رذیل خصلتیں جمع کر رکھی تھیں -
یہاں تک کہ اُن میں ایک جماعت بداصلوں اور
ولد الحراموں کی ہو گئی تھی - اور عورتیں زانیہ آشناؤں
سے تعلق رکھنے والیں اور مرد زانی پیدا ہو گئے تھے اور
جو لوگ اُن کی راہ کے مخالف ہوتے تھے وہ نصیحت
دینے کے وقت اپنی عزت اور جان اور گھر کی نسبت
خوف کرتے تھے غرض عرب کے لوگ ایک
ایسی قوم تھی جن کو کبھی واعظوں کے
وعظ سننے کا اتفاق نہ ہوا اور نہیں جانتے
تھے کہ پرہیزگاری اور پرہیزگاروں کی

از بیم گرسنگی و ناداری می کشتند - و دختران را از ننگ آں کہ نباید از دودمان کسے بداماد سر بلندی
بکنند بر خاک ہلاک می لث زدند - ہمچنیں روشہائے ناپسندیدہ و خوہائے نکوہیدہ در
خود گرد آوردہ بودند - تا اینکہ در آنہا گروہے بسیار از حرام زادہ ہائے بدنژاد و زنان لولی
نہاد کہ در نہان با آشنایان در مے آمیختند پدیدار گشتند - و آنانکہ خلاف راہ آں
بدسرشتاں رفتارے کردند ہموارہ وقت اندرز دہند بر جان و مال و اہل و آبرو می لرزیدند -
خلاصہ عرب گروہے بودند کہ ہرگز اتفاق نیفتادہ بود پند اندرز گوئے را گوش بکنند و بکلی بے خبر

التقی وما خصال المتقین - وما کان فیھم من کان صادقا فی الکلام غیرجاف عند فصل الخصام - فبینما ھم فی تلک الاحوال وانواع الضلال والفساد فی الاقوال والاعمال والافعال اذ بُعث فیھم رسول من انفسھم فی بطن مکة - وکانوا لایعلمون الرسالة والنبوة وما بلغھم رس من اخبارھا ما حدود ھذہ الحقیقة - فابوا وعصوا وکانوا علی کفرھم وفسقھم مصرّین - وحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل جفاءھم وصبر علی ایذاءھم - ودفع السیئات بالحسنة - والبغض بالمحبة - وواساھم کالمحبین -

خصلتیں کیا چیز ہیں اور اُن میں کوئی ایسا نہ تھا کہ جو کلام میں صادق اور فیصلہ مقدمات میں متصف ہو - پس اسی زمانہ میں جب کہ وہ لوگ ان حالات اور ان فسادوں میں مبتلا تھے اور اُن کا تمام قول اور فعل فساد سے بھرا ہوا تھا خدا تعالیٰ نے مکہ میں سے اُن کیلئے رسول پیدا کیا - اور وہ نہیں جانتے تھے کہ رسالت اور نبوت کیا چیز ہے اور اس حقیقت کی کچھ بھی خبر نہ تھی - پس انکار اور نافرمانی کی - اور اپنے کفر اور فسق پر اصرار کیا - اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ہر ایک جفا کی برداشت کی - اور ایذاء پر صبر کیا - اور بدی کو نیکی کے ساتھ اور بغض کو محبت کے ساتھ ٹال دیا اور غمخواروں اور محبّوں کی طرح اُن کے

ازیں کہ پرہیزگاری و خواہائے پرہیزگاران کدام چیزے می باشد - درمیانۂ اُنہا کسے راست گفتار و در وقت برپا شدن قضیہا نصفت کار و نیک کردار نبود - درا ثنائے ایں حال کہ در بدگفتاری و بدکرداری و گمراہی نوبت انہا بدینجا رسیدہ بود کہ پیغمبری از ایشاں در مکۂ مکرمہ ظہور فرمودہ وایشاں قبل ازاں از رسالت و نبوت آگاہ و گاہے ہیچ بوئے آں نبردہ بودند - پس نتیجہ آں بود کہ گردن کشیدند بر کفر و بدکاری اصرار ورزیدند - و رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر گونہ آزار را از اُنہا برداشت و ہرگز ناشکیبائی را بخود راہ نداد و بدی را با نیکی و دشمنی را با دوستی پاداشش میفرمود وچوں یاران غمگسار با انہا رفتاری نمود -

المواسيين - وطالما سلك في سكك مكّة كوحيد طريد - وتصدّى بقوة النبوة لكل عذاب شديد - و كان يقبل على الله كل ليلة - و يسئل الله انفتاح عيونهم و نزول فضل ورحمة - حتّى استجيب الدعوات - وضاع مسكها وتوالى النفحات - و نزل امر مقلب القلوب - واوتوا قوة من معطى الحب و زارع المحبوب - فبدّلت الارض غير الارض بحكم حضرة الكبرياء - وجُذبت النفوس الى الداعي المبارك - وسمع نداءه قلوب السعداء - وانضى الى مقتله كل رشيد

پاس آیا اور ایک مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے اور ردّ شدہ انسان کی طرح مکّہ کی گلیوں میں پھرتے رہے اور قوۃ نبوت سے ہر ایک عذاب کا مقابلہ کیا - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ رات کو اٹھ کر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے اور خدا تعالیٰ سے اُنکی بینائی اور فضل اور رحمت چاہتے - یہاں تک کہ دعائیں قبول کی گئیں - اور اُن کی کستوری کی خوشبو پھیلی - اور خوشبوئیں پے درپے پھیلنی شروع ہوئیں اور دلوں کے بدلنے والے کا حکم نازل ہوا اور اُس ذات سے اُن کو قوت عطا ہوئی جو محبت کو عطا کرتا اور دانوں کو اُگاتا ہے - سو حکیم الٰہی سے زمین بدلائی گئی - اور آواز دینے والے بابرکت کی طرف دل کھینچے گئے - اور ہر ایک رشید اپنے قتل گاہ کی طرف صدق اور وفا سے

وتا زمانی دراز در کوچہ ہائے مکّہ چون شخصے بے یار و یاوری راندہ شدہ گردش می کرد و با تاب و توان نبوت ہر رنجے سخت را بر خود آسان میگرفت - و شب را بخدا می آورد و دراز دستی بزاری و گریہ میخواست کہ دیدۂ انہا را بکشاید و در فضل و رحمت بروئے اُنہا باز نماید تا آنکہ نیاز و گداز ش پذیرفتہ شد و بوئے مشک آسایش دمیدن و بمغز جانہا پیاپی رسیدن گرفت - و از طرف گرداننده دلہا فرمان نازل شد و بخشندۂ مہر و محبت و فشانندۂ دانہ با توانائی بادشان بخشید - پس باذن الٰہی انقلاب شگرفی پیدا و آن زمین بزمینے دیگر عوض شد - دلہا بسوئے آواز دہندۂ فرخندہ پے کشیدہ شد - وہمہ نیک نہادان فرخ نژاد از صدق و وفا بسوئے

من الصدق والوفاء - وجاھدوا باموالھم وانفسھم لابتغاء مرضات اللّٰہ الرحمٰن - وقضوا نحبھم للّٰہ الرحمن - وذبحوا لہ ککبش القربان - وشھدوا باھراق دماءھم انھم قوم صادقون - وثبتوا باعمالھم انھم للّٰہ مخلصون - وکانوا فی زمن کفرھم اساریٰ فی سجن الظلام - فنوّروا بعد اجابۃ دعوۃ الاسلام - وبدّل اللّٰہ سیئاتھم بالحسنات - وشرورھم بالخیرات - فبدل غبوقھم بصلوٰۃ اٰنٓاء اللیل والتضرّعات - وصبوحھم بصلوٰۃ الصبح والتسبیحات و

نکل آیا - اور انہوں نے مالوں اور جانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے کوششیں کیں اور اپنی جان فشانی کی نذروں کو پورا کیا - اور اس کیلئے یوں ذبح کئے گئے جیسا کہ قربانی کا بکرا ذبح کیا جاتا ہے - اور انہوں نے اپنے خونوں سے گواہی دیدی کہ وہ ایک سچی قوم ہے اور اپنے اعمال سے ثابت کر دیا کہ وہ لوگ خدا کی راہ میں مخلص ہیں - اور زمانہ کفر میں وہ لوگ تاریکی کے زندان میں قید تھے - سو اسلام کے قبول کرنے نے اُن کو منوّر کر دیا - اور اُن کی بدیوں کو نیکی کے ساتھ اور اُنکی شرارتوں کو بھلائی کے ساتھ بدل دیا - اور اُن کی شراب شبانگاہی کو رات کی نماز اور رات کے تضرعات کے ساتھ بدل ڈالا - اور اُن کی بامدادی شراب کو صبح کی نماز اور تسبیح اور

کشتن گاہ خویش بدویدند و برائے خوشنودیٔ یزداں ہرچہ از مال و جان در دست داشتند بکوشیدند - جان را در راہ خدا دادند - وچوں گوسپند قربان سر بر کارد جفا نہادند - و از ریختن خون خود و با کردارہائے پسندیدہ گواہی بر صدق و سداد ادا ساختند و مہری بر وفا و وداد کردند - حال آنکہ در ہنگام کفر در زندان تاریکی گرفتار بودند - ولے پس از گرویدن باسلام بیک ناگاہ ہمہ نور گردیدند - خدائے رحیم بدی شان را بہ نیکی و شر را بہ خیر بدل کرد - و مۓ شبانگاہی شان بہ نماز شب و صبوح ایشان را بہ نماز صبح و استغفار

الاستغفارات - وبذلوا اموالهم و انفسهم بسبل الرحمن بطيب الجنان - عند ما ثبت لهم صدق الرسول بكمال الايقان - فاذا رأوا الحق فاتموا جهدهم فی استبراء زند الايمان - و بلوا انفسهم لاستشفاف فرند الاستيقان - فهذا هو الامر الذی شجعهم وحدّ مداهم - ثم اشاد لهم ذکراهم - واحسن عقباهم - وهذا هو السمح الذی حبّب الى الخلائق خلائقهم - و اری کنشر المسك المفتوت حقائقهم - وهذا هو سبب اجتراء جنانهم -

استغفار کے ساتھ مبدل کر دیا - اور انہوں نے یقین کامل کے بعد اپنے مالوں اور جانوں کو خدا تعالیٰ کی راہوں میں بخوشی خاطر خرچ کیا اور جب انہوں نے حق کو دیکھ لیا - پس اپنی کوششوں کو ایمانی چقماق میں سے آگ نکالنے میں کمال تک پہنچایا - اور اپنی جانوں کو اس لئے کہ تا یقین کی تلوار کے جوہر کو خوب غور اور تامل کے ساتھ دیکھیں آزمائش میں ڈالا - پس یہی وہ امر ہے جس نے انکو بہادر کر دیا اور انکی کاردوں کو تیز کیا پھر انکے ذکر کو بلند کیا - اور ان کا انجام بخیر کیا - اور یہ وہی جوانمردی ہے جس نے لوگوں کے دلوں میں ان کی فطرت کو محبوب بنایا - اور اس کستوری کی خوشبو کی طرح جو پیسی جائے انکی باطنی حقیقتوں کو دکھلایا اور یہی سبب ان کے دلوں کی دلیری اور

عوض فرمود - وچوں حق را دیدند کوشش ہرچہ تمامتر بجا آوردند تا آتش از چقماق ایمان بیروں آرند - و روان خود را در کورۂ بلاہا انداختند - تا جوہر تیغ یقین را چنانچہ باید وشاید ملاحظہ نمایند - ہمیں امریست کہ اوشاں را دلیر و کارد شاں را تیز گردانید - و یاد و نام شاں را بر اوج چرخ بریں رسانید - و امر اوشاں را بحسن خاتمت کشانید - و از ہمیں مردی است کہ طبیعتہا شاں محبوب مردم شد و مانند بوئے مشک سودہ حقیقتہا شاں را بر عالم منتشر فرمود - جرأت دل و روانی زبان

و انفصلات لسانهم - و قوة ایمانهم - و علو عرفانهم - و لاجل ذالك احرقوا نفوسهم محبّتا و ودادًا - حتّٰی عاد جمرها رمادًا - واتقدوا بحبّ الله اتقادًا - واعدّ والنفوس بسبله اعدادًا وصارت المصائب علیهم کالبرد والسلام - ونسوا تکالیف الحرّ والضرام - ومن نظر فی انهم کیف ترکوا سرانعهم الاولیٰ - وکیف جابوا بید الاهواء ووصلوا المولیٰ - وکیف بُدّلوا و غُیّروا - وطُهروا ومُحّصوا - علم بالیقین انه ما کان الّا اثر القوة القدسیة المحمّدیة - وبه اصطفاهم الله

زبان کی روانگی اور ایمان کی قوت اور بلندی معرفت کا ہے - اور اسی لئے انہوں نے اپنی جانوں کو محبّت میں جلایا - یہاں تک کہ اُن کا کوئلہ راکھ کی طرح ہو گیا - اور خدائے تعالیٰ کی محبت میں افروختہ ہو گیا اور اُس کی راہوں کے لئے خوب تیاری کی اور مصیبتیں اُن کے لئے سلامتی اور ٹھنڈک ہو گئیں - اور گرمی اور آگ کی تیزی کو انہوں نے بھلا دیا - اور جو شخص اِس بات کو غور کی نظر سے دیکھے کہ انہوں نے اپنی پہلی چراگاہوں کو کیونکر چھوڑ دیا اور کیونکر وہ ہوا و ہوس کے جنگل کو کاٹ کر اپنے مولیٰ کو جا ملے تو ایسا شخص یقین سے جان لیگا کہ وہ تمام قوتِ قدسیہ محمّدیہ کا اثر تھا - وہ رسول جس کو خدا نے برگزیدہ کیا

و بلندیٔ معرفت و قوة ایمان را موجب ہمیں است کہ جان خود را از آتش محبت سوختند تا آنکہ زغالش خاکستر گردید - و بہ حبّ الٰہی برافروختند و در راہ خدا جان شاں را جولی ساز داوند - تا مصائب برایشاں خنک و سلامت گردید - و زبانۂ آتش و گرمی اش را فراموش ساختند - ہر کہ نگاہ کند کہ چگونہ اوشاں چراگاہ ہائے مالوفۂ خود را ترک گفتند - و چہ بیابانہائے ہوا و آز را پے سپار کردہ بآقائے خود رسیدند - و چہ قسم تبدل و تغیر و پاکیزگی و طہارت در ایشاں راہ یافت - او بہ یقین بداند کہ ایں ہمہ از اثر قوتِ قدسیہ محمّدیہ بودہ است - آں رسول کہ خدا اورا برگزید

واقبل علیھم بالتفضلات الازلیۃ۔ وان الصحابۃ اخذوا بھذا الاثر من تحت الثری ورفعوا الیٰ سماک السماء۔ ونقلوا درجۃ بعد درجۃ الیٰ مقام الاجتباء والاصطفاء۔ وقد وجدھم النبی کجماوات لایعلمون شیئًا من تھذیب وتقاۃ۔ ولا یفرقون بین صلاح وھنات۔ فعلمھم اوّلاً اٰداب الانسانیۃ بالاستیفاء۔ وفصّل لھم طرق التمدن والثواء۔ والطھارۃ والاستنان والسواک والخلالۃ بعد الضحاء والعشاء۔ والاستنثار عند البول والاستبرلو

اور عنایاتِ ازلیہ کے ساتھ اُسکی طرف توجہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کو سوچ کہ صحابہ زمین کے نیچے سے لئے گئے اور آسمان کی بلندی تک پہنچائے گئے اور درجہ بدرجہ برگزیدگی کے مقام تک منتقل کئے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو چارپایوں کی مانند پایا کہ وہ توحید اور پرہیزگاری میں سے کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اور نیکی بدی میں تمیز نہیں کر سکتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو انسانیت کے آداب سکھلائے۔ اور تمدن اور بود و باش کی راہوں پر مفصل مطلع کیا۔ اور اُن کے لئے پاکیزگی کے طریقوں اور دانتوں کو صاف کرنا اور مسواک کرنا اور خلال بعد طعام چاشت و طعام شب کرنا اور بول کر کے جلدی سے نہ اٹھنا بلکہ بقیہ قطرات

باران رحمت و فضل بے اندازہ بر سرش بارید۔ اثر آں قوت قدسیہ را بدقت نظر ببین کہ صحابہ را از زیر طبقاتِ زمین بکشید و بر اوج فلک رسانید۔ بآخر تدریجاً خلعت برگزیدگی برادشاں پوشانید۔ آں نبی کریم اوشاں را چوں مواشی دید کہ از راہ توحید و پرہیزگاری ہیچ آگاہی نداشتند۔ و نیک را از بد نمی شناختند۔ لہذا اوّلاً بایشاں آداب انسانیت چنانچہ شاید بیاموخت و طریق تمدن و معاشرت مفصلاً تعلیم فرمود از قبیل طہارت و پاک کردن دندان و مسواک کردن و بعد طعام چاشت و شب خلال کردن۔ و پس از بول زود بر پا نشدن بل بگذاشتن تا بقیہ قطرہ ہا بچوشند و با صفائی ہرچہ

عند الاستنجاء - وقوانين المعاشرة والمدنيّة و الاكل والشرب و الكسوة و المداوات و الاحتماء - واصول رعاية الصحة والاتقاء من اسباب الوباء - وهداهم الى الاعتدال فى جميع الاحوال والانحاء ثم اذا مرنوا عليها فنقلهم من التطهيرات الجسمانية - الى التحلّى بالاخلاق الفاضلة الروحانية والخصال المرضية المحمودة الايمانية ثم اذا رأى انهم رسخوا فى محاسن الخصال - وكانت لهم ملكة فى اصدار الاخلاق المرضية على وجه الكمال - فدعاهم الى سرادق القرب والوصال -

کو نکالنا تا کپڑا ناپاک نہ ہو - اور تمام تر صفائی سے استنجاء کرنا اور معاشرت اور تمدن اور کھانے پینے اور لباس اور علاج اور پرہیز اور اصول رعایت صحت اور اسباب وبا سے پرہیز کے قوانین ظاہر فرمائے - اور تمام صورتوں میں اعتدال کی وصیت فرمائی - پھر جب جسمانی آداب سے خو پذیر ہو گئے تو جسمانی پاکیوں سے منتقل کر کے اخلاق فاضلہ روحانیہ اور خصال ایمانیہ کی طرف کھینچا تا ان کے ذریعہ سے روحانی پاکیزگی حاصل ہو - پھر جب دیکھا کہ وہ لوگ نیک خصلتوں میں پختہ ہو گئے اور اچھے خلقوں کے صادر کرنے کا اُن کو ملکہ ہو گیا پس اُن کو قرب اور وصال کے سرادق کی طرف بُلایا

تمام تر استنجا کردن - خلاصہ ہمہ قوانین معاشرت و تمدن را مثل خوردن و نوشیدن و چارہ و پرہیز و اصول حفظ صحت و اسباب صیانت از وباہا تشریح و تفصیل فرمود - و در ہمہ چیزہا امر بہ میانہ روی کرد - و چوں دید کہ اوشاں مشق رعایت آداب جسمانی بہم رسانیدند باز اوشاں را بسوئے اخلاق فاضلہ و خصال ایمانیہ رہبری کرد - و چوں دید کہ اوشاں را در خصال نیکو گامے استوار و سوابقے تمام دست بداد باز اوشاں را بسوئے سراپردہ ہائے قرب و وصال بخواند

مک

وعلّمهم المعارف الالٰهيّة - و قدم اعنّتهم الى حضرة العزّة والجلال - ليترعوا من حدائق القرب لحاج الحبّ ويكون لهم عند الله زلفٰى وصدق الحال -

فالغرض ان تعليم كتاب الله الاحكم ورسول الله صلى الله عليه وسلّم - كان منقسمًا على ثلٰثة اقسام الاوّل ان يجعل الوحوش اناسًا ويعلّمهم اٰداب الانسانية ويهب لهم مدارك وحواسًا - والثانى ان يجعلهم بعد الانسانية اكمل الناس فى محاسن الاخلاق - والثالث ان يرفعهم من مقام الاخلاق الى ذرىٰ مرتبة حبّ الخلّاق -

اور معارفِ الٰہیہ اُن کو سکھلائے - اور حضرت عزّت اور جلال کی طرف اُن کی باگیں پھیریں - تا وہ قرب کے سبزہ گاہوں سے محبت کا سبزہ چگیں - اور خدائے تعالیٰ کے نزدیک اُنکو مقام قرب اور صدق حال میسر آوے -

پس خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت تین قسم پر منقسم تھی - پہلی یہ کہ وحشیوں کو انسان بنایا جائے - اور انسانی آداب اور حواس اُن کو عطا کئے جائیں - اور دوسری یہ کہ انسانیت سے ترقی دے کر اخلاق کاملہ کے درجے تک اُن کو پہنچایا جائے اور تیسری یہ کہ اخلاق کے مقام سے اُن کو اُٹھا کر محبت الٰہی کے مرتبہ تک پہنچایا جائے

ومعارف الٰہیہ بدیشان بیاموخت وزمام شان را بہ حضرت عزّت وجلال بکشید تا ایشاں از مرغزارہائے قرب سبزہ محبت را بچرند و در نزدیکی خدا مقام قرب وصدق حال شان میسر آمد -

خلاصہ تعلیم قرآن حکیم و ہدایت رسول کریم سہ نوع بودہ است - اولاً آنکہ وحوش و انعام را انسان بسازد - و جمیع آداب انسانیت بیاموزد - وحواس کاملہ آدمیت عطا بفرماید - ثانیاً آنکہ بعد انسانیت ایشاں را از روئے محاسن اخلاق کامل ترین مردم نماید - وثالثاً آنکہ از مقام اخلاق برگرفتہ تا کنگرہ حب خلّاق برساند - و

و یوصل الی منزل القرب و الرضاء والمعیۃ والفناء والذوبان والمحویۃ اعنی الی مقام ینعم فیہ اثر الوجود والاختیار ویبقی اللہ وحدہٗ کما ھو یبقی بعد فناء ھٰذا العالم بذاتہ القھار۔ فھٰذہ آخر المقامات للسالکین والسالکات۔ والیہ تنتھی مطایا الریاضات۔ وفیہ یختتم سلوک الولایات۔ و ھو المراد من الاستقامۃ۔ فی دعاء سورۃ الفاتحۃ۔ وکلما یتضرم من اھواء النفس الامّارۃ۔ فتذوب فی ھٰذا المقام بحکم اللہ ذی الجبروت والعزۃ فتفتح البلدۃ کلھا

اور یہ کہ قرب اور رضاء اور معیّت اور فنا اور محویّت کے مقام اُن کو عطا ہوں۔ یعنی وہ مقام جس میں وجود اور اختیار کا نشان باقی نہیں رہتا اور خدا اکیلا باقی رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ اس عالم کے فنا کے بعد اپنی ذات قہار کے ساتھ باقی رہیگا۔ پس یہ سالکوں کیلئے کیا مرد اور کیا عورت آخری مقام ہے۔ اور ریاضتوں کے تمام مرکب اسی پر جا کر ٹھیر جاتے ہیں۔ اور اسی میں اولیاء کے ولایتوں کے سلوک ختم ہوتے ہیں اور وہ استقامت جس کا ذکر سورۃ فاتحہ کی دُعا میں ہے اس سے مراد یہی مرتبہ سلوک ہے اور نفس امّارہ کی جسقدر ہوا و ہوس بھڑکتی ہے وہ اسی مقام میں خدائے ذوالجبروت والعزت کے حکم سے گداز ہوتی ہے۔ پس تمام شہر

در منزل قرب و رضا و معیت و فنا و گدازش و محویت بار بخشد۔ و آں مقامے است کہ آنجا از وجود و اختیار نامے نماند و آں خدائے یگانہ باقی می باشد ہمچناں کہ او بعد از فنائے ایں عالم باذات برتر خویش باقی باشد۔ ایں مقام برائے سالکان از مرد و زن مقام آخرین است و مرکبہائے ریاضات ہمیں جا بآخر رسد۔ و سلوک ولایت جملہ اولیا و تا بدینجا منتہی شود۔ و ہمیں است غرض از استقامتے کہ در سورۂ فاتحہ مذکور و مطلوب است۔ و ہرچہ از آتش ہوائے نفس امارہ سر بالا کشد ہمیں جا بحکم خدائے بزرگ و برتر گشتہ و برباد فنا رود۔ پس شہر بکلی مفتوح شود

ولا تبقى الضوضاة لعامة الاهواء. ويقال لمن الملك اليوم لله ذى المجد والكبرياء. واما مرتبة الاخلاق الفاضلة. والخصال الحسنة المحمودة. فلا امن فيها من الاعداء عند الغفلة. فان لاهل الاخلاق تبقى حصون يتعذر عليهم فتحها. ويخاف عليهم صول الامّارة اذا ضرم لتحها. ولا تصفوا ايام اهلها من النقع الثائر. ولا يؤمنون من السهم العائر.

فالحاصل ان هٰذه تعاليم الفرقان. وبها استدارت دائرة تكميل نوع الانسان.

فتح ہو جاتا ہے اور ہوا وہوس کے عوام کا شور باقی نہیں رہتا - اور کہا جاتا ہے کہ آج کس کا ملک ہے اور یہ جواب ہوتا ہے کہ خدائے ذوالمجد والکبریا کا - مگر جو مرتبہ اخلاق فاضلہ اور نیک خصلتوں کا ہے اس میں غفلت کے وقت دشمنوں سے امن نہیں ہے - کیونکہ جن لوگوں کا سلوک اخلاق تک ہی محدود ہوتا ہے ان کیلئے ابھی ایسے قلعے باقی ہوتے ہیں جن کا فتح کرنا مشکل ہوتا ہے - اور انکی نسبت یہ اندیشہ دامنگیر رہتا ہے کہ نفس امارہ اپنی بھوک کے بھڑکنے کے وقت حملہ نہ کرے اور جو شخص صرف اخلاق تک ہی اپنا کمال رکھتا ہے اسکی زندگی کے دن گرد وغبار سے پاک نہیں رہ سکتے اور ایسے لوگ ہوائی تیروں سے امن میں نہیں رہ سکتے -

پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ جو ہم نے بیان کیا ہے یہ قرآن شریف کی تعلیمیں ہیں - اور انہی تعلیموں کے ساتھ انسان کی تکمیل علمی اور عملی کا دائرہ اپنے کمال کو پہنچا ہے۔

وعوام ہوا وہوس را سر فتنہ وشورش کوفتہ گردد - وآں وقت گفتہ شود کہ امروز ملک کراست جواب باشد خدائے بزرگ ویگانہ بے ہمتا راست - اما آنچہ مرتبۂ اخلاق فاضلہ وخوہائے نیک می باشد - در ان مرتبہ در ہنگام غفلت ایمنی از دشمنان نتواند بود - چہ اہل اخلاق را ہنوز قلعہاست کہ فتح آں بر ایشان خیلے دشوار است واندیشہ بسیار است کہ نفس امارہ در وقت اشتعال بر ایشان بتازد - بحقیقت ہر کہ تا بمنزل اخلاق رخت بیا نداز د نمی شود - روزگار حیاتش از گرد وغبار پاک باشد وہرگز نمی شود ہمچوں کسان از تیر ہوائی ایمن ومطمئن گردند -

خلاصہ ایں تعلیم فرقان است وہمیں است آنچہ دائرۂ تکمیل علمی وعملی انسان را بکمال رساند -

و انها لمعارف ما كفلها كتاب من الكتب السابقة - وما احتوتها صحيفة من الصحف المتقدمة - فهذا اعجاز بيّنا من حيث الصورة العلمية و والعملية ومعجزة الفرقان الكريم كافة البرية - ولقد انقضت وانعدمت خوارق النبيين الذين كانوا فى الازمنة السابقة - ويبقى هذا الى يوم القيامة - واما ما قلنا ان القرآن معجزة علمية وعملية - فليس هذا الكلام واهية - بل عليه عندنا ادلة قاطعة - وبراهين شافية مسكتة - فاعلم ان اعجاز العلمى ثابت كالبديهيات

اور یہ تعلیمیں ایسے معارف ہیں کہ پہلی کتابوں میں سے کوئی کتاب بھی اُن کی متکفل نہیں ہوئی اور نہ کبھی پہلے صحیفوں میں سے کوئی صحیفہ ان پر مشتمل ہُوا ہے - پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ علمی اور عملی معجزہ ہے - اور قرآن کریم کا تمام مخلوق کے لئے یہ ایک اعجاز ہے - اور پہلے نبیوں کے معجزے منقضی اور معدوم ہوگئے مگر یہ قرآنی معجزہ قیامت تک باقی رہے گا - اور یہ جو ہم نے کہا کہ قرآن علمی اور عملی معجزہ ہے - سو یہ ایک بے ہودہ اور بے اصل بات نہیں ہے بلکہ ہمارے پاس اس پر دلائل قاطعہ اور براہین شافیہ اور تسکین بخش ہیں - پس تو جان کہ قرآن شریف کا علمی معجزہ بدیہیات کی طرح ثابت

واین آن معارف است کہ ہیچ کتابے و صحیفہ پیشین مشتمل برآں و متکفل آں نبودہ است فی الحقیقۃ این معجزۂ نبی ماست (صلی اللہ علیہ وسلم) از حیثیت علمی و عملی و اعجاز قرآن کریم است برائے ہمہ آفرینش - معجزات انبیائے پیشین بکلی از میاں رفتہ ولے این معجزۂ قرآن تا بدامان قیامت از یاد و از جہان نرود - آنچہ قرآن را معجزہ علمی و عملی گفتیم این نہ از راہ لاف گزاف است بلکہ ما برایں عالم عالم دلائل قاطعہ و براہین شافیہ تسکین بخش در دست داریم - نیکو بدانید کہ معجزۂ علمی قرآن از آشکار ترین امور است.

ولیس علیہ غبار من الشبہات لانّہ کلام جامع وتعلیم کامل احاط جمیع ضروریات الانسان وسبیل الرحمٰن ۔ وما غادر شیئًا من دلائل الحق وابطال الباطل ودقائق العرفان ۔ مع بلاغة رایعة وعبارات مستعذبة وحسن البیان ۔ وھذا امر لیس فی قدرة الانسان ۔ واما قولنا انّھا معجزة عملیة فھی کشعبتھا الاولٰی واقعة بدیھیة ۔ و لا یسع فیھا انکار و

اور اس پر کسی قسم کے شبہات کے غبار نہیں کیونکہ وہ ایک ایسا کلام ہے جو ضروری تعلیموں اور ضروری وصایا اور معارف اور دلائل کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے ۔ اور وہ ایک ایسی تعلیم کامل ہے جو تمام انسانی ضرورتوں کو جو خداتعالیٰ تک پہنچنے کیلئے پیش آتی ہیں پوری کرتی ہے اور جو حق کے ثبوت میں دلائل پیش کرنا چاہیے یا جس طرح باطل کا رد لکھنا چاہیے اور یا جس طور اور انداز سے معرفت کی باریک باتیں بیان کرنی چاہیے ان میں سے ایک بات کو بھی اس نے نہیں چھوڑا ۔ اور اس پر زائد یہ امر ہے کہ ان تمام تعلیموں اور احکام اور حدود کو نہایت فصیح اور بلیغ اور شیریں اور دلپسندیدہ پیرایہ میں بیان فرمایا ۔ اور یہ ایک ایسا امر ہے جو انسان کی قدرت سے بالاتر ہے ۔ اور ہمارا یہ قول کہ قرآن جیسا کہ علمی معجزہ ہے ایسا ہی وہ عملی معجزہ بھی ، سو یہ امر بھی اس کی پہلی شاخ کی طرح ایک بدیہی واقعہ ہے اور انکار

که دامان وے از غبار شبہت پاک است ۔ زیرا که قرآن کلامے است که جمیع تعلیم ہائے ضروری و وصیتہائے ضروری و معارفہائے لابدی را که در راہ وصول به خدا چارہ ازاں نه جامع می باشد ۔ و از قبیلِ دلائل حق و دقائق عرفان و ابطال باطل چیزے فروگذاشت نفرمودہ ۔ و بعلاوۂ آں آں دلائل و براہین را با عبارات بلیغه فصیحه طرز شیریں و دلکش دلپسندیدہ در معرض بیان آوردہ و ایں امر البته خارج از احاطۂ قدرت بشری است ۔ واما آنچه گفتیم قرآن معجزۂ عملی است ایں ہم واضح و روشن و انکار را دراں مدخل نیست

خصومة - فان تعاليم القرآن قد حيّرت العقلاء بتاثيراتها العجيبة - وتبديلاتها الغريبة - وتنويراتها التى هى خارقة للعادة ومزيلة للملكات الردّية الراسخة وقد تسورت اسوار الطبايع الشديدة الزايغة - ودخلت بيوت القلوب القاسية كالصخرة ووصلت الى الذين كانوا يسكنون وراء الخنادق العميقة الممتنعة من القرائح السفلية الرذيلة - والان الله بها الشديد - وادنى البعيد - واخرج الصدور من القبض الى الانشراح ومن الضيق الى السعة - ورفع الحجاب و

اور خصومت کی گنجائش نہیں - کیونکہ قرآنی تعلیموں نے اپنی تاثیرات عجیبہ اور تبدیلات غریبہ اور ان روشنیوں کو دلوں پر ڈالنے سے جو خارق عادت ہیں - اور ردّی اور مستحکم ملکوں کے دُور کرنے سے عقلمندوں کو حیران کر دیا ہے اور ٹیڑھی اور سخت طبیعتوں کے دیوار کے اوپر سے کود آئے اور جو سخت دلوں کے گھر تھے اُن کے اندر داخل ہو گیا ہے - اور ان لوگوں تک پہنچا ہے جو بباعث سفلی طبیعتوں کے عمیق اور ناقابل گذر خندقوں کے پرے رہتے تھے - اور خدا نے اس کے ساتھ سخت کو نرم اور دُور کو نزدیک کر دیا اور سینوں کو قبض سے انشراح کی طرف اور تنگی سے فراخی کی طرف پھیر دیا - اور حجاب کو دُور کیا - اور

چہ خردمنان از مشاہدۂ تاثیرات عجیبۂ تعلیم قرآن و تبدیلہائے غریبہ و نور افزائی و دیدہ کشائی ہائے فوق العادۂ آں کہ عادت ہائے استوار را از بیخ برکندید خیلے در شگفت فرو ماندہ اند و حیرانند کہ چہ طور تعلیم وے از بالائے دیوار طبائع سخت و کژ برآمدہ در اندرون خانہ ہائے دلہائے سختی چوں سنگ در آمد - و تا باں مردم ہم برسید کہ بسبب طبیعتہائے پست ودون آنسوئے خندقہائے ژرف و ناقابل گزشتن سکنیٰ داشتند - و خدا باں سخت را نرم و دور را نزدیک گردانید و سینہ ہا را از تنگی بفراخی کشید و حجاب را دور

ص

اری الحق والصواب حتّی اوصل
المومنین الی الالہامات الصریحۃ۔
والکشوف الصادقۃ الصحیحۃ۔
وذرع حب الکرامات المستمرۃ الدائمۃ فی
قاع صدور الامۃ۔ فلاجل ذالک
لا نفرّ عند طلب کرامۃ الیٰ زمن
مضیٰ۔ بل نرسوا علیٰ مقامنا و
نری المنکر ما حضر غضًّا طریًّا
من آی المولیٰ۔ ولیس فی ایدی
عدانا الّا القصص الاولیٰ۔ ولایثبت
دین بقصص۔ بل بانوار
لا تنقطع ولا تبلی۔ ثم
اعلم ان ھٰذہ معجزۃ
عظمت شعبتاہ۔ و

حق کو دکھلا دیا۔ یہاں تک کہ مومنوں کو
الہامات صریحہ اور مکاشفات صادقہ اور
صحیحہ تک پہنچا دیا۔ اور دائمی کرامتوں
کا دانہ اُن کے سینوں کی ہموار زمین
میں بو دیا۔ اسی وجہ سے ہم لوگ کرامتوں
کے طلب کے وقت پہلے زمانہ کی طرف نہیں
بھاگتے بلکہ ہم اپنے مقام پر استوار رہتے ہیں
اور منکر کو خدا کے تازہ بتازہ نشان دکھلاتے
ہیں۔ اور ہمارے مخالفوں کے ہاتھ میں بجز
قصوں کے اور کچھ نہیں اور صرف قصوں کے ساتھ کبھی
کوئی دین ثابت نہیں ہوسکتا بلکہ اُن نوروں سے ثابت
ہوتا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتے اور نہ کبھی پُرانے ہوتے ہیں
بعد اس کے جان کہ یہ وہ معجزہ ہے جس
کی دونوں شاخیں عظیم الشان ہیں اور

وحق را عیاں نمود تا اینکہ مومناں را بالہامات صریحہ ومکاشفات صادقہ صحیحہ رسانید۔ ودانۂ کرامتہائے مستمرہ
در زمین خوب سینۂ ایشاں نشانید۔ از ینجا ست کہ ما اہالئے اسلام در وقت طلب کرامات وخوارق ہیچ
احتیاج نداریم گریز بزمانۂ پیشین نمائیم بل برجائے خود چوں کوہ استوار می باشیم ودر پیش دیدۂ منکراں
نشانہائے تازہ جلوہ میدہیم ولے مخالفان ما غیر از افسانہ ہائے پاستانی در دست نداشتہ اند وہرگز نمی شود ہیچ دینے
بدستیاری افسانہ ہائے از کار رفتہ بر کرسی درستی وراستی بنشیند۔ بل سرمایہ اثبات آں نورہائے است
کہ ہرگز انقطاع نیابند۔ وزنہار کہنہ نشوند۔ باز بداں کہ ایں معجزہ ایست کہ ہر دو شاخ آں بزرگ

ضاعت ریاہ - و قد جمعت
لتصدیقها طوائف الانام -
کما یجمعون لحجۃ الاسلام - و انا
نری ان احدًا من اجلّ الحکماء -
ان توجه الی تقویم اود سفیه من
السفهاء - او الی انابة فاسق اسیر
فی الفسق والفحشاء - فیشق علیه
قلع عاداته - ولا یمکن له تبدیل
خیالاته - فما شان رجل اصلح
فی زمان یسیر الوفًا من العباد -
و نقلهم الی الصلاح من الفساد -
حتی انحل ترکیب الکفر واجتمع
شمل الصدق والسداد - و
تلألأت فی نفوسهم انوار

جس کی خوشبو پھیل رہی ہے - اور اس کی
تصدیق پر طوائف مخلوقات جمع ہیں - جیسا
کہ حج خانہ کعبہ پر جمع ہوتے ہیں - اور ہم دیکھتے ہیں
کہ اگر کوئی شخص جلیل الشان حکیموں میں سے اس بات کی طرف
توجہ کرے - کہ کسی سفیہ نادان کی طبیعت کی کجی
کو دور کرے یا کسی فاسق بدکاری کے عادی کو
اس کی اس بدخصلت سے چھڑاوے پس ایسا کرنا اس
حکیم پر مشکل ہو جائیگا - اور اس فاسق کے خیالات کو بدلا
دینا اس کیلئے غیر ممکن ہوگا - اب دیکھو کہ اس مرد کی کیسی
بلند شان ہے جس نے تھوڑے سے عرصہ میں ہزاروں انسانوں
کی اصلاح کی اور فساد سے صلاحیت کی طرف ان کو
منتقل کیا یہاں تک کہ ان کا کفر پاش پاش ہو
گیا اور صدق اور راستی کے تمام اجزاء بہیئت اجتماعی
انکے وجود میں جمع ہو گئے - اور ان کے دلوں میں پرہیزگاری

د بوئے خوشش بعالم رسیدہ و بر تصدیق وے گروہ ہائے مردم جمع آمدہ اند چنانکہ
برائے حج بیت اللہ گرد می آیند - می بینیم اگر کسے از دانایان بزرگ بخواہد کجی نادانے
را درست بکند یا بدکارے بہ بدکاری خو کردہ را بخواہد ازاں خوئے بد رستگاری بخشد
البتہ بر اوگراں و دشوار آید - پس چہ شان بزرگ آں مرد است کہ در اندک زمانے
ہزاراں تن را از ناراستی براستی و از بدی بہ نیکی بکشید تا آنکہ کفر شاں از ہم
بپاشید - وراستی و درستی در نہاد اوشاں فراہم آمد - و در روان شان روشنی ہائے

التقى ۔ ولمعت فى اساريرهم
سرائر حب المولى ۔ وعلت
هممهم للخدمات الدينية۔
فشرّقوا وغرّبوا للدعوة
الاسلامية ۔ وايمنوا واشأموا
لاشاعة الملة المحمدية ۔
وانارت عقولهم فى العلوم الالهية
ودقّت احلامهم لفهم الاسرار
الربانية ۔ وحُبّب عليهم الصالحات
وكرّه المعاصى والسيئات ۔
وانزلوا فى خيام الرشد و
السعادة ۔ بعد ما كانوا يعكفون
على الاصنام للعبادة ۔ وما ألوا
فى جهدهم وما تركوا جدهم

کے نور چمک اُٹھے ۔ اور اُن کے پیشانی کے نقشوں
میں محبت مولیٰ کے بھید ایک چمکیلی صورت میں نمودار
ہو گئے ۔ اور اُن کی ہمتیں دینی خدمات کیلئے بلند ہو گئیں
اور وہ دعوت اسلام کے لئے ممالک شرقیہ اور
غربیہ تک پہنچے اور ملتِ محمدیہ کی اشاعت کیلئے
بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کیا
اور اُن کی عقلیں علوم الٰہیہ میں منوّر ہوئیں
اور اُن کے قوائے فکریہ اسرار ربّانیہ کے سمجھنے کیلئے
باریک ہو گئیں ۔ اور نیک باتیں بالطبع انکو پیاری
لگنے لگیں ۔ اور بد باتوں اور گناہوں سے بالطبع انکو نفرت
پیدا ہوئی ۔ اور رشد اور سعادت کے خیموں میں وہ
اتارے گئے بعد اِس کے جو بتوں پر پرستش کیلئے
سرنگوں تھے ۔ اور انہوں نے اپنی کوششوں
اور تگ و دو میں کوئی دقیقہ اسلام کے لئے

پرہیزگاری درخشید ۔ و از نقشہائے پیشانی شاں راز محبت مولیٰ بخوبی آشکار گردید
وہمت شاں برائے خدمت دین بلند شد ۔ پس جہت دعوت اسلام شرق وغرب
وجنوب وشمال ہمۂ اطراف را پے سپار کردند ۔ عقل شاں در فہم علوم الٰہیہ
روشن گردید ۔ و قوت فکری در شناخت راز خدائی باریک شد ۔ نیکیہا باینشاں
دوست داشتند و بدی ہا در نزد شاں زشت و بد داشتہ شد ۔ و در خیمہ ہائے رشد
وسعادت فرود کش کردہ شدند بعد از آنکہ بر پرستش بتاں سرنگوں افتادہ بودند ۔ و برائے اسلام دقیقہ

للاسلام - حتی بلغوا دین اللّٰہ الیٰ فارس والصین والروم و الشام - ووصلوا الیٰ کلما بسط الکفر جناحہ - ووافوا کلما شہر الشرک سلاحہ - وماردّوا وجوھھم عن مواجھۃ الردیٰ - وما تأخّروا شبرًا و ان قطعوا بالمدیٰ - وکانوا عند الحرب لمواضعھم ملازمون - والی الموت للّٰہ حافدون - انھم قوم ما تخلفوا فی مواطن المبارات - وبدروا ضاربین فی الارض الیٰ منتھی العمارات - وقد عُجِم عود فراستھم - وبُلی عصا سیاستھم - فوجدوا فی

اٹھا نہ رکھا۔ یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین اور روم اور شام تک پہنچا دیا اور جہاں جہاں کفر نے اپنا بازو پھیلا رکھا تھا اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ رکھی تھی وہیں پہنچے۔ انہوں نے موت کے سامنے سے مُنہ نہ پھیرا۔ اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ ہٹے اگرچہ کاردوں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے وہ لوگ جنگ کے وقتوں میں اپنی قدم گاہوں پر استوار اور قائم رہتے تھے اور خدا کیلئے موت کی طرف دوڑتے تھے۔ وہ ایک قوم ہے جنہوں نے کبھی جنگ کے میدانوں سے تخلّف نہ کیا اور زمین کی انتہائی آبادی تک زمین پر قدم مارتے ہوئے پہنچے۔ اُنکی عقلیں آزمائی گئیں۔ اور ملکداری کی لیاقتیں جانچی گئیں۔ سو وہ ہر ایک امر میں

از کوششہائے خود فرونگذاشتند تا آنکہ اسلام را در بلاد فارس وچین و روم و شام برسانیدند۔ وہر جا کفر پر وبال گسترده وشرک تیغ آہیختہ بود برسیدند۔ در برابری مرگ ابداً پشت بر نہ گردانیدند۔ ویک بالشت ہم پس نگردیدند۔ اگرچہ بہ کاردہا پارہ پارہ شدند۔ در ہنگام جنگ برپاہا استوار می بودند۔ وخدا را بسوئے مرگ میدویدند۔ مردمانیکہ ہرگز در میدانِ جنگ پشت ندادند۔ وتا بہ پایان آبادانیٔ زمین در راہ خدا پائے خاکی کردند۔ خرد وبینش شاں در کورۂ امتحان انداختہ ودانش سیاست ملکی شاں آزمودہ شد۔ ولے از ہر باب

کل امر فائقین - و فی العلم و العمل سابقین - وان ھٰذا الا معجزۃ خاتم النبیین - وانہ علیٰ حقیۃ الاسلام لدلیل مبین - وان کنتم فی شک فاروُنی کمثلھم احدا من اصحاب موسیٰ او من انصار عیسیٰ او من صحبۃ رسل اٰخرین - وقد جاءتکم انباءھم وسمعتم ما قال فیھم انبیاءھم - وما ارجفت السنھم وما کانوا کاذبین - فانھم نطقوا بانطاق الروح وما تکلموا کالمغضبین -

فائق نکلے - اور علم و عمل میں سبقت کرنے والے ثابت ہوئے - اور یہ معجزہ ہمارے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے - اور حقیقتِ اسلام پر ایک صریح دلیل ہے - اور اگر تمہیں شک ہے تو مجھے اِن کی مانند حضرت موسیٰؑ کے اصحاب میں سے یا حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں میں سے یا کسی اور نبی کے صحابہ میں سے ایک انسان بھی دکھلاؤ اور اُنکی خبریں تم سُن چکے ہو اور جو کچھ اُن کے بارے میں نبیوں نے کہا تمہیں معلوم ہے - اور اُن نبیوں کی زبانوں پر خلاف واقعہ باتیں جاری نہیں ہوسکتی تھیں اور نہ وہ جھوٹے تھے - کیونکہ وہ رُوح القدس کے بلانے سے بولتے تھے اور غضبناک انسانوں کی طرح اُن کا کلام نہ تھا -

برتر برآمدند - و در گفتار و کردار از ہمگناں گام فراپیش نہادند - بحقیقت ایں معجزۂ نبیٔ ما (صلی اللہ علیہ وسلم) و دلیل روشن بر حقیقت اسلام است - و اگر باور ندارید مثل ایشاں از اصحاب موسیٰ یا حواریان عیسیٰ یا از پیروان انبیائے دیگر یک تنے را بمن باز نمائید - خبر اوشاں بشما رسیدہ و آنچہ انبیائے شاں دربارۂ شاں فرمودہ ازاں آگاہ استید و آں انبیاء دروغ و خلاف واقعہ بیان نہ فرمودہ اند - زیراکہ اوشاں باشارۂ رُوح القدس زبان می جنبانیدند - و چوں خشمگینان سخن نے گفتند -

ومن دلائل نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ جاء فی وقت الضرورۃ وما رحل من ھٰذہ الدنیا الّا بعد تکمیل امر الملۃ - واما معجزاتہ الاخرٰی - فواللہ انھا لا تعد ولا تحصٰی - والکتب من بعضھا مملوۃ وھی متظاھرۃ وانھا فی القوم مشھورۃ متواترۃ ثم معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ظھرت فی اول الزمان - کذالک تظھر فی ھٰذا الاوان - وھٰذا امر ثابت لیست فیھا ثلمۃ - ولا فی صحتھا منقصۃ - وواللہ ان نبوتہ لمن اجلی البدیھیات۔

اور منجملہ دلائل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہ ہے کہ وہ عین ضرورت کے وقت میں آئے۔ اور اس دنیا سے کوچ نہ کیا جبتک کہ دینی امر کو کمال تک نہ پہنچا دیا - اور اگر دوسرے معجزات کا حال پوچھو - تو بخدا کہ وہ اس قدر ہیں کہ ہم گن نہیں سکتے - اور اسلامی کتابیں ان میں سے بہت معجزات سے بھری پڑی ہیں - اور قوم میں مشہور اور متواتر ہیں - پھر یہ بھی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات جیسا کہ اول زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے - ایسا ہی وہ اس زمانہ میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں - اور یہ امر ایک ایسا ثابت ہے جس میں کوئی رخنہ نہیں - اور نہ اس کی صحت میں کچھ نقص ہے - اور بخدا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اجلیٰ بدیہیات ہے۔

و از دلائل نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، آنکہ در وقت ضرورت تشریف آورد و از دنیا رحلت نکرد تا امر دین را بکمال مطلوب نرسانید۔ و معجزات دیگر کہ از آن جناب نبوت انتساب بظہور آمدہ از حد شمار بیرون است - و بعضے از انہا در کتب مذکور و در قوم مشہور است - بعلاوہ معجزات آنحضرت چنانکہ در زمانہ اول بظہور آمد - ہمچنان دریں زمانہ بظہور مے آید - وآنچہ گفتم راست و شک را دراں مدخل نہ - بخدا نبوت آنحضرت از روشن ترین بدیہیات است - و در

ولا یفارقھا فی زمن انوار الاٰیات ولا ینکرھا الّا الذی ربّی فی حجر شر۔ ونشاء فی اخبث نشاء۔ وانہ جاء بدین لو نزعنا عنہ حلل برھان و نری نفس تعلیمہ بعین الامعان۔ لنظرنا تلألاء الحق فی صورتہ الساذجۃ المنیرۃ۔ من غیر احتیاج الی حلل الحجج والادلۃ۔ وواللّٰہ ما منع الناس ان یقبلوا الاسلامؐ الّا داء دخیل من الکبر والتعصب والاود والفساد وغلبۃ البخل والحقد وحب القوم والعناد۔ وما بعدھم

اور کسی زمانہ میں نشانوں کے نور اُس سے علیحدہ نہیں ہوتے۔ اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا بجز اُس شخص کے کہ جس نے بدی کی گود میں پرورش پائی ہو اور نہایت خبیث کیفیت کے نشو و نما میں بڑھا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا دین لائے کہ اگر ہم تمام براہین اور دلائل اس سے الگ کر دیں اور اُس کی نفسِ تعلیم کو غور کی نظر سے دیکھیں تو اس کی سادہ اور روشن صورت میں سچائی کو چمکتے ہوئے دیکھیں گے۔ بجز اس حاجت کے کہ دلائل اور براہین کا اس کو لباس پہنا دیں۔ اور بخدا لوگوں کو اسلام کے قبول کرنے سے کسی چیز نے بجز اس کے منع نہیں کیا کہ ان کے اندر ایک چھپی ہوئی بیماری تکبر اور تعصب اور بخل اور قومی حب اور عناد کی تھی اور ہے جس کو وہ چھپاتے ہیں۔ اور خدا کی ان

ہیچ زمانے از نور نشانہا خالی نماندہ۔ و برایں امر انکار نتواند بیارد الا کسے کہ در کنار بدی پروردہ و در نابکی نشوونما یافتہ باشد۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) دینے آوردہ کہ صرف نظر از ہمہ دلائل و براہین اگر نگاہے در نفس تعلیمش بیفکنیم در چہرۂ سادہ و روشنش راستی را درخشاں می بینیم و ہیچ حاجت نداریم روے دلآرام وی را از دلائل شاطگی نمائیم۔ خدا آگاہ است کہ از قبول اسلام مردم را باز نداشتہ است الا مرض تکبر و تعصب و عناد و حب قوم کہ در نہاد شاں جا گرفتہ کہ آں را پنہاں می کنند۔

من نعمه الافرطات ضيّقت صدورهم ـ وملئت من الظلمات قبورهم ـ فما كانوا مبصرين ـ هذا ما اردنا شيئًا من ذكر دلائل الاسلام والآن نرجع الى المرام فاسمعوا متوجّهين ـ

ايها الاخوان اقص عليكم نبذًا من قصتي ـ وما كتب من فضل الله في حصتي ـ وادخل في دعوتي ـ فاني امرت ان ابلغها اليكم يا معشر الطلباء ـ واديها كدين لازم لا يستطيعون الاداء فاعلموا انّي امرء من بيت العزّة والرياسة

نعمتوں سے وہ محض اس لئے دور ڈالے گئے کہ وہ حد سے زیادہ گناہوں کے مرتکب ہو چکے تھے جنہوں نے ان کے سینوں کو تنگ کردیا اور انکی قبروں کو اندھیرے سے بھر دیا اور وہ دیکھنے سے محروم رہ گئے۔ یہ تھوڑے سے دلائل اسلام کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اور اب ہم اصل مقصود کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اے بھائیو! میں اپنا کچھ قصہ آپکے پاس بیان کرتا ہوں۔ اور وہ جو خدا تعالیٰ کے فضل میں سے میرے حصے میں لکھا گیا۔ اور میری دعوت میں داخل کیا گیا کسی قدر اسکو لکھتا ہوں کیونکہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ وہ دعوت تم تک پہنچاؤں اور قرض کی طرح اُس کو ادا کروں۔ سو واضح ہو کہ میں خاندان عزت اور ریاست سے ایک آدمی ہوں۔

خدا از نعمتہائے خویشاں دور انداخت بسبب اینکہ در سیاہ کاری و ناہنجاری پا از پایان بیروں گذاشتند ازینجا است کہ سینہ ہا شاں تنگ و گورہا پر از دود و تاریکی گردید۔ لاجرم از بینائی محروم ماندند۔ این نبذے از دلائل اسلام است اکنوں باصل مطلب مے گرائیم۔

برادران! اکنوں مے خواہم پارہ از احوال خود شرح بدہم و شمۂ ازان را در معرض بیان بیاورم کہ از فضل خدا بمن ارزانی شدہ و در دعوت من داخل است۔ چہ من مامورم بایں کہ آں دعوت را بہ پیش شما رسانم و چوں وام ادا سازم۔ پوشیدہ نماند کہ من از دودمان عزت و امارت می باشم۔

وکانت اٰبائی من اولی الامر والسیاسۃ۔ واُخبرتُ انھم نزلوا بھذہ الدیار دیار الھند من سمرقند۔ وقلّدھم ملک الوقت الحکومۃ والامرۃ واعطی لھم الفوج والفرند۔ فاتفق حین غلبۃ الخالصۃ فی ھٰذہ البلاد۔ وعتوا عتوًّا شدیدًا وافرطوا فی الفساد۔ ان غصبوا مُلکنا وملکنا و صفدونا کالعباد۔ واخرجنا من دار ریاستنا بظلم منھم والعناد۔ وکانت تلک ایام البرد۔ وآوان شدّۃ الصرد۔ فخرج اٰباءنا لیلاً من البرد مقفقفین۔ ومن

اور میرے بزرگ امیر اور صاحب ملک تھے۔ اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ سمرقند سے اس ملک میں آگئے تھے۔ اور وقت کے بادشاہ نے اُنکو حکومت اور امارۃ کی خدمت سپرد کی تھی۔ اور فوج اور تلوار انکو دی گئی تھی۔ پس جبکہ اس ملک پر سکھوں کا زور اور تسلّط ہُوا۔ اور فساد انگیزی میں انہوں نے حد سے تجاوز کیا تو اُس وقت یہ اتفاق ہُوا کہ سکھوں نے ہمارا ملک اور تمام املاک چھین لیں اور ہمیں قید کر دیا۔ پھر ہم محض اُنکے ظلم کی وجہ سے اپنے دار الریاست سے نکالے گئے اور وہ دن سردی کے دن تھے اور سخت سردی پڑتی تھی پس ہمارے بزرگ رات کے وقت سردی سے کانپتے ہوئے اپنے دار الریاست سے نکلے۔ اور

و پدرانم دارائی ریاست و متمول بودند واز قرار آنچہ بمن رسیدہ از سمرقند دریں بلاد آمدند۔ و بادشاہِ وقت زمام حکومت و امارت در دست شاں سپرد۔ و با سپاہ و تیغ ممتاز شدند۔ خلاصہ ہرگاہ گروہ سکھاں بریں اطراف دست یافتند و در شر و شور و بدکاری و ناہنجاری سر بالا کشیدند ملک و ملک ما را ہم از زیر تصرف ما کشیدند۔ پدران ما را اسیر کردند۔ و از بے داد و جور انہا را از دار ریاست اخراج دادند۔ آں ایام ایام سرمائے سخت بود۔ بزرگانِ ما از شدۃ سردی چوں بید لرزاں و دندان برہم زنان از جائے مالوف بیروں شدند۔ و از

الھم کمقوقفین ۔ والقوا عصا
تسیارھم بدار ریاسۃ
غمرتھم بنوال۔ من غیر
سوال ۔ و رحمت اذا رأت
أثار خصاصۃ ۔ و لو
بقصاصۃ ۔ ثم اذا جاء عھد
الدولۃ البرطانیۃ ۔ و مضی
وقت الغارات الشیطانیۃ ۔
فامنا بھا و نجّینا من الفتن
الخالصۃ ۔ و یمّم اٰباءنا
تربۃ وطنھم مع رفقۃ
من المھاجرین ۔ شاکرین للہ
ربّ العٰلمین ۔ ورُدّ الینا بعض اموالنا
وقرانا ۔ والبخت الفار اتانا ۔ و حفت

مارے غم کے ایسے تھے جیسا کہ کوئی گھٹنوں پر
گرا جاتا ہے ۔ تب انہوں نے ایک اور ریاست میں
ایک عارضی رہائش اختیار کی اور اس ریاست نے کسی قدر
نیک سلوک اُن کے ساتھ کیا اور بغیر کسی سوال کے اُن کی
ہمدردی کی ۔ اور اُن کی تنگدستی کے کچھ نشان دیکھ کر
اُنپر رحم کیا اگرچہ اُن کا سلوک بہت کم اور ناکافی سلوک
تھا ۔ پھر جب زمانہ دولت برطانیہ کا آیا ۔ اور
شیطانی غارتوں کا وقت گذر گیا ۔ تو ہم اُس
سلطنت کے ذریعہ سے امن میں آگئے ۔ اور ہمارے
بزرگوں نے پھر اپنے وطن کی طرف مع رفیقان سفر
کے مراجعت کی اور خدا تعالےٰ کا شکر کرتے
تھے ۔ اور بعض دیہات ہمارے اور بعض مال
ہمارے ہمیں واپس دیئے گئے اور ہمارا بخت برگشتہ
پھر ہماری طرف آیا ۔ اور وہ خوشیاں

صٹ

غم واندوہ چوں شخصے بودند کہ نزدیک است بزانو بر زمین افتد ۔ آخر برائے چندے در ریاستے دیگر رخت
اقامت بیانداختند ۔ صاحب ریاست باوشاں با نیکی پیش آمد ولے سلطنت براہ ہمدردی رفتار کرد
ونشان تنگی وخواری بر پیشانی انہا خواندہ بر حال زار شان ترحم آورد ۔ اگرچہ ہم سلوک ورفتارش
فراخور حال وشان شاں نبود ۔ وباز چوں عہد میمنت مہد سلطنت برطانیہ سایہ ہما پایہ گسترد وہنگام
تاخت وتاراج غولان ناہنجار سپری شد ایں دولۂ علیہ باعث برامن وآرام شدہ ۔ پدران ما با رفیقان
عودت بر قرارگاہ خویش فرمودند ولب بہ سپاس ایزدی کشودند ۔ بعضے از قریہ ہا واملاک ما باز پس گردید ۔ و

بنا فرحتان کزهر البساتین. فرحة الامن وفرحة الحرّیة فی الدین. وما کان لی حظ من ریاسة آبائی العبقریین. فصرتُ بعد موت ابی کالمحرومین. وقد اتی علیّ حین من الدهر لم اکن شیئًا مذکورًا وکنت اعیش خفیًا و مستورًا لا یعرفنی احد الا قلیل من اهل القریة. او نفر من القری القریبة. فکنتُ ان قدمتُ من سفر فما سئلنی احد من این اقبلت. وان نزلتُ بمکان فما سئل سائل بای مکان حللتَ. وکنتُ احبّ هذا الخمول وهذا الحال. واجتنب الشهرة والعزة

باغوں کے پھولوں کی طرح ہمارے وجود میں پھوٹ نکلیں ایک امن کی خوشی اور دوسری دینی آزادی کی خوشی۔ اور مجھے اپنے معظم و مکرم بزرگوں کی ریاست سے کچھ حصّہ نہیں ملا۔ اور میں اپنے باپ کی موت کے بعد محروموں کی طرح ہو گیا۔ اور میرے پر ایک ایسا زمانہ گذرا ہے کہ بجز چند گاؤں کے لوگوں کے اور کوئی مجھ کو نہیں جانتا تھا یا کچھ اردگرد کے دیہات کے لوگ تھے کہ روشناس تھے اور میری یہ حالت تھی کہ اگر میں کبھی سفر سے اپنے گاؤں میں آتا تو کوئی مجھے نہ پوچھتا کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ اور اگر میں کسی مکان میں اُترتا تو کوئی سوال نہ کرتا کہ تو کہاں اُترا ہے۔ اور میں اس گمنامی اور اس حال کو بہت اچھا جانتا تھا۔ اور شہرت اور عزت اور اقبال سے

آب رفتہ در جوئے ما باز آمد و دو شادی و خورمی چوں شگفتن غنچہ ہا از نہاد ما سر برزد۔ یکے خورمیٔ امن جان و دیگرے آزادیٔ دین و ایمان ۔ من از امارت بزرگان خود بہرۂ نیافتم۔ و بعد از مرگ پدر چوں محروماں گردیدم۔ و روزگارے بر سر من گذشتہ کہ غیر از تنے چند از اہالیٔ دہ یا متعددے از نواح مرا نمی شناخت۔ و ہر گاہ چنانچہ از سفر باز آمدن اتفاق مے افتاد کسے از اہل دہ نمی پرسید از کجا می آئی۔ و اگر جائے فرود می کشیدم کسے لب نمی کشود کجا فرود آمدی۔ امامن ایں گمنامی و کس مپرسی را از جان دوست داشتم و نہاد من بہ طورے افتادہ بود کہ پوشیدگی و بریدن از مردم را

والاقبال - وكانت جبلتي خلقت على
حب الاستتار - وكنت مزوداً
عن الزوار - حتى يئس ابي
مني و حسبني كالطارق الممتار -
وقال رجل منوی بالخلوة
وليس يخالط الناس رحب
الدار - فكان يلومني
عليه كموذب مغضب موهف
الشفار - وكان يوصيني
لدنياي سرّاً وجهراً وفي الليل
والنهار - وكان يجذبني الى زخارفها
وقلبي يجذب الى الله القهار - وكذالك
تلقاني اخي وكان يضاهي ابي في هذه
الاطوار - فتوفاهما الله

پرہیز کرتا تھا - اور میری طبیعت کچھ ایسی واقع تھی
کہ میں پوشیدہ رہنے کو بہت چاہتا تھا - اور میں ملنے
والوں سے تنگ آجاتا تھا اور کونہ خاطر ہوتا تھا یہاں تک
کہ میرا باپ مجھ سے نومید ہو گیا اور سمجھا کہ یہ ہم میں ایک
شب باش مہمان کی طرح ہے - جو صرف روٹی کھانے کا شریک
ہوتا ہے اور گمان کیا کہ یہ شخص خلوت کا عادی ہے اور لوگوں
سے وسیع گھر کے ساتھ میل جول رکھنے والا نہیں - سو وہ ہمیشہ
مجھے اس عادت پر غضب سے اور تیز کاردوں سے
ملامت کرتا اور مجھے دن رات اور ظاہر اور پوشیدہ
دنیا کی ترقی کے لئے نصیحت کیا کرتا تھا - اور
دنیا کی آرائشوں کی طرف رغبت دیتا تھا - اور
میرا دل خدا کی طرف کھنچا جا رہا تھا - اور ایسا ہی
میرا بھائی مجھے پیش آیا - اور وہ ان باتوں میں
میرے باپ سے مشابہ تھا - پس خدا نے ان دونوں کو

ازبس خواہان بودم - واز بیندہ ہا تنگی ملالت می کشیدم تا آنکہ پدرم از من نومید شد - ومرا از
طفیلیان مفت خور می پنداشت - و دید کہ ایں کس خو گرفتہ تنہائی است و با مردم خانہ آمیزگاری ندارد -
ناچار بر ایں وتیرہ مرا چوں آموزگار خشمناک نکوہش میفرمود و کارد زبان را بر من تیز مے کرد - و روز
و شب و نہاں و آشکار برائے حصول دنیا پند و اندرز می داد - و بسوئے آرائش و پیرائش دنیا مرا
بزور مے کشید - ولے دل من برکشش تمام میل بسوئے خدائے یگانہ مے آورد - و ہمچنیں برادر بزرگ با من
رفتاری نمود و داود در ایں شیوہ ہا بر پئے پدر قدم مے زد - آخر خدا ہر دو را در جوار رحمت خود جائے بداد.

ولم يتركك كالمهجور - وقال كذالك لئلا يبقى منازع فيك ولا يضرك الحاسد الاغيار- ثم اقتادني الى بيت العزة والاختيار - وما كان لي علم بانه يجعلني المسيح الموعود- ويتم في نفسي العهود - وكنت احب ان اترك في زاوية الخمول - وكانت لذتي كلها في الاختفاء والافول - لا ابغي شهرة الدنيا والدين - ولم ازل انقض عنسي الى مكاتمة كالفانين - فغلب عليّ امر الله العلام - ورفع مكانتي - وامرني ان

وفات دی اور زیادہ دیر تک زندہ نہ رکھا اور اُس نے مجھے کہا کہ ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا - تا تجھ میں خصومت کرنے والے باقی نہ رہیں اور انکا الحاح تجھ کو آزار نہ کرے - پھر میرے رب نے مجھے عزت اور برگزیدگی کے گھر کی طرف کھینچا اور مجھے اس بات کا علم نہ تھا کہ وہ مجھے مسیح موعود بنا دے گا اور اپنے عہد مجھ میں پورے کرے گا - اور میں اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ گمنامی کے گوشہ میں چھوڑا جاؤں - اور میری تمام لذت پوشیدہ اور گم رہنے میں تھی - میں دنیا اور دین کی شہرت کو نہیں چاہتا تھا - اور میں ہمیشہ اپنی کوشش کی اونٹنی اسی طرف چلاتا گیا کہ میں فنیوں کی طرح پوشیدہ رہوں - پس خدا کے حکم نے میرے پر غلبہ کیا اور میرے مرتبہ کو بلند کیا - اور مجھے دعوتِ مخلوق

وتا دیر باز زندہ شاں نگذاشت - وفرمود ہمچنیں می باید تا با تو نزاع کنندۂ نماند - وخصومت شاں ترا آزارے نرساند - باز خدا مرا بسوئے خانۂ عزت و برگزیدگی بکشید و من ہرگز گمان نداشتم کہ مرا مسیح موعود بگرداند - وعہد خود را در نفس من بہ انجام برساند - ومن کنج گمنامی و تنہائی را بسیار دوست میداشتم - ودرین تنہائی و پنہانی لذتے می یافتم - شہرت دین و دنیا را ہرگز خواستاری نمیکردم - وہرچہ می توانستم خود را چوں فانیان پوشیدہ از مردم می داشتم - پس امر خدا برمن غالب آمد و مرتبۂ مرا بلند کرد - وفرمود تا برائے دعوت خلق برخیزم و

اقوم لدعوة الانام - وفعل ما شاء و
هو احكم الحاكمين - والله يعلم ما فی قلبی
ولا يعلم احد من العالمين ـ۵

حِبٌّ لنا فبحبّه نتحبّبُ
وعن المنازل والمراتب نرغبُ
انّی اری الدنيا وبلدة اهلها
جدبت وارض ودادنا لا تجدبُ
يتمايلون علی النعيم وانّنا
ملنا الی وجه يسر ويطربُ
انا تعلقنا بثوب حبيبنا
حتّی استنار لنا الذی لا يخشبُ
انّ العدا صاروا خنازير الفلا
ونساءهم من دونهنّ الاكلبُ

کے لئے حکم کیا - اور جو چاہا کیا - اور
وہ احکم الحاکمین ہے -

۵

ہمارا ایک دوست ہے، اور ہم اُس کی محبت سے پُر ہیں
اور مراتب اور منازل سے ہمیں بے رغبتی اور نفرت ہے -
میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اور اُس کے طالبوں کی زمین قحط زدہ
ہوگئی ہے یعنی جلدی تباہ ہو جائیگی اور ہماری محبت کی زمین کبھی
قحط زدہ نہیں ہوگی -
لوگ دنیا کی نعمت پر جھکتے ہیں - مگر ہم اس مُنہ کی طرف
جُھک گئے ہیں جو خوشی پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے -
ہم اپنے پیارے کے دامن سے آویختہ ہیں ایسے کہ جو صاف اور
شفاف نہیں ہو سکتا وہ بھی ہمارے لئے منوّر ہو گیا
دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے - اور اُن کی
عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں -

آنچہ را خواست کرد کہ او احکم الحاکمین است و خدا می داند آنچہ در دل من است و غیر او ازاں آگاہ نہ -

اشعار

ما را محبوبے است کہ از حبّ او پر می باشیم - و از مراتب و مناصب بکلّی فارغ داریم -
می بینیم دنیا و زمین طالبانش را قحط برآں چیرہ شدہ ولے زمین دوستی ما ہموارہ سرسبز خواہد بود -
مردم بر نعمتہائے دنیا سر فرود آوردہ اند ولیکن ما میل سوئے روئے آوردہ ایم کہ شادی و خورمی بخشد -
ما دست بدامان دوست خود زدہ ایم از ہمیں سبب است کہ آنچہ صاف بودنش دشوار بود بجہت ما روشن گردیدہ است -
دشمنان ما خنزیرہائے بیابان شدہ اند و زنان آنہا سگ مادہ ہا را در پس انداختہ اند -

سبّوا و ما ادری لایّ جریمة	اور انہوں نے گالیاں دیں اور میں نہیں جانتا کیوں دیں
سبّوا انعصی الحِبَّ او نتجنّبُ	کیا ہم اُس دوست کی مخالفت کریں یا اس سے کنارہ کریں۔
قسمتُ انّی لن افارقه ولو	میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اس سے علیحدہ نہیں ہونگا اگر
مَزَّقَتْ اُسُوْدٌ جثّتی اَوْ اذءبٌ	شیر یا بھیڑیا مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں ۔
ذهبت ریاسات الاناس بموتهم	لوگوں کی ریاستیں اُن کے مرنے کے ساتھ جاتی رہیں اور
ولنا ریاست خلّة لا تذهب	ہمارے لئے دوستی کی وہ ریاست ہے جو قابلِ زوال نہیں
وکذالک کنتُ قد انقطعتُ	اور اسی طرح میں لوگوں سے منقطع ہو چکا
من الناس۔ وعکفت علی الله	تھا ۔ اور دنیوی صلح اور جنگ سے فارغ ہو کر
فارغًا من الصلح والحماس ۔ و	خدا تعالیٰ کی طرف جُھک گیا تھا ۔ اور میں ابھی
کنت اعلم وانا حدث ان الله	نوجوان تھا کہ اس بات کو جانتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے
ما خلقنی الّا لامر عظیم۔ وکانت	مجھے ایک امر عظیم کے لئے پیدا کیا ہے ۔ اور میری
قریحتی تبغی الارتقاء وقرب ربّ کریم۔	طبیعت ترقی اور قرب رب العالمین کو چاہتی تھی
وکان تبر جوهری یبرق فی	اور میری طبیعت کا سونا خاک کی جڑ میں چمک
عرق الثّریٰ ۔من غیر ان یستثار	رہا تھا بغیر اس کے کہ وہ کھود کر نکالا جائے

دشنام دادند حیرانم کہ جرم من چیست آیا خلاف آں دوست بکنیم یا از وے رو بگردانیم۔

سوگند خوردہ ام کہ ہرگز از وے جدا نخواہم شد اگرچہ شیر و گرگ مرا پارہ پارہ بکنند ۔

ریاست مردم بعد از مرگ فنا می پزیرد لے ریاست دوستی مارا ابدًا زوال نیست ۔

ہمچنیں از مردم بریدہ واز آشتی واستیز کنارہ جستہ ہمگی رو بخدا آوردہ بودم ۔ و ہنوز جوان بودم کہ مے فہمیدم خدا مرا برائے کارے بزرگ خلق فرمودہ است ۔ نہاد من نزدیکی پروردگار جہان و ترقی را آرزو داشت ۔ و زر جوہر من در تہ خاک مے درخشید بغیر آنکہ کندیدہ و بیروں دادہ شود ۔ و

بالنبش ويبدي - وكان ابي
متلاحق الافكار في امري - و
دائم الفكر من سيرة هوني
وعدم شمري - وكان يسعى
لنوفي[له] على ذروة شاهق الاقبال -
ونصل الدولة كآبائنا الامراء و
الاجيال - فالحاصل ان قصد ابي
كان ان نصل في الدنيا الى مراتب
عظمى - وكان الله اراد لي مرتبة
اخرى - فما ظهر الا ما اراد ربي الاعلى -
فوهب لي نوراً في ليلة داجية الظلم
فاحمته اللمم - واضاء قلبي
لاضاءة القوم والامم - ومنّ
عليّ وجعلني المسيح الموعود -

اور ظاہر کیا جائے - اور میرا باپ میرے معاملہ
میں ہمیشہ غمگین رہتا تھا - اور میری آہستگی کی
خصلت اور دنیا کے کاموں میں شوخ اور چالاک
نہ ہونا اس کو فکر اور غم میں رکھتا - اور وہ اس
کوشش میں تھا کہ تا ہم اقبال کے پہاڑ کی چوٹی پر
چڑھ جائیں - اور اپنے بزرگوں کی طرح دولت اور
امیری کو پالیں - حاصل کلام یہ کہ میرے باپ کا
ارادہ تھا کہ ہم دنیا کے اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب پر
پہنچ جاویں - لیکن خدا نے میرے لئے ایک اور
رتبہ کا ارادہ کر رکھا تھا - پس جو خدا نے چاہا وہی ہوا -
اور اس نے مجھے سخت سیاہ رات میں جس کے سیاہ اور لمبے
بال تھے نور عطا فرمایا اور میرے دل کو امتوں اور
قوموں کے روشن کرنے کیلئے روشن کیا - اور میرے پر
احسان کیا - اور مجھے مسیح موعود بنایا -

پدر من ہموارہ از بابت من اندوہگین می بود و خوار داشتن من دنیا را و سست نمودن من در کار آں
دائما اورا در اندیشہ داشت - و کوشش آں میکرد کہ ما بر قلۂ کوہ اقبال و جاہ بالا رویم -
و بر روش بزرگان و پدران خویش دولت و مکنت را در دست آریم - خلاصہ پدرم از بس
میخواست کہ در این دنیا بر مرتبہ ہائے بزرگ برسیم - ولیکن خدا برائے من مرتبہ دیگر ارادہ کردہ بود -
بالآخر ہماں شد کہ پروردگار من خواستہ بود - پس او مرا در شب تار سیاہ کہ در کشش زغال و داغ بود
روشنی بخشید - و مرا نوری در دست داد کہ قوم ہا را روشن سازم و از کمال منت بر حسب وعدہ قدیم مرا مسیح موعود گردانید

له - سہو کتابت ہے دراصل لفظ لنرقی چاہئیے - (مصحح)

كما قدم في هذا الامر العهود۔ ثم ايّدني بتائيدات - واظهر صدقي بآيات - وجعل من شهداء امري كسوف الشمس و القمر - ليبرق محجة الدعوى ولا يكون كاحاجيث السمر - ولما اخبرت عما امرت صعب ذالك على العلماء - وكفروا وكذبوا وكادوا يقتلونني لولا خوف الحكام ومخافة سوء الجزاء - وكانوا يحتجون بانّ المسيح ينزل من السماء كما جاء في الكتب واتفق عليه الاكابر من الفضلاء - و كانوا عليه مصرين - واسمعناهم فما سمعوا - وفهمناهم فما فهموا -

جیسا کہ قدیم سے اُس کا وعدہ تھا - اور پھر طرح طرح کی مددوں کے ساتھ میری تائید کی اور اپنے نشان دکھلائے اور میرے لئے آسمان پر کسوف وخسوف ظاہر کیا - تاکہ دعوے کی راہ چمکے اور کہانیوں کی راہوں کی طرح نہ ہو - اور جب مَیں نے اپنے مسیح موعود ہونے کی لوگوں کو خبر دی تو یہ بات اس ملک کے لوگوں پر بہت شاق گذری اور مجھے انہوں نے کافر ٹھہرایا اور میری تکذیب کی - اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کرتے اگر حکّام کا خوف نہ ہوتا - اور وہ یہ حجّت پیش کرتے تھے کہ مسیح آسمان سے اُتریگا - جیسا کہ کتابوں میں لکھا ہے - اور اسپر اکابر فضلاء کا اتفاق ہے - اور وہ اسی پر اصرار کرتے تھے - اور ہم نے اُن کو سُنایا مگر انہوں نے نہ سُنا اور ہم نے سمجھایا مگر انہوں نے نہ سمجھا

باز بگوناگوں تائیدہا دست مرا بگرفت ونشانہا از برائے راستیٔ من پدیدار کرد - وآفتاب و ماہتاب را برائے من بالائے آسمان لباس سیاہ در برکرد - تا طریق دعویٔ من آشکار و روشن گردد - و آں دعوی بمجرد افسانہ دارے نباشد - وہرگاہ ماموریت خود را بر مردم عرض دادم برمولویان ایں دیار خیلے گراں آمد کمر بتکفیر وتکذیب من چست بستند ونزدیک بود بر من میر یختند اگر ہراس حاکمان وقت وبیم پاداش نبود - و مایۂ حجت انہا ہمیں کہ مسیح باید کہ از آسمان فرود آید بموجب آنچہ در کتب مذکور و در میانۂ فضلاء مشہور است - و براں عقیدہ اصرار ورزیدند - ہرچہ ممکن بود شنوانیدیم ولے نشنیدند وفہمانیدیم ولے نہ فہمیدند -

فاردنا ان نبلغ هٰذه الدعوة الى اقوام اٰخرين - ونجعلهم شهداء على قومٍ اوّلين - ونتمّ الحجّة مرّة ثانية على المنكرين - والله هو المستعان وهو نعم المولىٰ ونعم المعين -

پس ہم نے ارادہ کیا کہ اس دعوت کو دوسری قوموں تک پہنچادیں - اور اُن کو پہلوں پر گواہ بنادیں - اور منکروں پر دوبارہ حجت قائم کردیں - اور خدا سے ہم مدد چاہتے ہیں - اور وہی بہتر آقا اور وہی بہتر مددگار ہے -

لہٰذا خواستیم ایں مائدہ الٰہی را درپیش قوم دیگر بگستریم و آں پسینیان را بر پیشینیان گواہ بسازیم و یک بار دیگر بر منکران اتمام حجت بکنیم و در ہر کار یاری از خدا میخواہیم کہ او یار خوب و یاوری شگرف است -

یَا اَرضُ اسْمَعِی مَا اَقُول وَ یَا سَمَاءُ اشْھَدِی

ھٰذا مکتوب الی خواص الناس ونخب الاقوام من عبد اللہ احمد٭ الذی نُصّل لہ اسھم الملام۔ وارجوا انْ لا یعجل بذم۔ ولاینبذ عودی قبل عجم۔ بل یُسمع قولی بالوقار والتؤدۃ۔ ثم یُتبع ما یلقی اللہ فی الافئدۃ۔ وادعواللہ ان یلھم القلوب ما ھواصوب واولٰی۔ وھونعم الھادی ونعم المولٰی۔

اے زمین سُن جو مَیں کہتا ہوں اور اے آسمان گواہ رہ

یہ ایک خط ہے جو خواص لوگوں اور قوموں کے برگزیدوں کی طرف لکھا گیا ہے۔ اور یہ خدا کے بندے احمد کی طرف سے ہے جس کیلئے ملامت کے تیروں پر پیکان رکھے گئے ہیں اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ بُرا کہنے کیلئے جلدی نہ کی جائے اور میری لکڑی آزمانے سے پہلے پھینک نہ دی جائے بلکہ میری بات کو آہستگی سے سُنا جائے پھر اس بات کی پیروی کی جائے کہ جو خدا تعالیٰ دلوں میں ڈالے۔ اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ وہ امر دلوں میں ڈالے جو نہایت سیدھا اور بہتر ہے۔ اور وہی اچھا ہادی اور اچھا آقا ہے۔

زمین بشنو آنچہ می گویم و آسمان گواہ باش

ایں نامہ ایست کہ بسوئے مردم چیدہ وکلانان ملتہا نوشتہ شدہ از قبل بندۂ خدا احمد آنکہ از برائے او بر تیرہا پیکان نکوہش در پیوستہ اند۔ امید دارم کہ در نکوہیدن شتاب کاری روا نداشتہ و پیش از آزمودن سرگی وناسرگی نقدم را از دست انداختہ نشود۔ بلکہ مناسب است گفتارم را بآہستگی و آرامی گوش کردہ باز پیروی آنچہ خدا در دل بریزد نمودہ شد۔ از خدا میخواہم دلہا را رہنونی بفرماید بآنچہ راست و بہتر است۔

٭ انا شھیر باسم میرزا غلام احمد بن میرزا غلام مرتضیٰ القادیانی والقادیان قریۃ مشھورۃ من ملک الھند من فنجاب قریب من لاھور فی ضلع گورداسپور وھذہ علامۃ تکفی لمن اراد ان یکتب الیّ مکتوبًا۔ منہ

ایہا الاخوان! انی اُلہمتُ من حضرۃ العزّۃ - واعطیتُ علماً من علوم الولایۃ - ثم بعثتُ علی رأس المائۃ - لاجدّد دین ھذہ الامۃ - ولا قضی لحکم فیما اختلف فیہ من العقائد المتفرقۃ - ولاکسر الصلیب بآیات السماء - و ابدل الارض بقوۃ حضرۃ الکبریاء - و اللہ سمّانی المسیح الموعود و المہدی الموعود بالھام صریح - و وحی بیّن صحیح - وماکنت من المخادعین و ماکنت ان افوہ بزور - و ادلّی بغرور - وتعلمون عواقب الکاذبین بل ھو کلام من ربّ العالمین -

اے بھائیو! مَیں اللہ جلّ شانہ سے الہام دیا گیا ہوں اور علوم ولایت میں سے مجھے علم عطا ہُوا ہے - پھر مَیں صدی کے سر پر مبعوث کیا گیا تا اس امت کے دین کی تجدید کروں اور ایک حَکم بن کر اُن کے اختلافات کو درمیان سے اٹھاؤں - اور صلیب کو آسمانی نشانوں کے ساتھ توڑوں اور قوتِ الٰہی سے زمین میں تبدیلی پیدا کروں - اور اللہ تعالےٰ نے الہام صریح اور وحی صحیح سے مجھے مسیح موعود اور مہدی موعود کے نام سے پکارا اور مَیں فریبیوں میں سے نہیں اور نہ مَیں ایسا ہوں کہ میری زبان پر جھوٹ جاری ہوتا اور مَیں لوگوں کو بدی میں ڈالتا اور جھوٹوں کے انجام کو آپ لوگ جانتے ہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہے

برادران من! از حضرت عزت ملہم استم - ومرا از علوم ولایت بہرۂ وافی بخشیدہ بر سر صد برانگیختہ اند کہ دین ایں ملت را تجدید کنم و بطور حَکَم نصفت کیش ہمہ اختلافات را از میانہ بردارم - و بانشانہائے آسمانی صلیب را بشکنم - و بہ قوۃ الٰہیہ زمین را برگردانم - و خدا مرا بنام مسیح موعود یاد فرمودست بالہام صریح و وحی صحیح - ومن از فریب دہندگان نبودہ ام - و ہرگز دروغ برزبان من نرفتہ - و چناں نیم کہ مردم را براہ کج رہنمونی بکنم - و شما انجام دروغ زنان را نیکو می دانید - بل ایں الہام از طرف پروردگار جہان است - و مع ایں ہم

ومع ذالك كنتُ حرّجت على نفسى
ان لا اتبع الهاما - اوكرّر من الله
اعلاماً - و يوافق القرآن والحديث
مراماً - وينطبق انطباقاً تماماً -
ثم كان شرط منى لهذا الايعاز -
ان لا اقبله من غير ان انظر الى الاحياز -
ومن غير ان اشاهد بدائع الاعجاز -
فو الله رأيتُ فى الهامى جميع هٰذه
الاشراط - و وجدته حديقة الحق
لا كالحماط - ثم كان هٰذا بعد
ما استطارت صدوع كبدى -
من الحنين الى ربّى و صمدى -
ومُتُّ ميتة العشاق - واُحرقتُ بانواع
الاحراق - و صُدمت بالاهوال -

اور باوجود اس کے مَیں نے اپنے نفس پر یہ تنگی کر رکھی تھی کہ مَیں کسی الہام کی پیروی نہ کروں مگر بعد اس کے کہ بار بار خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا اعلام ہو اور قرآن اور حدیث سے بکلّی موافق ہو اور پوری پوری مطابقت ہو - پھر اس کارروائی کیلئے ایک یہ شرط بھی میری طرف سے تھی کہ مَیں الہام کے بارہ میں اس کے کناروں تک نظر ڈالوں اور بغیر مشاہدہ خوارق کے قبول نہ کروں - پس بخدا کہ مَیں نے اپنے الہام میں ان تمام شرطوں کو پایا اور مَیں نے اس کو سچائی کا باغ دیکھا - نہ اس خشک گھاس کی طرح جس میں سانپ ہو - پھر یہ الہام اس وقت مجھے ملا جبکہ میرے جگر کے ٹکڑے خدا تعالیٰ کے شوق میں اڑے اور عشاق الٰہی کی موت میرے پر آئی - اور کئی قسم کے جلانے سے مَیں جلایا گیا - اور کئی قسم کے خوفوں سے مَیں کوٹا گیا -

نفس خود را تنگ گرفتہ و پابند آں بودم کہ در پے ہیچ الہامے نروم تا آنکہ مکرّرًا از جانب خدا عزّ اسمہٗ آگاہی داده نشوم و باوجود آں با قرآن و حدیث موافقت کلّی و مطابقت تامہ داشتہ باشد - و بجلاوه بر خود لازم کرده بودم کہ نگاہے دقیقے در ہمہ اطراف الہام بیندازم و زنہار آنرا قبول نکنم تا آنکہ خوارق عجیبہ و اعجاز کامل ہمراه آں نیابم - اکنوں سوگند بخدائے بزرگ یاد مے کنم مے گویم کہ ایں شرائط را بتمامہا در الہام خود موجود می بینم - و آنرا باغے سرسبز و آراستہ می بینم نہ چوں آں گیاہے کہ مار در زیر آں پنہاں باشد - و قطع نظر ازیں ہمہ ایں الہام وقتے نصیب من شد کہ از شوقِ الٰہی جگر من پاره پاره شد و موت عشاق بر من وارد آمد و از گوناگوں آتشہا بسوختم - و از اقسام خوفہا کوفتہ گردیدم - و

وهُموم قلبي من الاهل والعيال۔ حتّى تمّ فعل الله وشرح صدري۔ واودع انوار بدري۔ ففزت منه بسهمين۔ نور الالهام ونور العينين۔ وهذا فضل الله لا رادّ لفضله۔ وانه ذو فضل مستبين۔

وقد ذكرت ان الهاماتي مملوءة من انباء الغيب۔ والغيب البحت قد خُصّ بذات الله من غير الشك والريب۔ ولا يمكن ان يظهر الله على غيبه رجلا فاسد الرويّة وخاطب الدنيا الدنيّة۔ ايحبّ الله امرءًا بسط مكيدةً شباك الردا۔ و

اور اہل وعیال سے میرا دل کاٹا گیا۔ یہانتک کہ خدا تعالیٰ کا فعل پورا ہوگیا اور میرا راستہ کھولا گیا اور میرے چاند کا نور مجھ میں بھرا گیا۔ پس اس سے مجھے دو حصّے ملے۔ الہام کا نور اور عقل کا نور۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے اور کوئی اُس کے فضل کو ردّ نہیں کرسکتا۔

پھر میرے الہام غیب کی پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور غیب اللہ جلّ شانہٗ کی ذات سے خاص ہے۔ اور ممکن نہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے غیب پر اس شخص کو پورا غلبہ بخشے جو فاسد الخیال اور دنیا کا چاہنے والا ہے۔ کیا خدا ایسے آدمی کو دوست پکڑ سکتا ہے جس نے ہلاکت کی دام محض فریب کی راہ سے بچھائی

از ہمہ عیال واموال بیکبار ببریدم تا آنکہ فعل خدا از تو بفعل آمد۔ وسینۂ مرا کشادی وجہد مرا نور کامل مدکار کردند۔ پس دو بہرۂ ازاں بدست آوردم نُورِ الہام ونورِ عقل۔ وایں ہمہ از فضل خدا ست وکس را یارائہ آں نہ کہ فضل ویرا منع بکند۔

والہامات من ہمہ پُر از اخبار غیب مے باشد۔ وغیب بحت البتہ خاصۂ خدا است ونمے شود خدا بر غیب غلبۂ تامہ شخصے را کہ دارندۂ خیالات بد وخواہندۂ دنیا باشد۔ آیا ممکن است خدا شخصے را دوست گیرد کہ دام ہلاک مردم از راہ مکر ونفاق گسترده

اضلّ الناس ما ھدیٰ - واضرّ
الملّة کالعدا - وما جلّی مطلعھا
بنور صدقه وما راح بھمّھا
وما غدا - بل زاد بکذبه
صداء الاذھان - ونشر
بمفتریاته ھباء الافتتان.
کلا بل انه یخزی المفترین -
ویقطع دابر الدجّالین - و
یلحقھم بالملعونین السابقین -
ثم اعلموا انی قد کنتُ الھمت
من امد طویل - وعلمتُ ما علمتُ من
ربّ جلیل - ولکنی استترت عن الخلق حینا -
ویحفرون لی عرینا - وما اخترت منھم نجیّا
دھرینا فلمّا اُمرتُ للاظھار - وقطعتُ سلسلة

اور لوگوں کو گمراہ کیا اور ہدایت نہ کی اور دینِ اسلام
کو دشمنوں کی طرح ضرر پہنچایا اور نورِ صدق سے اس کے
مطلع کو روشن نہ کیا اور اُس کی غمخواری میں نہ کبھی
صبح کی اور نہ شام - اور اس کی اصلاح کیلئے کچھ تگ و دو
نہ کی - بلکہ اپنے جھوٹ کے ساتھ ذہنوں کا زنگ بڑھایا اور
اپنے افتراء کی باتوں کے ساتھ ملت میں فتنہ کی گرد و غبار پیدا کردی
نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ مفتریوں کو رسوا
کرتا اور اُن کی جڑ کاٹ کر اُنکے ساتھ اُنکو ملا دیتا ہے
جو اُن سے پہلے لعنت کئے گئے ہیں -
اور پھر یہ بات یاد رکھو کہ ایک مدت سے
مجھے الہام ہو رہا تھا جس کو میں نے لوگوں سے
ایک عرصہ تک چھپایا اور اپنے تئیں ظاہر
نہ کیا - پھر میں ظاہر کرنے کے لئے مامور ہوا
تب میں نے حکم کی تعمیل کی - اور تمہیں

و مردم را در مغاک گمرہی سرنگون انداختہ و چوں دشمنان در پئے آزار اسلام برآمدہ - و از صدق مطلع اش را روشن
نساختہ و بامداد و شامگاہان ہرگز از بہر بہبود آں کوششے نکردہ و از پئے اصلاح مردم اندکے تگ و دو ہم
روا نداشتہ - بل مزیدے برآں از دروغ و جعل خویش زنگ بر ذہنہا افزودہ - و از افترای خود در میانۂ امت
گرد و غبار فتنہ برانگیختہ - نی نی بلکہ خدا مفتری را رسوا کند و بیخ دجالان را برکندہ انہا را
بالمعونان پیشین پیوند می بخشد -
پوشیدہ نماند کہ دیر باز مدت ایں الہام بمن شد - و لیکن از مردم پوشیدہ داشتم - بلکہ چوں مامور باظہار شدم

الاعتذار۔ فلبیت الصائت کطائعین۔ وقد بلغکم الاحادیث من المحدثین۔ وسمعتم ان المسیح الموعود والمهدی الموعود یخرج عند غلبة الصلیب۔ ویتلافی ما سلف من الاضلال والتخریب۔ ویهدی قوماً مهتدین۔ والذین منعتهم الحمیة والنفس الابیة من القبول۔ فیصیرون بحربة الافحام کالمقتول۔ واما نزوله الی الاعداء۔ فاشیر فیه الی انه رجل من الفقراء۔ لا یکون له درع و اسلحة۔ ولا عساکر و مملکة۔ ولا تبدی له ملحمة۔ بل تکون له سلطنة فی السماء۔ وحربة من الدعاء۔ فقد رأیتم باعینکم ان دین الصلیب قد علا۔

حدیثیں پہنچ چکی ہیں۔ اور تم سُن چکے ہو کہ مسیح موعود اور مہدیٔ موعود صلیب کے غلبہ کے وقت ظاہر ہو گا اور صلیبی خرابیوں اور گمراہیوں کی تلافی کرے گا۔ اور مستعد لوگوں کو ہدایت دیگا۔ اور جن کو ان کی نفسانی ننگ اور سرکشی قبول کرنے سے روکے گی۔ وہ اتمام حجت کے حربہ سے مقتول کی طرح ہو جائیں گے۔ اور مسیح میں نزول کا لفظ اسلئے استعمال کیا گیا تاکہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ مسیح زرہ اور ہتھیاروں کے ساتھ ظاہر نہیں ہوگا اور کوئی لڑائی اس کو پیش نہیں آئیگی بلکہ اس کی بادشاہت آسمان میں ہوگی۔ اور اُس کا حربہ اس کی دُعا ہوگی۔ سو آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ دین صلیبی اونچا ہو گیا

چارۂ از قبول آواز حق نداشتم لذا برخلق عرضہ دادم و بر شما آشکار است چنانچہ مدعائے آثار و اخبار است کہ مسیح موعود در وقت غلبۂ صلیب بروز کند و جبر کسر فتنہ ہا و گمراہی ہائے صلیب کار او باشد۔ و دلہائے مستعد را ہدایت بخشد و آنہائے کہ ننگ و عار شان از قبول دعوتش باز دارد البتہ با حربۂ اتمام حجت کشتہ وار شوند۔ لفظ نزول برائے او اشارت بدان است کہ او شخصے فقیر و ناتوان و سلاح و زرہ و سلطنت و سپاہ و حشمت او را نباشد۔ و هنگام و پیکار او را در پیش نیاید۔ بل بادشاہی او در آسمان و سلاح و زرہ او دعائے او باشد۔ کنون شما بچشم سر دیدید کہ دیانۂ صلیبی بلند شد

وكل احد من القسوس طعن في دينناً وما الا - وسبّ نبيّنا وشتم وقذف وقلا - وتجدونهم في عقيدتهم متصلبين - ومن التعصب متلهبين - وعلى جهلاتهم متفقين - وقد صنّفوا في اقرب مدة كتباً زهاء مائة الف نسخة - وما تجدون فيها الّا توهين الاسلام وبهتاناً وتهمة - ومُلئت كلها من مذرة لانستطيع ان ننظر اليها نظرة - وترون ان اكثرهم اناس مكائدهم كالهوجاء الشديدة جارية - وقلوبهم من كسوة الحياء عارية - وتشاهدون انهم على رؤس العامة كداعي

اور پادریوں نے ہمارے دین کی نسبت کوئی دقیقہ طعن کا اُٹھا نہیں رکھا - اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور بہتان لگائے اور دشمنی کی اور تم دیکھتے ہو کہ وہ اپنے عقیدے میں کیسے سخت ہو گئے ہیں اور کیسے تعصب سے افروختہ ہیں اور اپنی باطل باتوں پر کیسے اتفاق کئے بیٹھے ہیں - اور تھوڑی مدت سے ایک لاکھ کتاب انہوں نے ایسی تالیف کی ہے جس میں ہمارے دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز گالیوں اور بہتان اور تہمت کے اور کچھ نہیں - اور ایسی پلیدی سے وہ تمام کتابیں پُر ہیں کہ ہم ایک نظر بھی انکو دیکھ نہیں سکتے - اور تم دیکھتے ہو کہ اُن کے فریب ایک سخت آندھی کی طرح چل رہے ہیں - اور ان کے دل حیا سے خالی ہیں - اور تم مشاہدہ کرتے ہو کہ اُن کا وجود تمام مسلمانوں پر ایک موت

وکشیشان زبان طعن وتکوہش بر دین ما دراز کردہ ہیچ دقیقہ از دقائق دشنام وبدگوئی نسبت بہ سید المعصومین خیر المرسلین فخر اولاد آدم ہادی امم سید ومولائی ما محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرو گذاشتہ اند وپوشیدہ نیست کہ در ایں عقیدہ چقدر تصلب پیدا کردہ واز آتش عصبیت سراپا افروختہ وبر ایں دروغ بے فروغ چساں سر فرود آوردہ اند - وقریب بہ یک لک کتاب نوشتہ اند کہ ہمہ بجز از ہتک عرض اسلام ودشنام حضرت خیر الانام می باشد - وآن کتاب ہا بطوری نجاست روئے پلید اندرون واشتہ است کہ خیلے دشوار است مسلمے غیور نگاہے دراں تواند بکند - وشما می بینید فریب ودغای اُنہا مانند گرد باد تند وتاز ودلہای آنہا پُر از وقاحت وتہی از حیا وایمان است - ووجود منحوس اُنہا برائے عامۂ مسلمین

التبور والويل - وتدفع اليهم
زمع الناس كغثاء السيل - و
ما اقول انهم ينصرون من السلطنة
او يواسون من ايادي الدولة - بل
الدولة البرطانية سوّت رعاياها في الحرّية
وما غادرت دقيقة من دقائق النصفة -
وكل فرقة نالت غاية رجائها في امور
الملّة - وما ضُيّق على احد كايام الخالصة -
واسترحنا مذ علقنا باهدابها - فندعو
لها ولاركانها ولاربابها - واما القسوس
فلا ياتيهم من هذه الدولة شئ يعتدّ به
من مال الامدادات - بل اجتمع شملهم
بما انّهم قبضوا من قومهم كثيرًا من الصلاة
ونصوا الاحالات - وما برحوا

گھڑی ہے اور کمینہ طبع آدمی خس و خاشاک کی
طرح اُنہی کی طرف کھینچے جا رہے ہیں - میں یہ نہیں
کہتا کہ سلطنت برطانیہ کی طرف سے اُن کو مدد ملتی
ہے - یا یہ سلطنت مال کے ساتھ اُن کی غمخواری کرتی
ہے بلکہ دولت برطانیہ نے اپنی تمام رعیت کو آزادی میں
برابر رکھا ہے - اور کوئی دقیقہ انصاف کا اٹھا نہیں رکھا
اور ہر ایک فرقہ امور مذہب میں اپنی انتہائی مراد کو پہنچ گیا ہے
اور سکھوں کے ایام کی طرح کوئی تنگی نہیں - اور
ہم اس وقت سے کہ اُس کا دامن پکڑا آرام میں ہیں اور اُس
کے لئے اور اس کے ارکان کے لئے دُعا کرتے ہیں - مگر
پادری لوگ اس دولت سے کوئی خاص امداد نہیں پاتے اور
ان کی مالی جمعیت کا سبب یہ ہے کہ قوم کے چندہ
میں سے بہت سا روپیہ ان کے پاس جمع ہے اور
ہر ایک وعدہ ایفا ہو کر نقدی انکے پاس اکٹھی ہوتی

و بای جان ستان است و سفیهان پست نژاد چوں خس و خاشاک بسوئے آنہا کشاں میروند - نمی گویم سلطنۂ
برطانیہ پشت و پناه انہا بوده یا از عطائے مال و نوال چارۂ کار انہا را می نماید - حاشا و کلا بل دولت برطانیه
جمیع رعایا را از جہت حریت و آزادی بادیدۂ مساوات می بیند - درایں باب کمال نصفت و دادگری را
مرعی داشته است - چنانچه ہمه ملل در زیر ظل رافت وے بر منتہائے آرزوئے خویش رسیده اند - و چوں عہد حکومت عہد خالصه
سکھ ہیچ نفسے عرضۂ بلا و مزاحمت نیست - و از وقتے که دست بدامانش زده ایم براحت بسر می بریم - و بجهت وے و
ارکان وے دعا می کنیم - اما کشیشاں خصوصًا اعانۂ از دولۂ برطانیه بایشاں نرسد - و سبب فراہم آمدن ایں مبالغ گراں
آنکه جمیع ملت توزیعات بدیشاں میدہند و ہر کسے ہر چه وعده با انہا کند ایفائے آنرا بر خود لازم دانند -

يجمعون القناطير المقنطرة من عين الاعانات ـ واموال الصدقات من النقود و الغلات ـ فكل من دخل دينهم رتبوا له وظائف وملأوا وزودوا بتاتا ـ وجمعوا له شتاتا. وكذالك قوى امر قسيسين مالهم ـ وزاد منه احتيالهم ـ واستحضروا كل آلات الاصطياد والاسار ـ واستعملوا من المجانيق الصغار والكبار ـ وانهض الى كل بلدة جماعة من المتنصرين ـ فعمروا بيعا وسكنوا فيها كالقاطنين ـ وجروا كالسيول فى سكك المسلمين ـ وجعلوا يخادعون اهلها بانواع الافتراء ـ ثم بارسال النساء الى

جاتی ہے اور لوگوں کی امداد سے ہمیشہ بیشمار روپیہ اُن کے پاس آتا رہتا ہے ـ پس ہر ایک شخص جو اُن کے دین میں داخل ہوتا ہے اسکے لئے وظیفہ مقرر کیا جاتا ہے اور اُس کا تفرقہ اور پراگندگی دُور کی جاتی ہے، اور پادریوں کے مال نے ان کی بات کو قوی کر دیا ہے اور انکی حیلہ سازی اس سے بڑھ گئی ہے ـ شکار کرنے اور قید کرنے کے تمام ہتھیار اُن کو مل گئے ہیں ـ اور چھوٹی بڑی فلاخنیں تمام استعمال میں لا رہے ہیں ـ اور ہر ایک شہر کی طرف ایک جماعت نو عیسائیوں کی بھیجی گئی ہے ـ اور انہوں نے ہر ایک شہر میں اپنے گرجے بنائے اور مقیموں کی طرح وہاں رہنے لگے ـ اور سیلاب کی طرح مسلمانوں کے کوچوں میں بہنے لگے اور طرح طرح کے افتراؤں سے اس شہر کے باشندوں کو دھوکے دینے لگے ـ پھر اپنی عورتیں

لاجرم ہر سال مبلغے گراں بیشمار در دست انہا جمع میشود لہٰذا ہر چہ از فیلہ ویانہ عیسویہ را بپزیرد مدد معاش بجہت او معین ساختند واز ذلت افلاس وتنگ فقر وفاقہ اش بیرون آرند ـ این مال ونوال باز ارکشیشان را رواجے بخشیدہ حیلہ گری انہارا بالا کشیدہ ہر گونہ آلات نخچیر افگنی وصید اندازی در دست انہا آمدہ ـ وہر نوع فلاخنہائے کوچک وبزرگ درکار آوردہ اند ـ وہر بلدۂ پارۂ از متنصران را فرستادہ وکنشتی برپا کردہ وانہا را در قرب وجوار مسلمین سکنی دادہ ـ وسیل فتنہ ہا واغوا در کوچہ ہائے اہالئ اسلام روان ساختہ اند ـ ہر قدر از افترا ودروغ ممکن باشد مردم سادہ را از جا بر کنند واز راہ برند و مزید برآن زنان خود را در خانہ ہائے شرفا مے فرستند ـ خلاصہ این دجالان ہر چہ

بیوت الشرفاء - فالغرض انهم زرعوا
المکائد من جمیع الانحاء - وانتشروا
کالجراد فی هٰذه الاکناف والارجاء -
وقتلوا کل من احیا معالم الهدٰی -
وجعلوا بلادنا دار البلاء والردٰی
وملتهم الباطلة احرقت مجالس دیارنا
واکلتها - وما بقی دار الا دخلتها -
ولم یجد اهلها العوام للدفاع
استطاعة - ولا للفرار حیلة -
فصبّت مصائب علی الاسلام - ما
مضٰی مثلها فی سابق الایّام - فنراه
کبلدة خاویة علی العروش - وفلاة
مملوة من الوحوش - وان بلادنا
الآن بلاد انزعج اهلها - و

اسی غرض کیلئے شریفوں کے گھروں میں بھیجیں پس حاصل کلام
یہ کہ انہوں نے ہر ایک طور سے مکر کا بیج بویا - اور ٹڈی
کی طرح ان اطراف میں منتشر ہو گئے - اور ہر ایک
کو جو ہدایت کے نشانوں کو زندہ کرتا تھا دشمن پکڑا
اور ہمارے ملک کو بلا اور موت کی جگہ بنا دیا اور
اُن کے مذہب باطل نے ہمارے ملک کی نیکیوں کو دور
کر دیا اور کوئی گھر ایسا نہ رہا جس میں یہ مذہب باطل
داخل نہ ہو اور اس ملک کے باشندے جو اکثر عوام میں
ہیں مقابلہ کی تاب نہ لا سکے اور نہ گریز کیلئے کوئی حیلہ ملا
پس اسلام پر وہ مصیبتیں پڑیں جن کی
نظیر پہلے زمانوں میں نہیں ہے - پس وہ اس شہر
کی طرح ہو گیا جو مسمار ہو جائے اور اس جنگل کی
طرح جو وحشیوں سے بھر جائے - اور اب ہمارا
ملک وہ ملک ہے جس کے باشندے جڑ سے اکھاڑے گئے

از انتہای مکیدت و خدیعت در خرمن دارند انباشته اند و چون مور و ملخ در هر چهار سوئے بلاد ما پراگنده
شده اند - و خیلے دشمن دارند شخصے را که دین حق را زنده کند - و شهرهائے ما را ماوائی بلا و آفات ساخته اند -
دیانۂ باطلہ اینها بنیاد هر گونه نیکی را از پا در آورده و خانۂ نمانده که این زهر بر شرور در آن داخل نشده -
اهالئ این بلاد که از عامه ناس می باشند در خود ها تاب و توان مقاومه با اینها ندیدند و نه راه گریز و خلاص فهمیدند -
و جرم بر اسلام مصیبت ها نزول آورد که زمانهائے پیشین نظیر آن موجود نداشته اند - و اسلام چون شهرے گردید که زیر و زبر و
بکلی مسمار شود یا چون صحرائے شده که مسکن دد و دام بگردد - اکنون ساکنان بلاد ما کسانے می باشند که از بیخ برکنده شده

تشتّت شملها - فليبكِ عليها من كان من الباكين - ولقد كثر اسفي على الآثار الاولیٰ كيف زالت - وعلى ايام الهدیٰ كيف احالت - والناس تركوا المحجة ومالوا الى اودية وشعاب ومنافذ صعاب - ومضائق غير رحاب - وكم من اناس كانوا يزجون الزمان ببوس فی الاسلام - وينفدون العمر بالاكتياب والاغتمام - ثم رأوا فی الملة النصرانية مرتعاً - و وجدوا فی اهلها مطمعاً - فالجأهم شوائب المجاعة - الى ان يلحقوا تلك الجماعة - فرفضوا مذهب الاسلام - وتنصّروا من برحاء

اور اُن کی تمام جمعیت متفرق ہو گئی - اب جس نے رونا ہو اس ملک پر رو دے - اور مجھے اسلام کے پہلے آثار پر بہت غم ہوا کہ وہ کیونکر دُور ہو گئے - اور نیز دنوں پر بھی افسوس ہوا کہ وہ کیسے بدل گئے اور لوگوں نے سیدھی راہ کو چھوڑ دیا اور وادیوں اور ٹیڑھی راہوں اور دشوار گذار اور تنگ طریقوں کی طرف جُھک گئے کئی ایسے آدمی تھے کہ جو اسلام میں بڑی سختی سے اوقات بسری کرتے تھے - اور غموں میں عمر کاٹتے تھے - پھر عیسائی مذہب میں انہوں نے ایک چراگاہ دیکھا - اور عیسائیوں کو اپنی دنیوی لالچوں کا محل پایا سو بھوک کی تکالیف نے انکو اس بات کی طرف مضطر کیا کہ وہ عیسائیوں میں جا ملیں - لہذا انہوں نے اسلام کو ترک کر کے سختی کی وجہ سے اور نیز عیاشی

شده وجمعیت اوشان از ہم پاشیده است - اکنوں باید بریں بلاد سرشک خون بریزد ہر کہ گریستن می خواہد ومن اندوه ہاے خورم بر آثار اولین اسلام کہ چگونہ ناپدید گردیده وآں روزہائے راستی وروشنی بہ تاریکی وسیاہی عوض شده - مردم راه راست را گزاشتہ سر بہ وادیہائے جانفرسائے مردم آزا و راه ہائے پیچاپیچ داده اند - بسا آدم کہ در اسلام بہ تنگی بسرے بردند - وروزگار بہ اندوه می گزرانیدند در دیانۂ نصاریٰ چراگاہے دیدند ونصرانیاں را محل ہوا وآز خود یافتند - لہذا زحمت گرسنگی انہارا برآں آورد کہ با نصاریٰ درآمیختند - واز بیم سختی وتنگی وہم آرزوے تن پروری

الوَجد دبثارتہج الشوق الی الرفقة و شوب المدام - ثم مع ذالک کانوا من السفهاء والجهلاء - وما کان لهم نصیب من العلم والدهاء - و لاحظ من العفة والاتقاء - لاجرم انهم اثروا اهواء النفس الامارة - والوت بهم شقوتهم الی الخسارة - وکذالک کثیر من ذریة الاماثل والافاضل والسادات - اجمعوا علی الجنوح الیهم وسقوا کاس الضلالات - بما انسوا النصرانیة تفتح علی المتنصرین ابواب اباحة و تخرجهم من مضائق حرمة وعدم حلة - ثم یواسیهم القسوس فی مطرف ایامهم بمال ودولة -

صـ۱۳ اور شراب نوشی کے شوق سے عیسائیت کو اختیار کیا اور پھر باوجود ان حاجتوں کے وہ لوگ سفیہہ اور جاہل تھے - اور نہ علم اور عقل سے کچھ حصہ تھا - اور نہ پرہیزگاری اور عفت سے کچھ بہرہ - اسی لئے انہوں نے نفس امارہ کی خواہشوں کو اختیار کیا - اور ان کی بدبختی نے ہلاکت اور گمراہی کی طرف ان کا منہ پھیر دیا - اسی طرح بہت سے بزرگوں اور سادات اور شریفوں کی اولاد عیسائیوں کی طرف جھک گئی - اور گمراہی کے پیالے پئے کیونکہ انہوں نے عیسائی مذہب کو دیکھا کہ عیسائی ہونے والوں پر اباحت کے دروازے کھولے ہوئے ہیں اور حرمت اور عدم حلت کی تنگیوں سے ان کو باہر نکال دیا ہے - پھر پادری لوگ ان کی ابتدائی زمانہ میں مال اور دولت سے ان کی مدد کرتے ہیں

صـ۱۳ وے نوشی جامہ تنصر در بر کردند - بعلاوہ ہمچو کساں از ناداناں و پست فطرتان و از زینت علم عاری و از لباس عفت و تقویٰ بکلی محروم بودند - ازہمیں سبب دنبال ہوائے نفس امارہ افتادہ بودند - و شومئے بخت روئے توجہ انہا را بسوئے زیاں کاری و تباہی بگردانید - ہمچنیں بسیارے از اولاد بزرگان و شرفاء و سادات میل بہ عیسویت کردند - و کاسہ ہائے گمراہی را لبالب نوشیدند زیرا کہ دیدند عیسویت بر متنصران درہائے اباحت را کشادہ و از تمیز درمیانہ حرام و حلال انہا را بکلی معاف داشتہ است - و مع ایں ہمہ کشیشان در آغاز حال با مال و منال دست انہا را میگیرند و

ولایهددون ولا یتوعدون علی معصیة - ولایبالغون فی ملامة عند ارتکاب کبیرة - بما تفیاؤا ظلّ کفارة مطهرة - و کذالک یزیدون هم جروة علی جروة - حتّی تکون الاباحة لاکثرهم دربة - ویحسبون سهوکة ریاها طیبا وطیبة - ویتبرّؤون من الاسلام - ویسبّون نبیّنا خیرالانام - ویقذفون معادین - بعدما کانوا مسلمین فی حین - الا قلیلا من المستحیین - وکذالک یفعلون لیرضوا القسوس ویستوعبوا الفلوس ویکونوا من المتمولین - فیحصل

اور کسی معصیت پر کچھ زجر اور توبیخ نہیں کرتے اور کسی بڑے گناہ پر کچھ بہت ملامت نہیں کرتے کیونکہ نو عیسائی پاک کرنے والے کفارہ کے سایہ کے نیچے آجاتے ہیں - اسی طرح نو عیسائیوں کی جرأت بڑھتی جاتی ہے - یہاں تک کہ اُن میں سے اکثر کی اباحت عادت ہو جاتی ہے - اور اُس کی بدبو کو خوشبو اور پاک خیال کرتے ہیں اور اسلام سے سخت بیزار ہو جاتے ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں بعد اس کے جو کسی وقت مسلمان تھے - اور تھوڑے ایسے بھی ہیں جو شرم رکھتے ہیں - اور اسی طرح کرتے رہتے ہیں تا کہ پادریوں کو راضی کریں اور آن پیسہ اکٹھا کریں اور مالدار ہو جائیں - سو اُن کو

بر ارتکاب ہیچ گونہ کار تباہ و امر منکر زبان ملام نمی کشایند - و ہرچہ گناہے بزرگ سر بوزند چنداں مبالغہ در نکوہش نمی نمایند - بجہت اینکہ متنصّران در زیر سایہ کفارۂ پاک کنندہ جائے میگیرند - خلاصہ برایں نہج ہر روز جرأت و دلیری در اینہا مے افزاید تا آنکہ با باحت خوگرفتہ شوند و بوئے بدش را بوئے خوش پندارند - و از اسلام بیزار و نبی کریم ما را (صلی اللہ علیہ وسلم) ناگفتنیہا گویند بعد از آنکہ وقتے مسلمان بودند - و ہمچنیں رفتار دارند تا کشیشاں را خشنود دارند و از اینہا وجہ نقدی بستانند و صاحب مال و دولت گردند - خلاصہ

لهم نضرة بنضارهم - و زهرة
بازهارهم - حتى يكونوا في رفههم
كحديقة اخذت زخرفها وازينت -
وتنوعت ازاهيرها وتلونت - و
كذالك قسوسهم يحبونهم
بتلك الخصائل والسب والهذيان -
والجلولات وهذر اللسان - ويظنون
انهم التفوا باهدابهم بخلوص الجنان -
فيعتمدون عليهم في كل مورد
يردونه - ومعرس يتوسدونه
وتستهويهم خضرة دمنتهم
للمنادمة - وخدعة سمتهم
بالمناسمة - ويقبلون عليهم
بالمن والاحسان - والجود و

پادریوں کے روپیہ سے تازگی حاصل ہو جاتی ہے
اور اُنکے پھولوں سے وہ تازہ حال رہتے ہیں یہانتک کہ
وہ اپنی خوشحالی اور آسودگی میں ایسے ہو جاتے ہیں
کہ گویا وہ ایک باغ ہیں مزین اور آراستہ جس کے پھول
گوناگوں اور رنگا رنگ ہیں اور اسی طرح اُنکے پادری ان
خصلتوں اور بدگوئی اور بدزبانی اور کج بحثی اور بیہودگی
کی وجہ سے ان سے پیار کرتے ہیں - اور گمان کرتے ہیں کہ
وہ دلی خلوص سے اُن کے دامن سے وابستہ ہو گئے -
پس ہر ایک جگہ جو وہ وارد ہوں اور ہر ایک
فرودگاہ میں جو وہ اُتریں اُن پر اعتماد کرتے ہیں اور
ان لوگوں کی ظاہری صفائی اور نیک بختوں کا سا مُنہ
بنایا ہُوا پادریوں کو اس دھوکا میں ڈالتا ہے کہ وہ
اپنے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہونے اور ہمراز ہونے کیلئے ان لوگوں
کو پسند کر لیتے ہیں اور احسان اور مروّت کے ساتھ پیش آتے

مال کشیشاں برخور می و تازگی اینها می افزاید و گلهائی استغنای حال اینها را شاداں می نماید - تا آنکه ازیں خوش لحمی
گوئی باغے هستند از بس آراستہ و پیراستہ و گلهائی گوناگوں و شگوفہائے بوقلموں بر آوردہ -
و همچنیں کشیشاں آں سقط گفتن و زبان بہ ناوا جب کشودن و کج بحثی و بے راہ روی اینها را بجان دوست
دارند و پندارند کہ اینها باخلاص ہر چہ تمامتر خود را بدامن ایشاں بستہ اند - لاجرم در ہر مقام و ہر موقع
اعتماد بر اینها کنند - صفائی ظاہر و دی پارسایانۂ اینها کشیشاں را فریب دہد تا اینها را شریک نوالہ و پیالہ
سازند و اینها را ہمراز نمایند و ہر گونہ منت و احسان بر اینها کنند - پس ایں متنصران

الامتنان ۔ فیسحبون مطارف الثراء ۔ و یزینون معارف السراء ۔ ثم یمرّون بعجب لهم کانوا بهم من قبل کاسنان المشط فی استواء الحالات ۔ و المیل الی السیّئات ۔ و کانوا یکابدون انواع الفقر و البوس والحاجات ۔ فیقصون علیهم قصص رغائبهم بعد بأسائهم و ضرائهم ۔ ویذکرون عندهم مبرۃ القسوس وجرایاتهم ۔ وما اترعوا الکیس من الفلوس بعنایاتهم ۔ و کذالک لم یزالوا یحثونهم ۔ وفی الاموال یرغبونهم ۔ والی وسائل الشهوات یحرّکونهم ۔

ہیں ۔ پس یہ لوگ دولتمندی کی چادریں ناز سے کھینچتے لگتے ہیں اور اپنے چہرہ دل کو جو فراخی کی حالت میں ہوتے ہیں زینت دیتے ہیں ۔ پھر اُن دوستوں کو ملتے ہیں جو شانہ کے دندانوں کی طرح اُن سے بدی میں برابر اور ہمخیال تھے ۔ اور طرح طرح کی فقر و فاقہ کی سختی میں پڑے ہوئے تھے ۔ اور اُن سے اپنے قصّے بیان کرتے ہیں کہ وہ کیسی تنگی اور تکلیف سے فراخی میں آ گئے ۔ اور اُن کے پاس پادریوں کے نیک سلوک کا ذکر کرتے ہیں اور وہ سب کچھ بیان کرتے ہیں جو اُن کے دائمی وظیفے ہوئے اور جو کچھ ہون ان کے مال سے جیب پر کئے ۔ اسی طرح انکو ہمیشہ رغبت دیتے رہتے ہیں اور مالوں اور طرح طرح کے وسائل شہوات کی طرف اُن کو ترغیب دیتے ہیں

باحلہ تمول دامن کشاں گردند و چہرہ ہائے خود را کہ بہرہ مند از شاد کامی باشند زیب و زینت بخشند ۔ باز باں دوستاں آمیزگاری کنند کہ مثل دندان شانہ در بدکرداری و نا ہنجاری با انہا برابر و ہمنوا و چوں انہا بے برگ و بے نوا بودند ۔ و با انہا صحبت دارند و از فراخ حالی و شاد کامی کہ اکنوں با انہا حاصل است و از حسن سلوک کشیشان ذکری درمیان آورند و ہمہ آنچہ بطور جائی و مدد معاش از انہا گرفتہ و کیسہ ہا را از نقد پر کردہ اند مذکور سازند ۔ خلاصہ ہمچنیں انہا را بر می انگیزند و برائے ثروت و مال و اسباب شہوات انہا را تشویق دہند تا آنکہ

الی ان یرین ھوی التنصر علےٰ قلوبھم - ویسقی ھواء الطمع نور لبوبھم - فیوطنون نفوسھم علی الارتداد - ویضربون علیہ جذوتھم لخبث المواد - ثم یرتدون قائلین بانّھم کانوا طلاب الحق والسداد - والاصل فی ذالک ان اکثر الناس فی ھذا الزمان۔ قد تمایلوا علی الدنیا وقلّت معرفۃ اللہ الدیان - وقل خوفہ ولم تبق محبتہ فی الجنان فلما رؤا زخرف الدنیا فی ایدی القسوس۔ مالوا الیھم برغبۃ النفوس - فلاجل ذالک یدخلون فی ظلماتھم افواجا۔

یہاں تک کہ اُن پر بھی نصرانیت کی خواہش غالب آجاتی ہے اور طمع کی ہوا اُن کے دلوں کے نور کو اُڑا کرلے جاتی ہے - پس مرتد ہونا دل میں ٹھان لیتے ہیں - اور دل کو اس پر بوجہ خباثت مواد پختہ کرلیتے ہیں - پھر یہ کہتے ہوئے مرتد ہو جاتے ہیں کہ وہ سچائی کے متلاشی تھے - اور اس بدمذہبی کی گرم بازاری کا اصل سبب یہ ہے کہ اکثر لوگ اس زمانہ میں دنیا کی طرف جُھک گئے ہیں - اور خدا تعالےٰ کا خوف کم ہو گیا - اور دل میں اُس کی محبت باقی نہ رہی - پس جب کہ ان لوگوں نے دنیا کی زینت کو پادریوں کے ہاتھ میں دیکھا تو اپنے دلوں کی رغبت سے ان کی طرف مائل ہوگئے سو اسی لئے ہزارہا لوگ انکی تاریکی میں داخل ہوتے ہیں

ہوائے تنصر در دل انہا جاگیرد و باد از نور خرد انہارا رباید - آخر بر ارتداد آمادہ شوند و بسبب خبث مادہ دل را براں نیت استوار کنند - و باز چوں مرتد شوند - گویند ما طالبان راستی بودیم - اصل ایں فساد آنکہ اکثرے درایں زمانہ ہمہ تن روی بدنیا شدہ و خوف خدا و شناخت وے نماندہ - و محبت وے از دلہا دور شدہ پس ہرگاہ امثال ایں کساں زینت دنیا در دست کشیشاں دیدند با ہزار جاں بسوئے انہا دویدند - ازیں جہت است کہ فوج فوج مردم در زمدوں تاریکی انہا جائے مے جویند - و پشت

دیتركون سراجا وهاجا - ولا تنفع
المباحثة الخالية عن الخوارق
عند هٰذه الآفات - فان الدنيا
صارت لهم منتهى المآرب وملاؤ
الفساد في النيّات - فحينئذٍ
اشتدت الحاجة الى تجديد الايمان
بالآيات - وطالما ايقظهم العالمون
فتناعسوا - وجذبهم الواعظون
فتقاعسوا - وما نفعتهم
البراهين العقلية - ولا
النصوص النقلية - وزادوا
طغيانًا واعتسافًا - وتركوا عدلا و
انصافًا - فالسرّ فيه ان القلوب قد
عميت - والعقول قد كدرت -

۱۴

اور چراغ روشن کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ سو ان
آفتوں کے وقت میں صرف مباحثہ جو خوارق سے خالی ہو کچھ
فائدہ نہیں دیتا کیونکہ ایسے لوگوں کا اصل مقصود
دنیا ہے۔ اور نیتوں میں فساد بھرا ہوا ہے
اور اس وقت ایمان کے تازہ کرنے کے
لئے نشانوں کی حاجت ہے - اور بہت
مدت تک عالموں نے اُن کو جگایا پس وہ
بے تکلف سوئے رہے اور وعظ کرنیوالوں نے اُن کو
اپنی طرف کھینچا پس وہ پیچھے ہٹ گئے - اور انکو
نہ براہین عقلیہ نے نفع دیا - اور نہ
نصوص نقلیہ نے - اور تجاوز اور
تعصّب میں بڑھ گئے اور عدل اور انصاف
کو چھوڑ دیا - اور اس میں بھید یہ ہے کہ
دل اندھے ہو گئے اور عقلیں مکدّر ہو گئیں۔

بر چراغ روشن مے کنند - در ہنگام چنیں آفات مباحثاتے کہ از خوارق عادات و نشانہائے آسمانی
مجرد باشد سودے نمی بخشد - چہ اصل غرض ہمچو مردم دنیائے دنی و فساد در دل انہا مخفی است
ہذا امروز برائے تجدید ایمان احتیاج بہ نشانہائے آسمانی است - علماء تا زمانے دراز
در پئے بیدار کردن انہا بودند مگر از خواب بر نیامدند - و واعظان بسوئے خود شاں کشیدند
ولے پس نشستند - براہین عقلیہ با انہا سودے نہ بخشید - و نصوص نقلیہ پنبۂ غفلت
از گوش انہا بیرون نہ کشید بل بر تعصب و اصرار و عند و انکار انہا بیفزود - و بسبب این کہ

والنفوس قد فارت- واهواء الدنيا
عليها غلبت - وكثرت الحجب
و توالت - فيرون ثم لا يرون-
ويسمعون ثم يتناسون - فليس
علاج هذا الداء الا نور يتنزل
من السماء - وآيات تتوالى من
حضرة الكبرياء - فان الايمان ضعف
وكثرت وساوس الخناس - وبلغ
الامر الى الياس - وغلبت على
اكثر القلوب محبة الدنيا الدنية -
واينما وجدوها فيسعون الى
تلك الناحية - ومابقى تعلق بالايمان
والملة - فههنا ليس رزءٌ واحدٌ
بل يوجد رزآن - رزء التنصر

اور نفسوں نے جوش مارا۔ اور دنیا کی خواہشیں
غالب آگئیں۔ اور پردے بڑھ گئے۔ سو
وہ دیکھ کر پھر نہیں دیکھتے۔ اور سُنتے
ہیں اور پھر بھلا دیتے ہیں۔ پس اس بیماری
کا بجز اس کے اور کوئی علاج نہیں کہ
آسمان سے نور نازل ہو اور پے در پے نشان ظاہر
ہوں۔ کیونکہ ایمان ضعیف ہو گیا۔ اور
شیطانی وسوسے بڑھ گئے ہیں۔ اور نومیدی تک
نوبت پہنچ گئی ہے۔ اور اکثر دلوں پر
دنیا کی محبت غالب آگئی ہے اور جہاں
دنیا کو پاویں پس اُسی طرف دوڑتے ہیں۔
اور ایمان اور ملت سے کوئی تعلق باقی نہیں
رہا۔ پس اس جگہ ایک مصیبت نہیں ہے
بلکہ دو مصیبتیں ہیں۔ ایک مصیبت عیسائی ہونے

دلہا کور و دانشہا تاریک شد و آز و ہوا در جوش و حب دنیا در خروش آمد پردہ بر پردہ افزودنے گرفت تا نور دیدہ
تاریک شد۔ می شنوند و از دل بیروں کنند۔ لہذا چارہ جہت ایں مرض نیست بجز اینکہ نورے از آسمان
نازل شود و پیاپے نشانہا پدیدار شوند چہ ایمان ناتوان گردیدہ و وسوسہ ہائے
شیطانی رو بہ ترقی و نوبت بہ یاس رسیدہ است و بسیارے از دلہا مغلوب حب دنیا
شدہ ہر جا آنرا بیابند در نہان بسوئے آں شتابند۔ میل خاطر بہ ایمان و دین نماندہ است
در حقیقت اینجا نہ یک مصیبت بلکہ دو تا مصیبت است۔ یعنی مصیبت تنصر د

و رزء ضعف الایمان۔ و
اری اکثر المسلمین کانما
اخرج الایمان من قلوبهم۔
و احرقت العمل المبرور نار
ذنوبهم ۔ و هذا هو
سبب الارتداد ۔ فان الله
راٰهم مفسدین مکارین
کالصیاد ۔ فقذف بهم الی
جموع یحبون طرق الفساد۔
و هذا هو سرّ کثرة
المرتدّین ۔ و علی الصلیب
عاکفین ۔ و من الله فارین۔
ما ینفعهم وعظ الواعظین
ولا نصح الناصحین ۔ ولم

کی ۔ اور دوسری مصیبت ضعف ایمان کی۔
اور میں اکثر مسلمانوں کو دیکھتا ہوں کہ گویا
ایمان اُن کے دل میں سے نکالا گیا ہے
اور گناہوں کی آگ نے اُن کے نیک عمل
کو جلا دیا ہے ۔ اور یہی مرتد ہونے کا
سبب ہے ۔ کیونکہ خدا نے اُن کو
مفسد پایا ۔ اور شکاری کی طرح مکار
دیکھا ۔ اس لئے انہیں اُن لوگوں کی طرف
پھینک دیا جو فساد کو دوست رکھتے ہیں۔
اور مرتدوں کے زیادہ ہونے کا یہی بھید
ہے اور ان لوگوں کی کثرت کا یہی سبب ہے، جو
صلیب پر جھکتے اور خدا سے بھاگتے ہیں۔ انکو
نہ کسی واعظ کا وعظ نفع دیتا ہے اور
نہ کسی ناصح کی نصیحت کارگر ہوتی ہے اور

و مصیبت ضعف ایمان ۔ من بسیارے از مسلمان را مے بینم کہ گویا ایمان از دل اینها
بالمرہ بیرون رفتہ و آتش گناہاں رخت کردار نیک را پاک سوختہ است ۔ وبحقیقت
اصل سبب ارتداد ہمیں است چہ خدا اینها را بدکردار و مثل صیاد مکار و حیلہ گر
دید ۔ لہذا گروہے را بر اُنہا مسلط گردانید کہ بدکرداری و بدروشی را دوست دارند۔
وہمیں است سبب کثرت مرتدان و ہم سبب کثرت اینہائے کہ سر بر صلیب
فرود آوردہ و از خدا گریز را اختیار کردہ اند۔ و پند واعظے و اندرز ناصحے گرہ از کار اینها نمی کشاید

يكونوا منفكين حتى تاتيهم البيّنة وتتجلى الأيات المبصرة۔ فبعث الله رجلاً علىٰ اسم المسيح في الملة۔ تكرمة لهذه الامة۔ بعد ما حصل الفساد۔ وكثر الارتداد۔ وعاثت الذياب۔ ونبحت الكلاب۔ والّفوا كتباً كثيرة محتوية على السبّ والشتم والتوهين۔ وجلبوا على المسلمين بخيلهم ورجلهم وجاؤا بالافك المبين وزلزلت الارض زلزالها۔ وارى الضلالة كمالها۔ وطال الامد على الظالمين وقد كان وعد الله عزّ وجلّ

وہ باز آنے والے نہیں تھے جبتک کہ اُن کے پاس کھلا کھلا نشان نہ آوے اور جبتک کہ روشن خوارق ظاہر نہ ہوں پس خدا تعالیٰ نے ایک انسان کو مسیح کے نام پر ملّت اسلامیہ میں بھیجا تا اس اُمّت کی بزرگی ظاہر ہو۔ اور یہ بھیجنا اُسوقت ہُوا کہ جب فساد کمال کو پہنچ گیا اور لوگ کثرت سے مرتد ہونے لگے اور ذیاب نے تباہی ڈالی اور کلاب نے آوازیں بلند کیں اور بہت سی کتابیں گالیوں سے بھری ہوئی تالیف کی گئیں۔ اور جھوٹ کی فوجوں اور ان کے سواروں اور پیادوں نے اسلام پر چڑھائی کی۔ اور زمین پر ایک زلزلہ آیا۔ اور گمراہی کمال کو پہنچ گئی۔ اور ظالموں کی کارروائی لمبی ہو گئی۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ

دشوار است کہ ایشاں براہ راست بیایند تا بوقتے کہ نشانہائے واضح ظاہر نہ شوند و خوارق عجیبہ بظہور نیایند پس خدا شخصے را بنام مسیح دریں ملت مبعوث گردانید۔ تا بزرگی و فخر ایں امت عیاں شود۔ وایں بعثت در وقتے روئے کار آمدہ است کہ فساد بحد کمال رسیدہ و ارتداد از پایان درگزشتہ گرگان در زیان و تباہی دویدن گرفتند۔ و سگان عوعو کردن۔ و بسیارے از کتابہا پُر از دشنام و بہتان چاپ شدند۔ و سوارہ و پیادۂ دروغ بر اسلام تاختند۔ و زمین را تپ لرزہ گرفت و گمراہی بغایت رسید و کارروائی ستمگاراں درازی یافت۔ و خدا وعدہ فرمودہ بود

انه يكسر الصليب بالمسيح الموعود- ويتم ما سبق من العهود- وان الله لا يخلف الميعاد-

+ قد جرت عادت الله بانه يستانف للتجديد عزيمة جديدة عند تطرق الفساد الى قلوب العباد- فلاجل ذالك تجلى على لينفخ الروح في الاجساد - و جعلني مسيحا و مهديا وارشدني بكمال الرشاد- ووصاني بقول لين و ترك الشدة والانتقاد - واما كسر الصليب فقد استعمل هذا اللفظ في الاحاديث والآثار تجوزا من الله القهار- وما يُعنى به حرب و غزاة وكسر الصلبان في الحقيقة - و من زعم كذالك فقد ضل و بعد من الطريقة - بل المراد منه اتمام الحجة على الملة النصرانية - و كسر شان الصليب وتكذيب امرها بالادلة

کہ مسیح موعود کے ساتھ صلیب کو توڑے گا اور اپنے عہدوں کو پورا کرے گا - اور خدا تعالے تخلف وعدہ نہیں کرتا

+ خدا تعالے کی عادت یوں جاری ہوئی ہے کہ وہ بروقت کسی فساد کے تجدید دین کے لئے از سرنو توجہ فرماتا ہے - پس اسی لئے اس نے میرے پر تجلی کی - تا کہ اجساد میں روح پھونکے - اور مجھے مسیح اور مہدی بنایا - اور تمام سامان رشد کا مجھے عطا فرمایا - اور مجھے وصیت کی کہ میں نرم زبانی اختیار کروں اور سختی اور افروختہ ہونے کو چھوڑ دوں مگر کسر صلیب کا جو لفظ حدیثوں میں آیا ہے وہ بطور مجاز کے استعمال کیا گیا ہے - اور اس سے مراد کوئی جنگ یا دینی لڑائی اور درحقیقت صلیب کا توڑنا نہیں ہے اور جس شخص نے ایسا خیال کیا اس نے خطا کی ہے بلکہ اس لفظ سے مراد عیسائی مذہب پر حجت پوری کرنا اور دلائل واضحہ کے ساتھ صلیب کی شان کو توڑنا ہے

کہ از واسطہ مسیح موعود صلیب را خواہد شکست - و خدا ہرگز خلاف وعدہ خود نکند-

+ عادۃ الہیہ بایں طور جاری است کہ در ہنگام فساد دلہا از سرنو روے بہ تجدید دین آرد - لہذا برمن تجلی فرمود تا روح در کالبدہا بدمد - و مرا مسیح و مہدی کرد و ہمہ ساز و برگ رشد بر من ارزانی داشت و برائے گفتار نرم و ترک سختی و اشتعال امر نمود - و لفظ کسر صلیب در احادیث و آثار مجازاً اطلاق شدہ - و مراد از آں جنگ و پیکار دینی و حقیقۃً شکستن صلیب نیست - ہر کہ حمل بر ظاہرش کند از راہ راست دور است - بلکہ مراد از آں اتمام حجت بر ملۃ نصاری

و يفعل ما اراد - فكان من مقتضى الوعد ان يرسل مسيحه لكسر صليب علا - والكريم اذا وعد وفا۔

اور جو کچھ چاہتا ہے ظہور میں لاتا ہے پس یہ وعدہ کا مقتضا تھا کہ وہ کسر صلیب کیلئے اپنے مسیح کو بھیجے - اور کریم جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔

بقیہ حاشیہ

الواضحة والحجج البينة - وانا أُمرنا ان نتم الحجة بالرفق والحلم والتؤدة - ولا ندفع السيئة بالسيئة الا اذا كثر سبّ رسول الله وبلغ الامر الى القذف وكمال الاهانة فلا نسب احدًا من النصارىٰ - ولا نتصدى لهم بالشتم والقذف وهتك الاعراض وانما نقصد شطر الذين سبوا نبيّنا صلى الله عليه وسلم وبالخوافيه بالتصريح او الايماض - ونكرم قسوسًا لا يسبون ولا يقذفون رسولنا كالاراذل والعامة - ونعظم القلوب النزهة عن هذه القذرة - ونذكرهم بالاكرام والتكرمة. فليس في بيان منا حرف ولا نقطة

بقیہ حاشیہ

اور ہمیں حکم ہے کہ ہم نرمی اور حلم کے ساتھ حجت پوری کریں - اور بدی کے عوض میں بدی نہ کریں مگر اس صورت میں جب کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے اور اہانت کرنے اور فحش گوئی میں حد سے بڑھ جائے۔ پس ہم عیسائیوں کو گالی نہیں دیتے - اور دشنام اور فحش گوئی اور ہتک عزت سے پیش نہیں آتے اور ہم صرف ان لوگوں کی طرف توجہ کرتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بصراحت یا اشارات سے گالیاں دیتے ہیں - اور ہم ان پادری صاحبوں کی عزت کرتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں دیتے اور ایسے دلوں کو جو اس پلیدی سے پاک ہیں ہم قابل تعظیم سمجھتے ہیں اور تعظیم وتکریم کے ساتھ ان کا نام لیتے ہیں - اور ہمارے کسی بیان میں کوئی ایسا حرف اور نقطہ

وہرچہ خواہد بظہور آرد - ومقتضائے وعدہ آں بود کہ مسیح خود را جہت شکستن صلیب بفرستد - وکریم را عادت است

بقیہ حاشیہ

وکسر شاں صلیب وتکذیب امرش با دلائل روشن است - وما مامور یم بایں کہ با نرمی وبردباری اتمام حجت بکنیم ودر جائے بد بدروئے کار نیاریم - بلے ہرگاہ کسے رسول کریم را بد بگوید البتہ او را پاسخ درشت می دہیم ما نصاریٰ را دشنام نمی دہیم ودرپوستین شان در نمے افتیم وروئے ہمت ما خصوصًا متوجہ بانہا است کہ باشارہ وصراحت سید وآقائے ما را (صلی اللہ علیہ وسلم) دشنام دہند - ما کشیشانے را کہ عادت سقط گفتن ندارند بزرگ داریم - ودلہائے را کہ ازیں گندگی وناپاکی پاک اند احترام واجب دانیم ونام شان بہ نیکی بزبان آریم۔

و انّ نقض العهود من سير الكاذبين. فكيف يصدر هذا من اصدق الصادقين. و هو ملك قدوس نور السمٰوٰت والارضين. لايعزى اليه كذب ولا تخلّف وعدٍ كالمخلوقين. و قد تنزه شانه عن صفات المزورين. انظر الى وعده ثم انظر كيف بلغت دعوة الصليب ذرى كمالها وقطعت الاطماع عن زوالها. و ترون ان خيامها كيف رست

کیونکہ نقضِ عہد جھوٹوں کی خصلتوں میں سے ہے۔ سو یہ امر اصدق الصادقین سے کیونکر صادر ہو سکے۔ اور وہ قدوس آسمانوں اور زمین کا نور ہے اُس کی طرف جھوٹ اور تخلّفِ وعدہ مخلوق کی طرح منسوب نہیں ہو سکتا۔ اور اُس کی شان دروغگو لوگوں کی صفات سے منزہ ہے۔ اس کے وعدہ کو دیکھ۔ پھر دیکھ کہ صلیبی دعوت کس کمال تک پہنچ گئی ہے۔ اور اس کے زوال کی اُمید قطع ہو چکی ہے۔ اور تم دیکھتے ہو کہ اُس کے خیمے رسّوں کے ذریعہ

یکسر شان هٰذه السادات. وانما نرد سب السابين على وجوههم جزاء للمفتريات۔ منه

نہیں ہے جو اُن بزرگوں کی کسرِ شان کرتا ہو۔ اور صرف ہم گالی دینے والوں کی گالی اُن کے مُنہ کی طرف واپس کرتے ہیں تا اُنکے افترا کی پاداش ہو۔ منہ

کہ ہرگاہ وعدہ کند ایفا کند۔ چہ شکستن عہد شیمۂ دروغ زنان است چہ جائے آنکہ از راست ترین راستان سر بر زند۔ و آں پاک برتر نور آسمان و زمین است۔ و چوں آفریدہ ہا دروغ و خلاف وعدہ باو منسوب نمی شود۔ و شان وے بالاتر از دروغ زنان است۔ اوّلا نظر بر وعدہ اش بکن باز نگاہے بینداز کہ دعوت صلیبی تا چہ پایاں رسیدہ و امید زوال آں بنومیدی بدل شدہ۔ خیمہ اش باطناب ہا

در میان ما حرفے نخواہد بود کہ کسر شان ہمچو بزرگان ازاں پیدا شود کار ما جز ایں نہ کہ دشنام دشنام دہندگان را برروئے شان باز پس میزنیم تا آنہا بپاداش افترائے خود برسند۔ منہ

بحبالها - واستحكم مرير اقبالها۔
و دخل في دينهم افواج من
المسلمين - وملئت ديارنا
من المرتدين - و اى شئ اشد
مضاضة من هذا على المؤمنين
الغيورين - وقد كذبوا وما نفعتهم
الذكرى و ما كانوا منتهين۔
وكنا نرجوا ان ندخل النصارى
في اجيالنا - والان يخلس من
راس مالنا - ويطمع في اضلالنا۔
وقد فرّقوا الابناء من الاباء -
والاصادق من الاصدقاء - والامهات
من الاولاد - والعجائز من
فلذ الاكباد - فانظروا الم يان

کیسے مضبوط ہوگئے ہیں - اوران کا لمبا رسہ اقبال
کا نہایت پختہ ہوگیا ہے - اوران کے دین میں ایک
فوج کثیر مسلمانوں کی داخل ہوچکی ہے اورہمارا ملک
مرتدوں سے بھرگیا ہے - اوراس سے زیادہ
مومنوں پر اور کونسی جان کاہ سختی ہوگی - اور
انہوں نے اسلام کی تکذیب کی - اور نصیحت
نے کچھ بھی فائدہ نہ دیا - اور نہ باز آئے -
اورہم یہ اُمید رکھتے تھے کہ عیسائیوں کو اپنے
گروہ میں شامل کریں گے اوراب ہمارا ہی
راس المال چھینا گیا اورہمارے گمراہ کرنے کے پیچھے
پڑے ہیں - اور انہوں نے بیٹوں کو باپوں سے
اور دوستوں کو دوستوں سے اور ماؤں
کو بچوں سے اور بوڑھی عورتوں کو انکے جگرگوشوں
سے جُدا کر دیا ہے - اب دیکھو کہ کیا اسلام

چہ قدر استوار گردیدہ - ورسن دراز اقبالش ہرچہ تمامتر محکم گشتہ - گروہے بسیارے از اہالی اسلام
در دین انہا درآمدہ و ملک ما از مرتدان پُر شدہ - نزد مومن باغیرت بلائے جان کاہ تر ازیں چہ خواہد بود
کہ ہر سو در پے تکذیب اسلام برآمدہ اند واز پند واعظان طرفے بر نہ بستند - ما در بند آں بودیم
کہ گروہ نصارٰی را در گروہ خود درآریم - ولے اکنوں خود سرمایۂ ما از دست ما میرود - و
از بہر گمراہ کردن ما کوشش ہا مے کنند - پسران را از پدران و دوستان را از دوستان
و مادران را از فرزندان و پیرہ زنان را از جگر گوشہ ہا جُدا کردہ اند - آیا ہنوز وقت آں

للاسلام الغریب ان ینصر بکسر الصلیب - اما حان ان تظہر مواعید الحضرۃ الاحدیۃ - وقد دیس الدین تحت اقدام النصرانیۃ وفکّروا الم تقتض مصلحۃ حفظ الدین والملّۃ - ان یبعث اللہ مجددًا علی رأس ھذہ المأۃ بالأیات والادلۃ لیکسر مابنٰی اھل الصلبان - ویظہر الدین علی سائر الملل والادیان۔

* قد سبق منا البیان فی تاویل کسر الصلیب - فلیرجع الیہ القاری ولیعلم انّ المعنی المشہوؔ فی العلماء من الاکاذیب - منہ

غریب کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ کسر صلیب* کے لئے مدد دیا جائے - کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں حالانکہ دین اسلام نصرانیت کے قدموں کے نیچے کچلا گیا ہے اور ذرا فکر کرو کہ آیا یہ مصلحت کہ دین کو بچایا جاوے تقاضا نہیں کرتی تھی کہ اِس صدی کے سر پر کوئی مجدد نشانوں اور دلائل کے ساتھ مبعوث کیا جائے تاکہ وہ اِس بنیاد کو توڑے کہ جو اہل صلیب نے بنائی - اور تمام دینوں پر دین اسلام کو غلبہ دیوے -

* ہم کسر صلیب کے معنے بیان کر چکے ہیں - پس چاہیئے کہ پڑھنے والا ان معنوں کی طرف رجوع کرے - اور یاد رکھے کہ جو علماء میں معنے مشہور ہیں وہ غلط ہیں -

نرسیدہ کہ از پارہ پارہ کردن صلیب* دستگیری اسلام کردہ شود - و جان تازہ در قالبش دمیدہ آید - و آیا ہنوز آں زمانے نیامدہ کہ وعدۂ حق تعالیٰ شانہٗ ایفا شود - حال آنکہ اسلام لگدکوب نصرانیت گردیدہ است - تکرے بکنید کہ آیا صیانت دین نمی خواہد کہ بر سر ایں صد مجددے بانشانہا و دلائل حقہ مبعوث شود - تا بناے اہل صلیب را از پاے در آرد و ملّہ اسلام را بر ملل و ادیانہا سربلندی بخشد -

* سابقاً در بارہ تاویل کسر صلیب تشریح کردہ ایم خوانندگان آں را در خاطر بدارند و نیکو بدانند کہ آنچہ در میانہ علماء مشہور است از غلط کاری و کج فہمی ایشاں است - منہ

أيها الإخوان قوموا فرادیٰ فرادیٰ۔ ثم فکّروا بنصفةٍ و لا تکونوا کمن عادیٰ۔ أیفتی قلبکم ان تبلغ المصائب الی ھٰذہ الحالات ۔ وتضیق الارض علی المسلمین والمسلمات ۔ وتکثر الفتن حتی ترتعد منہا القلوب۔ وتزداد الکروب۔ ثم مع ذالک لا تنزل نصرۃ اللہ من السماء۔ ولا یتم الوعد الحق من حضرۃ الکبریاء وتمضی رأس المأۃ کجہام ۔ ولا یُریٰ فیہ وجہ مجدّد و امام۔ و لا تغلی مرجل غیرۃ علّام ۔ مع توالی الفتن واحاطتہا کغمام۔

اے بھائیو! اکیلے اکیلے ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور پھر انصاف کے رو سے فکر کرو اور دشمنوں کی طرح مت ہو۔ کیا تمہارا دل یہ فتویٰ دیتا ہے کہ مصیبتیں اس حد تک پہنچیں اور مسلمانوں پر زمین تنگ ہو جائے ۔ اور فتنے بکثرت پیدا ہو جائیں یہاں تک کہ ان سے دلوں پر لرزہ پڑے اور بے قراریاں بڑھ جائیں ۔ پھر باوجود ان تمام آفتوں کے خدا تعالیٰ کی مدد آسمان سے نازل نہ ہو۔ اور خدا تعالےٰ کا وعدہ پورا نہ ہو۔ اور صدی کا سر اس بادل کی طرح گذر جائے جس میں پانی نہ ہو۔ اور کسی مجدد اور امام کا مونہہ اُس میں ظاہر نہ ہو اور خدا تعالیٰ کی غیرت کی دیگ جوش میں نہ آئے باوجودیکہ فتنے ابر کی طرح محیط ہو جائیں۔

برادران! خدا را یکان یکان اندیشہ بفرمائید و از دشمنی برکنار باشید۔ آیا دل شما روا دارد کہ مصیبت ہا باین پایان برسد ۔ و زمین بر اہالئے اسلام تنگ بشود۔ وفتنہ ہا افزونی یابد تا بحدے کہ دلہا ازاں بلرزد وآسیب تپش ہا از سر بگذرد ولے باایں ہمہ مدد خدا از آسمان نرسد۔ و وعدہ اش بر روئے کار نیاید۔ و سر صد چوں ابر بے باران رائیگان سپری شود و اما مے و مجددے برقع از رخ برندارد و باوجود آنکہ فتنہ ہا چوں ابر جہان را فراگرفتہ اند، ہیچ غیرت الٰہیہ در حرکت نیاید۔

اهٰذا امر تقبله الفراسة الايمانية. او تشهد عليه الصحف الربّانية. اليس هٰذا وقت فتنة وبلاء. وساعة حكم وقضاء. وفصل وامضاء. وزمان ازالة التهم وابراء. او هٰذه ثُلمة ما اراد الله ان يسدّ. وقضاء وما شاء الرحمٰن ان يرد. كلّا بل سبقت من الله من قبل بشارة عند هٰذه الأفات. وملئت الكتب من التبشيرات. فمن الغباوة ان تنسى البشارات. ولا يرى الأثار والامارات. اليس حقا ان غلبة الصليب وشيوع

کیا یہ وہ بات ہے جس کو ایمانی فراست قبول کر سکتی ہے یا جس پر ربّانی صحیفے گواہی دیتے ہیں۔ کیا یہ فتنہ اور بلا کا وقت نہیں۔ اور خدا کے حکم اور فیصلہ کی گھڑی نہیں۔ اور کیا اسلام کو بری کرنے اور تہمتوں کے دُور کرنے کا زمانہ نہیں۔ یا کیا یہ ایسا رخنہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ارادہ نہیں فرمایا کہ بند کیا جائے یا ایسی تقدیر ہے کہ اس رحمٰن نے نہیں چاہا کہ ردّ کی جائے۔ ہرگز نہیں بلکہ اس سے پہلے قوم کو بشارتیں مل چکی ہیں اور بشارتوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ پس یہ ناسمجھی اور غباوت ہے کہ ان بشارتوں کو بھلایا جائے اور نشانوں اور علامتوں کو نہ دیکھا جائے۔ کیا یہ بات سچ نہیں ہے کہ صلیب کا غلبہ اور اس

آیا فراست ایمانی تو ..... ایں را باور می کند یا ..... نوشتہ ہائے ایزدی شہادت ایں امر می دہند۔ آیا ایں زمان فتنہ و بلا ..... ساعت حکومت و فصل از قبل خدا نیست۔ وقت آں نیست کہ چہرۂ اسلام را از آلائش افترا و بہتان پاک نمودہ شود۔ یا ایں رخنہ ایست کہ خدا نمی خواہد کہ آں را بر بندد۔ یا تقدیرے کہ آں رحمٰن نمی خواہد کہ ردّ بشود۔ نے نے بل قوم را پیش زیں دربارہ ہمچو ایام مژدہ ہا دادہ اند و کتابہا ازیں بشارات لبریز اند از کودنی و نادانی است کہ آں بشارات را از یاد بدر کردن و نظر بر آثار و علامات نینداختن ...... آیا راست نیست کہ غلبۂ صلیب و شائع شدن ایں

هٰذا الدين القبيح۔ من اوّل علامات ظهور المسيح۔ وعليها اتفق اهل السنة بالاقرار الصريح۔ ولم يبق فرد منهم مخالفا لهٰذا الحديث الصحيح۔ ولايقبل عقل سليم وطبع مستقيم ان تظهر العلامات بهذه الشوكة والشان۔ وتبلغ الى حدّ الكمال طرق الدجل والافتتان۔ وتنقضى على شدتها برهة من الزمان۔ ثم لايظهر المسيح الموعود الى هٰذا الاوان مع ان ظهوره على رأس المأة من المسلمات وقد مضت المأة قريبا من خمسها وانتهى الامر الى الغايات+۔

+ لايخفى ان المجدد لاياتى الّا لاصلاح

بد دین کا پھیلنا ظہور مسیح کی پہلی علامت ہے۔ اور اس پر اہل سنت نے اقرار صریح کے ساتھ اتفاق کیا ہے اور کوئی فرد ان میں سے اس حدیث صحیح کا مخالف نہیں ہے اور عقل سلیم اور طبع مستقیم قبول نہیں کرسکتی کہ علامتیں تو اِس شوکت اور شان کے ساتھ ظاہر ہوں اور دجل اور فتنہ انگیزی کمال تک پہنچ جائے اور اس پر ایک زمانہ بھی گذر جائے اور مسیح موعود اب تک ظاہر نہ ہو باوجود اس بات کے کہ صدی کے سر پر اس کا ظاہر ہونا امور مسلمۂ دین میں سے ہے۔ اور صدی بھی خمس کے قریب گذر گئی اور انتظار مجدّد کا امر نہایت تک پہنچ گیا+۔ اور

+ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ مجدد موجودہ فساد کے

ملت قبیحہ..... اول علامت ظہور مسیح موعود است. واہل سنہ باقرار صریح برایں اتفاق دارند. و ہیچ نفسے از اوشاں خلاف ایں حدیث صحیح نرفتہ. عقل سلیم باور نکند کہ نشانہا بایں شان ظاہر بشوند و طریق فتنہ و فریب بسرحد پایان برسد و زمانے دراز از نشان براں بگذرد و ہنوز مسیح موعود بروز نکند باآنکہ ظہورش بر سرصد از مسلمات است واکنوں از صد قریب بہ پنجم حصہ آں گذشتہ+۔ و انتظارش

+ ظاہرا مجدد از پئے اصلاح مفاسد موجودہ مے آید و روسے بر برگندیدن

وحان ان يرحم الله الضعفاء ويجبر ضيق امورهم - و يخرجهم من قبورهم - وقد

وہ وقت آگیا کہ خدا تعالیٰ ضعیفوں پر رحم کرے اور ان کی تنگیوں اور تکالیف کا تدارک کرے اور ان کو قبروں میں سے نکالے ۔ لو

بقیہ حاشیہ

المفاسد الموجودة - و لا يتوجه الا الى قلع ما كبر من السيئات الشايعة. ومن المعلوم ان الفساد العظيم في هذا الزمان هو فتنة اهل الصلبان وهو الذي اهلك كثيرا من اهل البوادي والبلدان - فوجب ان ياتي المجدد على رأس هذه المائة لهذا الاصلاح - ويكسر الصليب ويقتل خنازير الطلاح - ومن يكسر الصليب فهو المسيح الموعود ففكروا ايها الزكي المسعود. منه

بقیہ حاشیہ

اصلاح کے لئے آتا ہے - اور اس بدی کی بیخ کنی کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو پھیلی ہوئی بدیوں میں سے بڑی بدی ہو اور یہ معلوم ہے کہ اس زمانہ میں فساد عظیم صلیبی کارروائیوں کا فساد ہے - اسی فساد نے بہت سے بیابانی اور شہری لوگوں کو ہلاک کیا ہے پس یہ امر واجب ہے کہ مجدد اس صدی کا اس اصلاح کیلئے آوے اور بموجب منشا احادیث کے کسر صلیب اور قتل خنازیر کرے - اور جو شخص کسر صلیب کرے - وہی مسیح موعود ہے پس اس امر کو اے سعید آدمی سوچ ۔ منہ

ص۱۶ مردم را از لحد و سنگلاخ ہموار کند ودقت آں آمدہ کہ خدائے مہربان ناتواناں را دریابد و تنگی ایشاں بفراخی بدل گرداند - واز گورہا ایشاں

بقیہ حاشیہ

بیخ آں بدی می آرد کہ بزرگ ترین بدی ہائے آں وقت باشد - پوشیدہ نیست کہ شر بزرگ درایں زمان فتنۂ صلیب است کہ بسیارے را از اہل بیابان و شہرہا بر خاک ہلاک نشاندہ لہذا لازم آنکہ برسر ایں صد مجدد برائے اصلاح ایں خرابیہا بیاید و صلیب را بشکند وخنزیراں را بکشد وآں کہ کار او شکستن صلیب است ہماں مسیح موعود است ۔ منہ

تحتّى المنتظرون لاجل المسيح النازل و ديسوا تحت النوازل - وارمدت عين المنتظرين - ايها السادات والشرفاء - رحمكم الله و اتاكم منه الضياء - انظروا وكرروا النظر وامعنوا اليس من وعد الله ان ينزل المسيح عند الزلازل الصليبية - فيقبل على المسلمين اقبال الرحمة والنصرة - ويجزل لهم الله طوله ويتم قوله بالفضل والمنة - وتعلمون ان القسوس كيف غلبوا على امورهم - وقلبوا الارض بظهورهم - وطال عليهم الامد - فاين ذهب ماوعد الصدوق الصمد -

مسیح کی انتظار کرتے کرتے لوگوں نے بہت رنج اٹھایا ہے اور حوادث کے نیچے کچلے گئے ہیں اور انتظار کرتے کرتے لوگوں کی آنکھیں پک گئیں - اے بزرگو! اور شریفو! خدا تم پر رحم کرے - اور اپنے پاس سے تمہیں روشنی عطا فرماوے - نظر کرو اور دوبارہ دیکھو اور خوب غور کرو - کیا یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ نہیں ہے کہ وہ مسیح موعود کو صلیبی زلزلوں کے وقت میں نازل کرے گا - اور پھر وہ مسلمانوں پر رحمت اور مدد کے ساتھ متوجہ ہوگا - اور اپنی عطا اُن پر پوری کریگا اور اپنے قول کی سچائی ظاہر فرمائیگا - اور آپ لوگ جانتے ہیں کہ پادری لوگ کیونکر اپنے مقاصد پر کامیاب ہو گئے ہیں اور زمین کو اپنے ظہور کے ساتھ زیروزبر کر دیا ہے اور اُنکی کارروائی پر بڑی مدت گذر گئی ہے پس اس سچے خدا کا وعدہ کہاں گیا

مردم در انتظار مسیح زحمتہا کشیدہ و در زیر بلاہا پامال گردیدہ و چشمہا در راہش سفید گشتہ اند - بزرگان و کلانان خدا نظرے در شما بکند و نورے بشما ببخشد - اندیشہ بفرمائید و سگالشہا در کار بکنید - آیا وعدہ الٰہی نبودہ کہ مسیح را در ہنگام توہ صلیب فرود فرستد و رحم و فضلش یار و یاور مسلمانان بگردد و نعمت خود را بر ایشان اتمام کند و راستی گفتار خود را بظہور بیارد - برشما پوشیدہ نخواہد بود کہ کشیشان در کار خود کامیاب و شادکام گردیدہ - و زمین را بظہور خود زیروزبر نمودہ اند - و مدتے دراز ابقابر کارروائی ہا شدہ - اکنوں چہ شد وعدۂ آں خدائے صادق -

وترون ان افواجا من المسلمين.
ارتدّت وخرجت من هذه الملة.
ففكّروا اليس هذا رزيّة عظمى
على الشريعة المحمدية. ثم مع ذالك
سبّوا نبيّنا المصطفى. وطعنوا
فى ديننا وبلغوا الامر الى
المنتهى. امكنهم الله منا
وما مكّننا من العدا. تلك
اذًا قسمة ضيزى. وان كنتم
تنتظرون مصائب اخرى. فانّا لله
على هذا الرأى والنهى. اتريدون ان ينعدم
الاسلام كل الانعدام. ولا يبقى اسمه
ولا اسم نبيّنا خير الانام. ثم يظهر
المسيح بعد فناء الملّة واختلال

اور آپ لوگ دیکھتے ہیں کہ ہزارہا مسلمان مرتد ہو
کر دین اسلام کو چھوڑ گئے ہیں۔ پس سوچ لو
کہ کیا یہ نہایت بڑی مصیبت ہمارے
دین محمدی پر نہیں ہے۔ اور پھر انہوں نے علاوہ
بدمذہبی پھیلانے کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں
بھی دیں۔ اور ہمارے دین اسلام پر اعتراض کئے اور ہجو کی
اور بات کو انتہا تک پہنچا دیا۔ کیا خدا نے ان کو ہمیں
دکھ دینے کیلئے موقعہ دیا۔ اور ہمیں نہ دیا۔ پس یہ
تقسیم تو ٹھیک ٹھیک نہ ہوئی۔ اور اگر آپ لوگ
اور مصیبتوں کے منتظر ہیں پس بجز انّا للہ کے
اور کیا کہیں۔ کیا آپ لوگ چاہتے ہیں کہ اسلام
بکلی معدوم ہو جائے اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا دنیا میں نام ونشان نہ رہے پھر مسیح موعود
ملت اسلام کے فنا ہونیکے بعد اور نظام دینی خلل پذیر ہونے

شما می بینید ہزاراں مسلمانان جامۂ ارتداد در بر کردہ اند۔ انصافاً بگوئید بلائے بزرگتر ازیں بر دین محمدی
چہ خواہد بود۔ ازیں گزشتہ نبی کریم ما را (صلی اللہ علیہ وسلم) را دشنام دہند۔ و دین متین ما را ہدف اعتراضات
سازند و ذم و ہجا کنند و کار از حد گذرانیدند۔ آیا خدا لسان ایشاں را دراز کردہ و بر ما مسلط
گردانیدہ کہ از دست انہا رنج و آزار یابیم۔ بخدا ایں تقسیم کہ خوب نیست۔ و اگر شما در انتظار مصیبتہائے
بزرگتر ازیں نشستہ اید ما بجز از استرجاع چہ گوئیم۔ آیا شما آرزو دارید اسلام بکلی از ہم بپاشد
و اثرے از اسلام و از ان ذات خیر الانام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) در دنیا نماند۔ و مسیح بعد از فنائے اسلام

النظام ۔ وانتم تقرؤن ان الملّة لا تری یوم الزوال بالکلیۃ ۔ و لا تنفک منھا اٰثار القوۃ والشوکۃ۔ ۔ بینما ھی کذٰلک فینزل المسیح المجدد علی رأس المائۃ ۔ و ھو یأتی حکما و عدلا و یقضی بین الامۃ ۔ فیجمع السعداء علیٰ کلمۃ واحدۃ ۔ بعد افتراق المسلمین وآراء مختلفۃ ۔ واسماء ھذا المجدد ثلثۃ و ذکرھا فی الاحادیث الصحیحۃ صریح ۔ حکم ومھدی ومسیح ۔ اما الحکم فبما روی انہ یخرج فی زمن اختلاف الامۃ ۔ فیحکم بینھم بقولہ الفصل والادلۃ القاطعۃ۔ و عند زمن ظھورہ لا توجد

کے پیچھے ظاہر ہو ۔ اور آپ لوگ کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ ایسے زوال کا دن اسلام پر کبھی نہیں آئیگا ۔ اور شوکت اور قوت کے علامات کبھی اس سے علیحدہ نہیں ہونگے ۔ اور اسلام اسی حالت پر ہوگا کہ مسیح موعود صدی کے سر پر نازل ہو جائیگا ۔ اور وہ حکم عدل ہو کر آئیگا اور امت کے اختلاف دُور کرے گا اور سعید لوگوں کو بعد اختلافات کے ایک کلمہ پر جمع کر دے گا ۔ اور اس مجدد کے تین نام ہیں جو احادیث صحیحہ میں بتصریح مذکور ہیں ۔ یعنی حکم اور مہدی اور مسیح ۔ اور جیسا کہ روایت کیا گیا ہے حکم کے نام کی یہ وجہ ہے کہ مسیح موعود امت کے اختلاف کے وقت میں ظاہر ہوگا ۔ اور ان میں اپنے قول فیصل کے ساتھ وہ حکم دیگا جو قریب انصاف ہوگا ۔ اور اس کے زمانہ کے وقت میں کوئی

داشتن شیرازۂ دین جلوہ گر بشود ۔ و شما در کتب می خوانید کہ مثل ایں روز سیاہ ہرگز بہرۂ اسلام نخواہد بود ۔ و علامات شوکت و صلابت ابدا از وے منقطع نخواہد گشت ۔ ہم دریں اثنا مسیح موعود بروز کند و او حکم عادل باشد و اختلافات را از میانہ امت رفع سازد و فرخندہ بختان را بعد از پراگندگیہا بریک کلمہ جمع آرد و آں مجدد را سہ تا نام است کہ در احادیث صحیحہ بہ تصریح مذکور است یعنی حکم و مہدی و مسیح ۔ از قرار روایت حکم بجہت آں است کہ مسیح موعود در وقت خلاف عقائد امت نازل شود ۔ و با قول فصل در میانہ اختلافات حکمی کند کہ قرین انصاف باشد ۔ و در ایامے کہ او ظہور فرماید جملہ

عقیدة الّا وفیہا اقوال ۔ فیختار القول الحق منہا ویترك ما ھو باطل وضلال ۔ واما المھدی فیما روی انہ لا یاخذ العلم من العلماء۔ ویُھدی من لدن ربّہ کما کان سنة اللہ بنبیّہ محمّد خیر الانبیاء۔ فانہ ھدی وعلم من حضرة الکبریاء۔ وما کان لہ مُعلّم اٰخر من غیر اللہ ذی العزة والعلاء ۔ واما المسیح+ فیما روی انہ لا یستعمل للدین

+ المراد من لفظ المسیح کما جاء فی الحدیث الصحیح مسیحان ۔ مسیح قاسط خارج فی اٰخر الزمان ۔ ومسیح مقسط فی ذالك الاوان فالذی یزجی امرہ بالاسباب الردیة الارضیہ ویمسح کل عذرة الارض بالحیل

عقیدہ ایسا نہیں ہوگا جس میں کئی قول نہ ہوں ۔ پس وہ حق کو اختیار کرے گا اور باطل اور گمراہی کو چھوڑ دیگا ۔ اور مہدی کے نام کی وجہ جیسا کہ روایت کیا گیا ہے یہ ہے کہ وہ علم کو علماء سے نہیں لیگا اور خدا تعالیٰ کے پاس سے ہدایت پائیگا جیسا کہ اللہ جلّ شانہ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریق سے ہدایت دی ۔ اس نے محض خدا سے علم اور ہدایت کو پایا ۔ اور مسیح+ کے نام کی وجہ جیسا کہ روایت کی گئی ہے یہ ہے کہ وہ دین کی اشاعت کے لئے تلوار

+ مسیح کے لفظ سے مراد احادیث کے رو سے دو مسیح ہیں ۔ ایک مسیح ظالم آخری زمانہ میں آنے والا ۔ اور ایک مسیح عادل اسی زمانہ میں آنے والا ۔ پس وہ شخص جو ردی طریقوں سے کام چلاتا اور زمین کی ہر ایک ناپاکی کو ذلیل حیلوں کے ساتھ چھوتا اور طرح طرح کی تحریف

دست زدہ اقوال متعددہ خواہند بود ۔ لاجرم او حق را از میانہ اختیار و باطل و اضلال را ترک بکند و برحسب روایت مہدی بسبب آن است کہ علم را از علماء نگیرد بل بلا توسط احدے از خدا ہدایت یابد ہمچنانکہ نبی خود محمد مصطفٰے را (صلی اللہ علیہ وسلم) ہدایت فرمود ۔ و او از خدا مشرف بالہام و مکالمہ و تعلیم دادہ شود ۔ و وجہ اسم مسیح+ برطبق روایت آنکہ او در اشاعت امر دین

+ از قرار احادیث لفظ مسیح بر دو تن اطلاق یافتہ ۔ مسیح بیدادگر کہ در آخر زمان پیدا شود ۔ و دیگر مسیح دادگر کہ ہمدران زمان ظہور فرماید خلاصہ آنکہ نظر او بہ کار گیرد و ہرگونہ ناپاکی و گندگی زمین را با حیلہا فرومایہ دست کند و

سیوفا مشهرة و لااسنة مذربة۔ بل یکون مدارہ علیٰ مسّ برکات السماء۔ وتکون حربته انواع التضرعات

اور نیزہ سے کام نہیں لے گا۔ بلکہ تمام مدار اس کا آسمانی برکتوں کے چھونے پر ہو گا۔ اور اس کا حربہ قسم قسم کی تضرع اور دعا

الدّنیة۔ ویستعمل انواع التحریف والمکائد والتلبیس والخدعة ویؤید الباطل بسائر اقسام الدجل والدھن والتمویه والتخطیه۔ فھو المسیح الدجال وامرہ التزویر وتزیین الباطل والاضلال۔ والذی یفوض کل امرہ الی حضرة الکبریاء۔ ویقطع الاسباب ویبعد منھا ویعکف علی الدعاء ویسعی من الاسباب الی المسبب حتی یمسح بتوکله اعنان السماء۔ فذالك ھو المسیح الصدیق۔ وامرہ تائید الحق وکلما ینجو به الغریق۔ و المسیح اسم مشترک بینھما

اور مکر اور تلبیس اور فریب سے کام لے گا۔ اور تمام قسم کے دجل اور فسق سے باطل کی تائید کرے گا۔
پس وہ مسیح دجال ہے۔ اور کام اس کا تزویر اور گمراہ کرنا ہے
مگر جو شخص اپنا ہر ایک امر خدا تعالیٰ کے سپرد کریگا اور قطع اسباب کرکے دعا پر زور ڈالے گا۔ اور اسباب سے مسبب کی طرف دوڑے گا یہاں تک کہ اپنے توکل کے ساتھ آسمان کی سطح کو چھو لے گا یہ مسیح صدیق ہے اور اس کا کام حق کی مدد کرنا اور غریق کو بچانا ہے۔ اور مسیح کا لفظ دو چیزوں میں مشترک ہے۔

کار از سیف وسنان نگیرد بل جملۂ کاروبار او بستہ بمسح برکات آسمانی باشد وحربہ او دعاہائے گوناگون و

ہر نوع تحریف ومکر وتلبیس وفریب در کار آورد وہر رنگ دجل و زور و دروغ و حقہ بازی از ہر طرح داون نا راستی صرف نماید۔ آں مسیح دجال است وکار او فریبیدن و از راہ بردن و آراستن دروغ است۔ ولیکن شخصے کہ جملہ امر خویش بخدا بسپارد و از اسباب بریدہ بہمہ ہمت بر دعا گمارد و از اسباب رُوئی بہ مسبب ساز بیارد و حتی کہ از کمال توکل بسطح آسمان

والدعاء۔ فاشکروا الله انه
موجود فی زمنکم وفی هذه البلدان۔
وانه هو الذی یکلمکم فی هذا الاوان۔
وهذا یوم تنزل فیه البرکات۔ وتظهر
الآیات۔ ویعود الایمان الغریب
الی موطنه۔ ویخرج لؤلؤ العلم
من معدنه۔ هذا هو الیوم الذی
توجست منه قلوب الکفار۔ و
انبجست رقةً عیون الابرار۔
وهذا یوم تیقظ الغافلین۔
ورقة المتیقظین ۔ و

ہوگی۔ پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ
وہ تمہارے زمانہ اور تمہارے ملک میں موجود ہے
اور وہی تو ہے جو اس وقت تم سے کلام کر رہا ہے۔
اور یہ وہ دن ہے جس میں برکات نازل ہوتی ہیں اور
نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ایمان کا مسافر اپنے وطن کی
طرف رجوع کر رہا ہے۔ اور اس کے معدن سے علم کے
موتی نکل رہے ہیں۔ یہ وہ دن ہے جس سے
کفار کے دلوں میں دھڑکا بیٹھ گیا ہے ۔ اور
غلبۂ رقت کی وجہ سے ابرار کی آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے
ظاہر ہوئے ہیں یہ دن غافلوں کے جاگنے کا دن
اور جاگنے والوں کی رقت قلب کا دن ہے ۔

حاشیہ: مسیح العلی۔ ومسیح تحت الثری۔ وسُمّی
المسیح الصدیق عیسٰی۔ لما عیس من
بطشة القوم کابن مریم امام الهدیٰ
وعیس من جور السلطنت مع
الضعف والمسکنة وتهاویل الخزی۔ منه

ترجمہ حاشیہ: آسمان کا مسیح اور زمین کا مسیح ۔ منہ

خواہد بود۔ خدا را شکر بجا آرید کہ او در ملک شما در میانہ شما موجود و پنہان است کہ با شما تکلم می کند و ایں روزیست
کہ برکات در آں نزول می فرماید و نشانہا آشکار می شود ۔ و ایمان غریب بوطن خود باز پس می آید و کان ہائے
دُرِ علم بیرون می دہد۔ ایں روزے است کہ خفقانے از آں در دل کفار راہ یافتہ و دیدۂ پاکان از کمال
رقت چشمہائے سرشک روانہ ساختہ اند۔ امروز روز بیداری غافلان و رقت بیداران۔ و روز قبول

ترجمہ حاشیہ: دست بباید لو مسیح صدیق و کار او تائید حق و رہانیدن غریق است ۔ و لفظ مسیح بر مسیح آسمان
و مسیح زمین ہر دو اطلاق مے یابد۔ منہ

وھٰذا یوم القبول و الردّ من رب الخلمین - اما الذین قبلوا فتریٰ وجوھھم متھلّلۃ مستبشرۃ عارفۃ - واما الذین ردّوا فوجوھھم کالحۃ دمیمۃ مستنکرۃ - وکل یریٰ ما کسب فی ھٰذہ والاٰخرۃ - فمن جاء الصادق مصدقا فقد صدق الرسول مجددًا - وجمع شملا مبددا - و من اعرض عن الصادق نعصی نبی اللّٰہ و ما بالی التھدّد - و ما اقول من تلقاء نفسی بل ھٰذا ما قال ربی واکد القول وشدد - ابتلیت ببعثتی جموع الزھّاد والعباد - ولا یعرفنی الّا

اور یہ دن قبول اور ردّ کا دن ہے - اس میں قبول کرنے والوں کے مونہہ کشادہ اور خنداں اور پہچاننے والے ہیں - اور ردّ کرنے والوں کے مُنہ ترش اور بد شکل اور ناشناس ہیں -

اورجس نے صادق کے پاس آکر اُس کی تصدیق کی اس نے نئے سرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور اپنے امرِ متفرق کو جمع کرلیا اور جس نے اعراض اور انکار کرکے صادق کی تکذیب کی وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہو گیا اور کچھ نہ ڈرا - یہ میرا قول نہیں بلکہ یہی خدا تعالیٰ نے تاکیدًا فرمایا ہے - میرے مبعوث ہونے کے ساتھ تمام زاہد اور عابد آزمائے گئے - اور مجھے وہی دل جانتے ہیں جو بدلائے

و ردّ است - آنانکہ پذیرفتند روی ہائے شاں درخشان وخندان وشناسا استند و روی ہائے سرباز زنان ترش وزشت و ناشناسا استند - ہرکہ در نزد صادق آمد و صدقش را پذیرفت او از نو تصدیق رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کرد و امور پریشان خود را فراہم آورد - و آنکہ از گردن کشی و انکار کمر بر تکذیب صادق بر بست او گردن از فرمان رسول کریم بپیچید و بیمے در دل نیاورد - ایں گفتار ہوائے من نیست بل گفتار تاکیدی پروردگار است ہمہ زاہدان بسبب بعثت من آزمودہ شدند - و مرا نمے شناسد مگر دلہائے

قلوب الابدال والاوتاد - و اما علماء هٰذہ البلاد - فماتت قلوب اکثرھم وبعدوا من السداد - و ذھب اللّٰہ بنور ھدایتھم - وضیاء درایتھم - وترکھم کالمخذولین - یکفّرون ولا یعرفون من یکفرونہ ویعمھون - ویعرضون عن الحق و لا یقبلون - و یرون اٰیات اللّٰہ ثم لا یھتدون - یسبّوننی ویشتموننی ویسعون لاجاحتی ویمکرون - ویسخرون منی و من جماعتی وبسوء الالقاب ینبزون - و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون -

گئے - اور مستقیم کئے گئے - مگر اس ملک کے اکثر علماء کا دل مرگیا اور خدا نے اُن کا نورِ ہدایت اور زیرکی چھین لی -

مجھے اکثر کافر کہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ کس کو کہہ رہے ہیں - اور حق سے مُنہ پھیرتے ہیں اور قبول نہیں کرتے - اور خدا تعالیٰ کے نشان دیکھتے ہیں اور پھر ہدایت نہیں پاتے اور مجھے گالیاں دیتے ہیں اور میری بیخکنی کیلئے کوشش کرتے اور منصوبے بناتے ہیں - اور مجھ سے اور میری جماعت سے ٹھٹھا کرتے اور بُرے بُرے نام رکھتے ہیں - اور عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے کہ کہاں پھیرے جاتے ہیں -

کہ تبدیل و استقامت درانہا جا گرفتہ - بسیارے از علمائے ایں بلاد دل شاں مردہ و از راستی دُور افتادہ - وخدا نور ہدایت و زیرکی را از انہا باز گرفتہ و ازیاری و یاوری انہا دست باز کشیدہ - کافر می گویند و نمی دانند کرا کافری گویند - و سر گردانیہا می کنند واز قبول حق گردن می کشند و نمی پذیرند - خدا را نشانہا می بینند و دیدہ وا نمی کنند درباره من بدمے گویند و ازپے از پا درآوردنم تگاپو ہا کنند و برمن و گروہ من خندہ ہا زنند و بہ نامہای بد یاد آرند - دور نیست کہ ستمگران بدانند کہ سرانجام کار ایشان چہ خواہد بود -

ثم اعلموا یا جموع کرام۔ انی
الھمت منذ اعوام۔ وامرت من
رب علام۔ ان اظھر علی خواص و
عوام۔ ان المسیح الصدیق الذی وعد
نزولہ لھذہ الامۃ۔ عند شیوع فتن
حماۃ الصلیب والکفارۃ۔ ھو ھذا
العبد الذی بعث علی رأس المائۃ۔
وامر ان یتم حجۃ اللہ علی اھل
الصلبان والفدیۃ۔ ویکسر غلوھم
بالادلۃ القاطعۃ۔ ویقوی بالآیات
امر الملۃ۔ ویقطع معاذیر الکفرۃ۔
ویاتی بمتاع جدید للمقوین۔ و
یبشر للطالبین۔ الذین یطلبون
مرضاۃ ربھم ویحبون خاتم النبیین۔

پھر اے بزرگوں کے گروہ۔ آپ لوگوں کو
معلوم ہو کہ مجھے کئی سال سے الہام ہو رہا ہے۔
اور میں اس بات کو عام خاص پر ظاہر کرنے کے لئے
حکم کیا گیا ہوں کہ وہ مسیح صدیق جس کے اُترنے کیلئے اس
امت کو وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ صلیبی فتنوں کے شائع
ہونے کے وقت اُترے گا **وہ یہی بندہ ہے**
جو صدی کے سر پر مبعوث کیا گیا۔ اور
حکم کیا گیا ہے کہ تا خدا تعالیٰ کی حجت اہل صلیب
پر پوری کرے اور دلائل قاطعہ کے ساتھ
اُن کے غلو کو توڑ دے۔ اور تمام کفار کا قطع عذر کرے
اور جو لوگ بے توشہ ہو رہے ہیں ان کو متاع جدید
عطا فرماوے اور خدا کے ڈھونڈنے والوں کو
خوشخبری دے یعنی ان لوگوں کو جو خدا تعالیٰ کی
خوشنودی کی راہوں کو ڈھونڈتے ہیں اور جناب خاتم الانبیاء

جماعت بزرگاں بدانید کہ چندیں سال است من تشریف الہام یافتہ ام و مامورم باینکہ
برخاص و عام اظہار آن بکنم کہ آن مسیح صدیق کہ نزولش برائے ایں امت در وقت فتنہ ہائے حامیان
صلیب موعود است من **بندہ** ہستم کہ بر سر صد مبعوث شدہ ام و مامورم بایں کہ حجت خدا
بر پرستاران صلیب اتمام بکنم و بنیاد غلو انہا را با دلائل قاطعہ از پا در آرم۔ و امر ملت را
بانشانہا استوار بنمایم و ہر گونہ بہانہ ہائے کافران را از سر ببرم و بے نوایاں را برگ و ساز نو
بہم رسانم و جویندگانے را مژدہ رسانم کہ راہ رضائے پروردگار را جویند۔ و خاتم النبیین را دوست دارند

عليه صلوٰت الله والملائكة واخيار الناس اجمعين ۔ وقد سبق البيان منى ان هٰذا الوقت وقت ظهور المسيح الموعود ۔ وقد تمت كلمة ربنا صدقا وحقا واوفى بالعهود ۔ وكيف لم يعرف وقد طال امد الانتظار ۔ وظهر كما ورد من الآثار ۔ وقد مضت مدة على صواصر الفتن الصليبية ۔ وارتد فوج من الامم المحمدية ۔ و ما بقى بيت الا دخلت فيه نصرانية ۔ وقلّت على الارض انوار ايمانية ۔ فارسلنى الربّ الرحيم فى هٰذه الايام ۔ و زاد معرفتى بتوالى الوحى والالهام ۔

ص۱۸

ص۱۸

(صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتے ہیں اور اُس نبی پر خدا اور اُس کے فرشتوں اور تمام نیک بندوں کی طرف سے درود ہو ۔ اور مَیں پہلے لکھ چکا ہوں کہ یہ وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے ۔ اور ہمارے رب کی بات صدق اور سچائی سے پوری ہو گئی ۔ اور اُس نے اپنے عہدوں کو پورا کیا ۔ اور کس طرح پورا نہ کرتا اور اُس کے وعدے کی مدت بہت گذر گئی تھی ۔ اور تمام نشانیاں پوری ہو چکی تھیں ۔ اور صلیبی فتنوں کی آندھیاں بھی بہت مدت سے چل رہی ہیں اور ایک فوج امت محمدیہ میں سے مرتد ہو چکی ہے اور کوئی گھر خالی نہیں رہا جس میں نصرانیت داخل نہیں ہوئی ۔ اور ایمانی انوار زمین پر کم ہو گئے ہیں ۔ پس خدائے رحیم نے مجھے ان دنوں میں بھیجا ۔ اور وحی اور الہام کو متواتر نازل کر کے میری معرفت کو زیادہ کیا ۔

(بروے از خدا و فرشتگان و کافہ مردم صلوات و تسلیم باد) قبلا نگارش یافتہ کہ این وقت وقت ظہور مسیح موعود است و گفتار پروردگار ما براستی و درستی سرانجام نیکو حاصل کردہ و وعدۂ خود را ایفا فرمودہ و چگونہ ایفا نفرمودے درحالیکہ مدتے دیر باز بر وعدہ اش سپری شد و ہمہ نشانہا پدیدار گشتہ و تندبادہائے فتن صلیبیہ از زمانے دراز وزیدن گرفتہ و گروہے بسیار از امت محمدیہ سر از دائرہ اسلام بیرون کشیدہ بود و خانۂ نماندہ کہ نصرانیت دران سر زدہ داخل نشد ۔ و انوار ایمان بر زمین کم گردید لہذا خدائے رحیم مرا درہمچو روزہا فرستاد و از پیاپے دادن وحی و الہام نور معرفت مرا بیفزود

ص۱۸

وقوّانی بخوارق وکشف کالبدر
التام ۔ ووھب لی علم دقائق
القرآن ۔ وعلم احادیث رسوله
وما بلّغ من احکام الرحمٰن ۔ و
فہّمنی انه ما قدم وما اخر وعده
من الأوان ۔ بل انزل امره علٰی رأس الوقت
والزمان ۔ ومع ذالك کنت ما یسرنی
قلیل من الآیات والعلامات ۔ بل کنت
استقل الکثیر لفرط اللھج والرغبت فی
البیّنات من الشھادات ۔ وکنت ما
ارضی من الاستیفاء باللفاء ۔ وما اقنع
من شمس الضحی باقل الضیاء ۔ بل کنت
اجتنب منھلا کدر ماءہ ۔ وما کمل صفاوہ ۔
فتوالت آیات ربّی لتسلیتی حتی اطمأنت

اور خوارق اور کشف روشن کے ساتھ مجھے
قوی کیا اور مجھے دقائق قرآن شریف کا علم
عطا فرمایا ۔ اور ایسا ہی علم احادیث کا
عطا کیا ۔ اور مجھے سمجھایا کہ اُس نے اپنے
وعدہ کو مقدم یا مؤخر نہیں کیا ۔ بلکہ
اپنے امر کو عین وقت پر نازل فرمایا ۔
اور باوجود اس کے میں اس بات پر راضی نہیں
ہوتا تھا کہ تھوڑے سے نشانوں اور علامتوں پر صبر کر لوں ۔
بلکہ بباعث رغبت شہادتوں اور ثبوتوں کے بہت کو
تھوڑا جانتا تھا ۔ اور تھوڑی چیز اور تھوڑی روشنی
پر قناعت نہیں کرتا تھا ۔ بلکہ میں
ایسے چشمے سے دُور رہتا تھا جس کا پانی مکدّر
ہو اور صاف نہ ہو ۔ پس میری تسلی کیلئے
خدا تعالےٰ کے نشان متواتر نازل ہوئے یہاں تک کہ

واز خوارق روشن وکشف تقویت من بنمود ۔ وعلم دقائق قرآن برمن ارزانی بفرمود ۔ وہمچنیں در
علم احادیث بر روئے من بکشود ۔ و برمن آشکار کرد کہ تقدیم وتاخیر در وعدہ اش ہرگز راہ نیافتہ
بل امر خود را در عین وقت نازل کردہ وبا ایں ہمہ نخواستم کہ قناعت بر نشانہائے قلیل و
علاماتے چند بکنم بل از شدۃ رغبت در شہادات وثبوتہا بسیار را اندک شمردم و بر چیز اندک
و روشنی قلیل سر فرود نیاوردم ۔ بلکہ من ازاں چشمہ دوری می جستم کہ آبش مکدر باشد ۔
پس برائے تسلیت من نشانہائے الٰہی پیاپے نازل شدند تا اینکہ روان من اطمینان کلّی بیافت

مہجتی ولمعت محجتی ۔ واعطیتُ بصائر من اللہ المنان ۔ وغذیت بلبان السکینۃ والاطمینان ۔ و درء عن نفسی کل شبھۃ ونُوّرتُ من ایدی الحضرۃ باشعۃ مومضۃ ۔ و وضح لی بصدق العلامات ۔ وتلألو الآیات ۔ وشھادۃ صحف رب السمٰوٰت ۔ وخبر سید الکائنات ۔ اننی انا المسیح الموعود ۔ وانہ تمت بی المواعید والعھود ۔ وان اللہ فعل ما شاء ۔ ولہ التخییر فی کلما احسن فی زعمکم او اساء ۔ یلقی الروح علی من یشاء ۔ ولا یسئل عما یفعل و ھو مالک السمٰوٰت و الارضین ۔

میری جان مطمئن ہوگئی ۔ اور میری راہ روشن ہوگئی اور کئی قسم کے روشن نشان مجھ کو دیئے گئے ۔ اور اطمینان اور سکینت کا دودھ مجھے پلایا گیا ۔ اور میرے نفس سے ہر ایک قسم کا شبہ دُور کیا گیا ۔ اور میں خدا تعالیٰ کے ہاتھوں سے روشن شعاعوں کے ساتھ منور کیا گیا اور علامات صادقہ اور روشن نشانوں اور کتاب اللہ اور احادیث سے میرے پر کھل گیا کہ میں مسیح موعود ہوں ۔ اور یہ کہ میرے ظہور کے ساتھ عہد اور وعدے پورے ہوگئے ۔ اور خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ ہر ایک امر میں اس کا اختیار ہے ۔ جس پر چاہتا ہے رُوح ڈالتا ہے ۔ اور وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا ۔ اور زمین و آسمان کا وہی مالک ہے ۔

دراہم آشکار گردید ۔ و چندیں نشانہائے روشن بر من ارزانی شدند ۔ و شیر سکینت مرا نوشانیده شد و ہر گونہ شبہتے از روانم دور کرده شد و خود دست خدا با شعاعہائے روشن مرا منور فرمود ۔ و از علامات صادقہ و نشانہائے درخشاں و کتاب اللہ و حدیث بر من کشودند کہ من بلا شبہ مسیح موعود می ہستم ۔ و ظہور من موجب اتمام ہمہ عہد ہا و وعده ہا گشت ۔ خدا ہر چہ خواہد کند و او در ہر امر اختیار کلی دارد گو آں امر بگمان شما بد باشد یا نیک ۔ بر ہر کہ خواہد القائے رُوح کند و ہیچ کس را نمی رسد کہ او را بر کارہائے او سبحانہ بازپرس کند کہ مالک زمین و آسمان ہماں است ۔

وکنت اعلم ان العلماء یکذبوننی
ویجعلوننی غرضاً للسهام ۔ ویقولون
انه شق العصا وخرج من اجماع
ائمة الاسلام ۔ فواللّٰہ ما
خشیتهم ما سترت امرًا اوحی
الیّ من اللّٰہ العلام ۔ وایّ ذنب
اکبر من ان یکتم الحق من خوف
الانام ۔ وما وردت هٰذا المورد
من غیر الامر والاعلام ۔ وما
کان لی ان استقیل من هٰذا
المقام ۔ وما جئت کطارق اذا عرنی ۔
بل جئت کبدر طلع فی ام القرٰی ۔
وعندی شهادات لمن یرٰی ۔
وآیات لقلب وعٰی ۔ وقد

اور میں جانتا تھا کہ علماء میری تکذیب کرینگے
اور مجھے اپنے تیروں کا نشانہ بنائیں گے اور کہیں گے
کہ اس نے اجماع کو توڑا اور عقیدہ اجماعی سے
خارج ہوگیا۔ پس بخدا میں ان سے نہیں ڈرا اور
کسی امر کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا
پوشیدہ نہیں رکھا اور اس سے بڑھ کر اور کونسا
گناہ ہوگا جو خلقت سے ڈر کر حق کو چھپایا جائے
اور میں نے اس جگہ بغیر اعلام الٰہی کے قدم
نہیں رکھا ۔ اور میرا یہ بھی اختیار نہ تھا
کہ میں اس مقام سے معافی چاہتا ۔ اور
میں ایسا نہیں آیا جیسا کہ یونہی ایک ناخواندہ
مہمان رات کو آجاتا ہے بلکہ میں اس چاند کی طرح
نکلا جس نے مکہ معظمہ میں طلوع کیا ۔ اور میرے پاس دیکھنے والوں
کیلئے گواہیاں ہیں اور اس دل کیلئے جو یاد رکھنے والا ہو نشان ہیں

من نیک مے دانستم کہ علماء در مقام تکذیب من بودہ ۔ مرا ہدف تیرہائے خود خواہند ساخت و خواہند
گفت کہ ایں کس خلاف اجماع کرد و از عقیدہ اجماعی خروج نمود ۔ بخدا از ایشاں نترسیدم و امرے را از امور الہامات
نپوشیدم و خود گناہے بزرگتر ازیں چہ باشد کہ از بیم خلائق پردہ بر حق انداختہ شود ۔ و من درینجا بے اجازہ خدا
پا ننہادہ ام ۔ و مرا زیبا نبود کہ ازیں مقام پوزش میکردم ۔ من نہ ہمچوں مہمان ناخواندہ در ہنگام
شب نیامدہ ام ۔ من چوں بدرے آمدہ ام کہ در مکہ مکرمہ طلوع فرمود ۔ جہت کسے کہ بر بیند
گواہی ہا دارم و برائے دلے کہ حق را ضائع نمے کند نشانہا در دست من است ۔ زمانہ

شهد الزمان ان الاوان هو هذا الأوان - بما ظهرت الصلبان - و زادت الغواية والطغيان - و ترى القسوس كيف هولوا النفوس

اور زمانہ نے اپنی حالت موجودہ کے ساتھ گواہی دے دی ہے کہ وقت یہی وقت ہے کیونکہ صلیب غالب ہوگیا اور گمراہی زیادہ ہوگئی - اور تو پادریوں کو دیکھتا ہے کہ کیونکر اُن کی سخت کوشش

+ انا ذكرنا غير مرة كيد القسوس وما نعلم كيف يكون اثره على النفوس - فاعلموا انا لا نريد بهذه الكلمات - ان يدفع سيئاتهم بالسيئات - بل الواجب على المؤمنين ان يصبروا على ايذائهم ويدفعوا بالحسنة سيئاتهم الذى نشأت من اهوائهم - ولا ينظروا الى سبهم وازدرائهم - فان الله تبارك وتعالى اوصى لنا بالصبر فى القرآن - وقال تسمعون اذى كثيرا منهم والصبر خير فى ذالك الأوان - فمن لم يصبر فليس له حظ من الايمان - فاصبروا على ايذاء القسوس واتقوا - واذا شتموا فلا تشتموا -

+ ہم نے بارہا پادریوں کے مکر کا ذکر کیا ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ دلوں پر اس کا کیا اثر ہوگا - پس یاد رکھو کہ ہمارا ان کلمات سے یہ مطلب نہیں کہ بدی کا بدلہ بدی کیساتھ لیا جاوے - بلکہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان کے ایذاء پر صبر کریں - اور بدی کا نیکی کے ساتھ معاوضہ دیں -

کیونکہ خداتعالیٰ نے ہمیں صبر کیلئے حکم فرمایا ہے - اور فرمایا کہ جب تم اہل کتاب سے دُکھ دیئے جاؤ تو صبر کرو -
پس جو شخص صبر نہ کرے اس کو ایمان سے بہرہ نہیں ہے سو تم صبر کرو - اور مقابلہ سے بچو - جب گالیاں سنو تو گالی مت دو اور

+ از حالت موجودہ گواہی دہد کہ وقت ہمیں وقت است چہ صلیب چیرہ گردید و گمراہی بر جملہ سو افزا گرفت و می بینی کشیشان را

+ مکرہا دربارہ مکر کشیشان ذکرے درمیان آوردیم ونمی دانیم کہ دلہا ازاں چہ اثر بپذیرند - بے آگاہ باشید کہ ما ہرگز ارادہ نداریم کہ پاداش بدی با بدی کردہ شود - بلکہ مومنان را لازم است کہ بر ایذا اینہا صبر پیشہ زند و بدی را کہ نتیجہ ہوا ہائے اینہا است با نیکی دفع بکنند و دشنام و استہزاء آناں را بچشم اغماض بہ بینند زیرا کہ خداوند بزرگ ما را در قرآن کریم برائے صبر امر فرمودہ و گفتہ کہ از دشمناں گفتارہائے بد بسیار خواہید شنید و شکیبائی دراں روزگار بہتر خواہد بود - لہٰذا ہر کہ شکیب نگزیند او از اہل ایمان نیست - پس باید کہ بر ایذائے کشیشاں صبر پیشہ زید و از ہجو مقابلہ بترسید - و چوں دشنام دہند دشنام مدہید

وذعر الناس نسلهم والرملان - و
قذفوا خير الرسل وسفر الامان.
فمن كان بعد ذالك لايرى ضرورة
عبد يكسر الصليب - ويرى الأيات
ويؤيد الدين الغريب - وكان يحار
فى امرى فهمه - ويفرط وهمه -
حتى لا يدرك هذا السر غور عقله
ولايحب بهذا الثمر لعاع حقله -
بل يرتاب بعز وتى. ويابى تصديق
دعوتى - ويضطر الى طلب الأيات۔
اوالنصوص والبيّنات - لازالة ما

وادعوا لاعدائكم واسترشدوا - و
اذكروا طول الدولة البرطانية و
اشكروا ولاتكفروا - وارحموا
ترحموا - منه

اور مدبرانہ روش نے لوگوں کو ڈرا دیا - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے گالیاں دیں اور امان اٹھ گئی - پھر اس کے بعد جو شخص ایسے بندے کی ضرورت نہ دیکھے جو کسر صلیب کرے اور نشان دکھلاوے اور دین غریب کی تائید کرے اور میرے مقابلہ میں اُس کا فہم حیرت میں ہو اور اس کا وہم بڑھ جائے یہانتک کہ اس بھید کو اس کی عقل شناخت نہ کر سکے اور اس کے سبز کھیت میں یہ دانہ پیدا نہ ہو سکے بلکہ میری نسبت اس لقب کو خیال کر کے شک میں پڑے اور میرے دعوے کی تصدیق سے انکار کرے اور نشانوں کی طلب کیلئے ۱۹
یا نصوص اور حجج بیّنہ کے پانی کا محتاج ہو تا اپنے شبہات ۱۹

ان کے لئے دُعا کرو - اور سلطنت
برطانیہ کا احسان یاد کرو - اور
رحم کرو تا تم پر رحم کیا جائے - منہ

کہ مردم از حیلہ ہا در فتادہ بر فریب اینہا در ہراس اند رسول کریم را (صلی اللہ علیہ وسلم) ناگفتنیہا گفتند و امان برخاست - با این ہمہ از کسے ہنوز ضرورت ہیچو شخصے را نہ بیند کہ صلیب ما بشکند و نشان نماید و تائید دین غریب بکند - و در امر من سراسیمہ و حیران باشد و فروش از دریافت این راز فروماند - و کشت عقل وے این دانہ ندہد - و بر نسبت من انگشت شک گزارد و بر تصدیق دعویم انکار دارد - و برائے رفع شکوک و شبہات مدعی بہ نشان و نصوص آرد ۱۹

بقیہ حاشیہ - و برائے دشمنان دست دعائے برفرازید و برائے اینہا رشد بخواہید و احسان ہائے سلطنت برطانیہ یاد کنید - ناسپاسی مکنید - و رحم کنید تا بر شما رحم کردہ شود - منہ

عراه من الشبهات۔ فها انا قائم لمواساته كالاخوان۔ والبّي دعوته تلبية خائف على ضجيج العطشان۔ و سا روى غلته بزلال البرهان۔ و اصفى البيان۔ واما النصيحة التى هى منّى بمقتضى المحبة واخلاص الطويّة۔ فهى ان لا ينهض احد على غلائى الّا بصحة النيّة۔ والذى يبارينى طالبًا النصوص والحجج والادلة اومعوّا على طلب الأي والخوارق السماويّة۔ فعليه ان يرفق عند المسئلة۔ ويراعى دقائق التقوى و الهون والتؤدة۔ ولا يخرج من الادب و حسن المخاطبة۔ فانه من عارض اهل الحق

دُور کرے۔ سو مَیں اُس کی غمخواری کیلئے بھائیوں کی طرح کھڑا ہوں۔ اور مَیں اس کی دعوت کو اِس طرح قبول کرتا ہوں جیسا کہ ایک شخص پیاسے کی فریادے ڈر کر جلد تر اس کو جواب دیتا ہے۔ اور مَیں عنقریب دلیل کے آبِ زلال سے اس کی پیاس کو بجھاؤنگا اور بیان کے مصفا پانی کے ساتھ اُس کو سیراب کرونگا۔ مگر میری طرف سے اخلاص دل کے ساتھ نصیحت ہے کہ کوئی شخص بجز صحت نیت کے اس کام کے لئے کھڑا نہ ہو۔ اور جو شخص میرے مقابلہ پر اس غرض سے آئے کہ تا مجھ سے نصوص اور دلائل طلب کرے یا آسمانی نشانوں کا مطالبہ کرے۔ پس اُس پر لازم ہے کہ نرمی کے ساتھ سوال کرے اور تقویٰ اور آہستگی کے دقائق کی رعایت رکھے اور ادب اور حسن مخاطبت سے باہر نہ جائے کیونکہ وہ شخص جو ان لوگوں کا مقابلہ کرتا ہے

اینک جہت غمگساریش چوں برادران ایستادہ ام۔ و بانگ ویرا چوں شخصے بگوش قبول می شنوم کہ تشنہ جاں بلب را دیدہ و فریادش شنیدہ بتمامتر زودی جانبش می رود۔ ہمچنیں من نیز ہم تشنہ طلب حق را زلال راستی میدہم و بآب صافی بیان سیرابش می کنم ولیکن از روئے اخلاص نصیحت می کنم کہ ہیچ نفس را نمی باید کہ بغیر درستی نیت اقدام ایں امر نماید و برابر من باستد تا درباره نصوص و دلائل مسئلت بکند یا نشان آسمانی را باز بہ بیند بلکہ لازم کہ برفق و لطف و صحت نیت بپرسد و آداب تقویٰ و تانی را نگہدارد و از حد ادب و گفتار نیکو بیروں نرود۔

واهل القدوس القدير - وخالف عبدًا
أُيّد من الرب النصير - فمثله كمثل
رجل دخل غابة ليصطاد قسورة -
وما اعدّ له عدة وانّ صيد الاسود
ولو بالجنود امر عسير - فكيف اصطياد
آساد الله فانّ لهم شان كبير -
لا يباريهم الّا شقي او ضرير -
ولا يفترى على الله الّا اشقى
الناس - ولا يكذب الصديق الّا اخ
الخناس - وقد ظهرت منّي الآيات -
وقامت الشهادات - ولكني ارى اكثر
علماء هٰذه الديار - قد كبر عليهم
الاقرار بعد الانكار - وقد جرت
سنّتهم - ان احدًا منهم اذا غلط في الافتاء

جو حق پر اور اہل اللہ ہیں اور اس بندہ کی مخالفت
اختیار کرتا ہے جو خدا سے تائید یافتہ ہے۔ پس اُس کی
مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص ایک بیشہ میں اس غرض سے
داخل ہو کہ تا ایک شیر کو شکار کرے حالانکہ شکار کرنے کیلئے کوئی
تیاری اُس نے نہیں کی اور نہ کوئی ایسا ساز و سامان اُسکے پاس ہے اور
شیروں کا شکار کرنا مشکل ہے اگرچہ لشکروں کے ساتھ ہو اور خدا کے
شیر کیونکر شکار کئے جائیں اُن کی تو بڑی شان ہے اور کوئی اُنکے
مقابل پر بجز بدبخت یا اندھے کے نہیں آتا اور خدا پر وہ
افترا باندھتا ہے جو بدبخت ترین خلائق ہو اور صادق کی
وہ تکذیب کرتا ہے جو شیطان کا بھائی ہو اور بہ تحقیق مجھ سے
نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور گواہیاں قائم ہوئی ہیں مگر میں اس
ملک کے اکثر مولویوں کو دیکھتا ہوں کہ انکار کے بعد اقرار
کرنا اُن پر بھاری ہو گیا ہے۔ اور یہ اُن کا طریق ہے
کہ جب کوئی اُن میں سے ایک مرتبہ غلطی کر بیٹھتا ہے

چہ آنکہ با اہل حق و مردان خدا پنجہ کند و با یاوری یافتہ پروردگار پیکار دہند چوں شخصے می باشد کہ برائے نخچیر زدن شیر در بیشہ
رود حال آنکہ ہیچ ساز و برگے برائے مقابلہ شیران مہیا نکردہ و نہ اسلحہ جنگ با خود داشتہ و ہر گاہ کہ استعداد ہم جبت میدگہ شیر
مہیا نکردہ است۔ پس چگونہ جرأت میکند و صید شیران بیشہ با سپاہ و لشکر ہم کارے دشوار است پس شیران خدا کہ شانے شگرف
میدارند چگونہ افگندن شان آسان باشد۔ و ہیچ کس بجز سیاہ بختے نمی پسندد کہ بمقابل ایں چنیں شیراں بایستد و دروغ بر خدا
بستن را جز بدترین مردم ہیچ کس روا نمی دارد و غیر از برادر اہرمن تکذیب راستان نمی کند۔ ہر آئینہ از من نشانہا صادر شدہ
و گواہیہا بروئے کار آمدہ اما بسیارے از مولویان ایں بلاد اند کہ اقرار بعد از انکار برانہا خیلے گراں است۔ و شیوہ شان آنکہ

وهوى في وهدة الاخطاء ـ فشق عليه
الى آخر عمره ان يرجع الى الصواب
وينتهج مهجة اولى الالباب ـ
او يغني عنه الندم ـ بعد ما زلت القدم ـ
فيا حسرة عليهم انهم لا يتقون الله
ويعلمون انهم بمرآه ـ وترمقهم عيناه ـ
ويرون آيات الله ثم لا ينظرون ـ و
يبلون كل عام ثم لا
يتوبون ـ وقد تمت
حجة الله عليهم ثم لا
يخافون ـ واني ارى ان اكتب
في رسالتي هذه بعض الآيات ـ التي
اظهرها الله لازالة الشبهات لعل الله
ينفع بها بعض الصالحين والصالحات من المؤمنين ـ

اور خطا کے گڑھے میں گر جاتا ہے تو پھر اس کو ایک
مشقت دکھائی دیتی ہے کہ پھر راہ راست کی طرف رجوع کرے
اور عقلمندوں کی راہ اختیار کرلے یا اپنی لغزش
پر کچھ ندامت پیدا ہو ـ پس ان پر افسوس
کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور جانتے ہیں کہ
کہ اس کی نظر کے نیچے ہیں ـ اور خدا تعالیٰ کی
آنکھ اس کی دیدبانی کر رہی ہے خدا تعالیٰ کے نشان دیکھ
پھر ایسے ہوتے ہیں کہ گویا کچھ نہیں دیکھا ـ اور ہر ایک برس
آزمائے جاتے ہیں اور پھر توبہ نہیں کرتے ـ
اور خدا تعالیٰ کی حجت ان پر پوری ہو گئی
اور وہ نہیں ڈرتے ـ اور میں مناسب دیکھتا ہوں کہ
اپنے اس رسالہ میں بعض وہ نشان لکھوں جن کو
خدا تعالیٰ نے شبہات کے دور کرنے کیلئے ظاہر فرمایا ہے
تا شاید اس سے اہل ایمان نفع اٹھاویں ـ

ہرگاہ از انان یکے را خطائے سر بر زند و در مغاک خطا بسر در افتد و باز براہ رفتن دشوار می گردد
کہ میل براہ راست بیارد یا پے خردمندان را بگیرد یا اقلاً بر لغزش خود کف پشیمانی بمالد ـ وائے
برانہا کہ باک از خدا ندارند و نیک میدانند کہ او می بیند و دیدہ اش دیدبانی انہا می کند ـ
نشانہائے خدا را می بینند و باز چناں وا نمایند کہ چیزے ندیدہ اند ـ و ہر سال ابتلائے بر سر انہا
دارد آید و باز نمی آیند حجت خدا برانہا تمام شد ـ ولے نمی ترسند ـ ومن اکنوں قرین مصلحت می بینم
کہ دریں رسالہ بعض نشانہائے خود را ترقیم بکنم ـ شاید بعض طالبان حق را نفع بخشد ـ

فمنها ان الله تعالیٰ بعثنی علی رأس المائة ـ وارسلنی عند غلبة اهل الصلبان وشیوخ سمر الکفارة ـ وامرنی عند ما استعرت جمرهم وعلا امرهم ـ وتفوّقت قسوسهم علی العامة ـ و فتحوا ابواب الارتداد علی وجوه الفجرة ـ وحرکوا اصفالحها باهویة الاباحة ـ وتراءت فتن مهلکة ـ وظهر هول القیامة ـ ووهب لی لکسر الصلیب معرفة لایوجد نظیرها فی احد من اهل الملّة ـ و ان کتبی شهادة قاطعة علی هٰذه الخصوصیة ـ وقد الجمت بها حماة النصرانیة ـ

سو اُن نشانوں میں سے ایک نشان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے اور صلیبی مذہب کے غلبہ کے وقت مجھے بھیجا ہے اور مجھے اُس وقت مامور کیا ہے جبکہ عیسائی مذہب کے حامیوں کو شعلے بشدت بھڑک گئے اور اُنکا کام اونچا ہوگیا اور اُنکے پادری عامۃ الناس پر ٹوٹ پڑے ـ اور بدفعل لوگوں پر مرتد ہونے کے دروازے کھول دیئے اور ارتداد کے تختوں کو اباحت کی ہواؤں کے ساتھ ہلا دیا ـ اور ہلاک کرنے والے فتنے ظاہر ہوگئے ـ اور ہول قیامت برپا ہُوا ـ اور خدا تعالیٰ نے مجھے کسر صلیب کیلئے وہ معرفت عطا فرمائی کہ اُس کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں پائی نہیں جاتی ـ اور میری کتابیں اِس خصوصیت پر شہادت قاطعہ ہیں اور اُن سے مَیں نے نصرانیت کے حامیوں کا مُنہ بند کر دیا ہے

ازاں جملہ نشانے است کہ خداوند بزرگ مرا بر سر صد بپا فرمود ـ و در وقت غلبۂ صلیب مرا فرستاد و مرا در چنیں وقتے مامور کرد کہ زغال حامیان صلیب نیک برافروخت و کار شاں بلندی گرفت و کشیشاں اینہا بر حامیان دین تاختند ـ و بر روئے فسق منشاں درہائے ارتداد باز کشودند و سریر بے قیدی و اباحت را خیلے دراز نمودند و فتنہ ہائے مہلک نمودار شدند و ہنگامہ رستخیز پدیدار شد و خداوند عالمیان جہت شکستن صلیب مرا معرفتے کرامت فرمود کہ نظیرش در غیر من محال است ـ و در مخصوص ایں باب کتب من شہادت قاطعہ می باشند ـ بواسطہ آں کتب بانی دہان نصرانیان

فما استطاعوا ان یاتوا بالمعاذیر المعقولة - او ینقضوا احدا من الادلة - وکان وقتی ھذا وقت کانت العیون فیھا مدت الی السمٰوٰت من شدة الکربة - بما اضل الناس اھل الدجل بکل ما امکن لھم من الاطماع والاختضاع والخدیعة - ثم مع ذالک کثر التشاجر فی ھذا الزمان بین الامة - و ما بقی عقیدة الا وفیہ اختلاف ونزاع فی الفرق الاسلامیة - واقتضت الطبایع حکما لیحکم بالعدل والنصفة - فحکّمنی ربی و اراد ان یرفع التّشاجراتھم

پس وہ لوگ کوئی عذر معقول پیش نہیں کرسکتے اور نہ کسی دلیل کو توڑ سکتے ہیں - اور میرا وقت ایک ایسا وقت تھا کہ نہایت بیقراری سے آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں - کیونکہ اہل دجل نے جہاں تک اُن کے لئے ممکن تھا طمع اور دھوکا دینے سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے - پھر باوجود اِس کے اس زمانہ میں مسلمانوں میں نہایت درجہ اختلاف واقع ہے - اور کوئی ایسا عقیدہ باقی نہیں رہا جس میں مسلمانوں کے فرقوں میں اختلاف اور نزاع نہ ہو - اور لوگوں کی طبیعتوں نے ایک حکم چاہا جو عدل اور انصاف سے فیصلہ کرے سو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم مقرر فرمادیا تا کہ اُن کے اختلافات کے

رانگیر بربستہ ام - ودر قدرت ایشاں نماندہ کہ عذرے معقول درپیش کنند یا حجتے را از حجتہائے من بشکنند - و ایں وقت وقتے بود کہ دیدہ ہا از بس بے تابی منتظر آں بودند ..... زیرا کہ اہل دجل و فریب ہر قدر ممکن بود از راہ فریب و آز فزائی مردم را از راہ بردند - علاوہ آناں درایں زمان خود درمیانۂ فرقہ ہائے اہل اسلام جنگ وجدل ودار وگیر و پیکار از پایاں درگذشتہ عقیدۂ نماندہ کہ در نزد فرقہ از فرق اسلام اختلاف ونزاع درآں نباشد - لاجرم طبیعتہا بصبحان حکمے را آرزو کردند کہ بعدل و نصفت درمیانۂ ایں ہمہ اختلافات نیرد ا از ظلمت ممتاز سازد لہذا خداوند بزرگ مرا حکم مقرر فرمود تا مرافعہ ہمہ قضیہ ہائے اختلافات

واقضی بینهم بالحق والمعدلة۔
انّ فی ھذا لاٰیة لقوم متفکرین۔
بل ھی من اعظم آی اللہ
عند حزب متدبرین۔

ومن اٰیاتی انه تعالٰی وھب
لی ملکة خارقة للعادة فی اللسان
العربیة۔ لیکون اٰیة عند اھل
الفکر والفطنة۔ والسبب فی
فی ذالك انی کنتُ لا اعلم العربیة۔
الا طفیفا لا تستحق العلمیة۔ فطفق
العلماء یقعضون ویکسرون عود
خبوری ومخبرتی۔ ویتزرون علی
علمی ومعرفتی۔ لیبرّؤن العامة
منی ومن سلسلتی۔ وشھروا

مقدمات میری طرف رجوع کئے جائیں اور میں اُن کا فیصلہ
کروں۔ اور اس میں فکر کرنے والوں کیلئے
نشان ہے بلکہ تدبّر کرنے والوں کے نزدیک
یہ سب نشانوں سے بڑا نشان ہے۔

اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے
کہ خدا تعالٰے نے عربی زبان میں ایک
ملکہ خارق عادت مجھے عطا فرمایا ہے تا کہ فکر
کرنے والوں کیلئے وہ نشان ہو۔ اور اس کا
سبب یہ ہے کہ میں بجز اندک اور حقیر شدبود کے
جس کو علمیّت نہیں کہہ سکتے عربی نہیں جانتا تھا پس
علماء نے میرے علم کی لکڑی کو خم دینا اور توڑنا
چاہا۔ اور میرے علم کی عیب گیری اور نکتہ چینی
شروع کی تا کہ عوام کو مجھ سے اور میرے
سلسلہ سے بیزار کردیں۔ اور اپنی طرف سے یہ

شان در پیش من بشود و من قول فیصل درباره آنان امضا بکنم۔ و درین نشانے است جہت آنانکہ
اندیشہ کنند بلکہ نزد کسانے کہ فکرے کنند نشانے بزرگتر ازیں نیست۔
و از جملہ نشانہا این است کہ خداوند کریم مرا مہارتے فوق العادہ در زبان عربی کرامت فرمودہ تا اہل فکر
و زیرکی را نشانے بزرگ باشد۔ اصل راز آنکہ من از لسان عرب جز از مایۂ اندکے کہ بداں لفظ علم راست نمی آید
در دست نداشتم۔ و علمائے ایں بلاد در دنبال آں برآمدند کہ چوب علم مرا بخایند و بشکنند و علم مرا عرضہ خردہ گیری
ساختن گرفتند بقصد آنکہ در دلہائے عامہ مردم از من و از طریق من بیزاری پیدا کنند و بآواز [illegible]

من عندهم ان هٰذا الرجل لا
يعلم صيغة من هٰذا اللسان۔
ولا يملك قراضة من هٰذا العقيان۔
فسألت الله ان يكملني في هٰذه اللهجة۔
يجعلني واحد الدهر في مناهج البلاغة۔
والحت عليه بالابتهال والضراعة۔
وكثّرا طراحي بين يدي حضرة
العزة۔ وتوالى سوالي بجهد
العزيمة وصدق الهمة۔ واخلاص
المهجة۔ فاجيب الدعاء۔ و
اوتيت ما كنت اشاء+۔ وفتحت لى

شہرت دے دی کہ یہ شخص عربی کا ایک صیغہ بھی
نہیں جانتا۔ اور اس سونے میں سے ایک
ریزہ کا بھی مالک نہیں۔ پس مَیں نے
جناب الٰہی میں دُعا کی کہ وہ مجھے اس زبان میں
کامل کرے۔ اور اس کی بلاغت وفصاحت میں مجھے
بے نظیر بنا دے اور مَیں نے نہایت عاجزی اور تضرع سے
اس دُعا میں الحاح کیا اور جناب الٰہی میں گرا۔ اور گڑگڑایا
اور صدق ہمت اور اخلاص جان اور کوشش
بلیغ کے ساتھ اس سوال کو بار بار جناب الٰہی میں
کیا۔ پس دُعا قبول کی گئی۔ اور جو
مَیں نے چاہا تھا وہ مجھے دیا گیا+۔ اور عربیت کے

+ قد جاء في الأثار۔ وتواتر في
الاخبار۔ ان المسيح الموعود
والمهدي المعهود۔ قد رُكّبت
نسمته من الحقيقة العيسوية
والهوية المحمدية۔ شطر

+ آثار اور اخبار میں تواتر سے یہ بات
آچکی ہے کہ مسیح موعود اور مہدی معہود
کا وجود حقیقت عیسویہ اور ماہیت
محمدیہ سے مرکب ہے۔ کوئی جز آسکا

کہ ایں کس از لسان عرب نابلد محض مے باشد۔ واز یں نقد ریزۂ راہم در دست ندارد۔ ناچار
از جناب الٰہی درخواستم کہ مرا مہارتے درایں لسان کرامت بفرماید۔ و در فصاحت
وبلاغت مرا یگانۂ زمانہ بسازد۔ و در ایں دعا سوز وگداز ودرد ونیاز را از حد درگذرانیدم
وبرخاک آستانہ اش بروفتادم۔ واز صدق ہمت وعزم صمیم ایں مسئلت را پیاپے
عرض کردم تا آنکہ دُعائے من بموقع قبول جا گرفت وآنچہ خواستم مرا دادند+۔ ودر بابِ

+ در آثار واخبار بتواتر آمدہ است کہ وجود مسیح موعود ومہدی معہود از حقیقت عیسویہ وماہیت محمدیہ ترکیب وتخمیر یافتہ است۔

ابواب نوادر العربية - واللطائف الادبية - حتى امليت فيها رسائل مبتكرة - وكتبا محبّرة - ثم

نوادر اور لطائف ادب کے دروازے میرے پر کھولے گئے - یہاں تک کہ میں نے عربی میں کئی نو طرز رسالے اور بلاغت سے آراستہ کتابیں تالیف کیں پھر

من ذالك وشطر من هٰذا - والبعض لبعض اٰخر حاذا - و روحانيتها سارية فى وجوده - بل انما هى نار وقوده - ظهرتا فيه على طور البروز - وهما بوجوده كالسر المرموز - وكان من الشيون المحمدية بلاغة الكلام - كما اشار اليه اعجاز كلام الله العلام - فاعطى منه حظ للمسيح الموعود - ليدل على الظلية واتحاد الوجود - لئلا يكون طبيعته فاقدة لهٰذا الكمال - فان الحرمان لا يليق بشان الظلال - فوجد غضا طريا من هٰذه الشجرة الطيبة - وغمره ماء ظلية النبوة كما

اور کوئی جز اس کا اس میں موجود ہے - اور بعض بعض کے مقابل پر واقع ہیں - اور دونوں کی روحانیت اس کے وجود میں سرایت کرنے والی ہے بلکہ وہ روحانیت اس کے ہیزم کی آگ ہے اور دونوں اس میں بطور بروز ظاہر ہوئی ہیں اور اس کے وجود کا وہ بھید ہیں - اور محمدی نشانوں میں سے ایک بلاغت تھی جیسا کہ قرآن شریف اس کی طرف اشارہ فرما رہا ہے - پس مسیح موعود کو ظلی طور پر وہ نشان عطا کئے گئے تا کہ اس کی طبیعت اس کمال سے خالی نہ ہو کیونکہ محروم ہونا ظل کی شان سے بعید ہے پس مسیح موعود نے اس پاک درخت سے تازہ و تر میوہ پایا اور نبوت کی ظلیت نے اس کو اپنے پانی میں ڈھانک لیا جیسا کہ کرامت کے کاملوں کی شان ہے - اور اسی طرح اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کمالات بطور ورثہ

لطائف عربیت و نوادرش بر روئے من باز کردند - چنانچہ رسالہ ہائے چند بطرز نو و پُر از فصاحت در لسان تازی تالیف دادم

پارہ ازیں و بہرہ ازاں در وے موجود - پارہ با پارۂ در برابر ایستادہ - و روحانیت ہر دو بوجودش در گرفتہ بلکہ آں روحانیت ہیزم آتش اوست - و آں ہر دو بروزاً در وے ظاہر و راز نہاں وجود او می باشند - و از نشانہائے محمدی شان بلاغت ہم بودہ - چنانچہ اعجاز قرآن کریم اشارہ بہ آں کردہ است - پس

عرضتها على العلماء - وقلت يا حزب الفضلاء والادباء - انكم حسبتموني أُمّيًّا ومن الجهلاء -

میں نے اس ملک کے علماء پر وہ کتابیں پیش کیں۔ اور کہا کہ اے فاضلو اور ادیبو : تمہارا میری نسبت یہ گمان تھا کہ میں اُمّی اور جاہل ہوں۔

بقیۃ الحاشیۃ: هو شأن الكمل من الامة - وكذالك وجد ارثًا من كمالات ابن مريم - عليه سلام الله وعلى نبيّنا الذي جعله الله اشرف واكرم - ولما كانت حقيقة المسيح الموعود معمورة في الحقيقتين المذكورتين - ومضمحلة متلاشية فيهما ومنعدم العين. ومستتبعة لصفاتهما في الدارين - غلب عليها اسمهما ولم يبق منها اسم ورسم في الكونين - وانعدم المغلوب وبقي فيه اسم الغالب وتقرر له في السماء اسم هذين المباركين - هذا ما اوقعه الله في بالي - وتلقاه حدسي وفراستي من لدن ربي لاكمالي - واما

بقیہ حاشیہ: پائے - ان پر اور ہمارے نبی پر سلام ہو - اور جبکہ مسیح موعود کی حقیقت ان دونوں مذکورہ حقیقتوں میں غرق تھی - اور ان میں مضمحل اور متلاشی تھے - اور ان کی صفتوں کے پیرو تھے اس لئے ان دونوں برگزیدوں کا نام اس پر غالب ہوا اور اس کا اپنا نام و نشان کچھ نہ رہا - اور مغلوب معدوم ہو گیا

اور غالب کا نام رہ گیا - اور اس کے لئے آسمانوں پر ان دونوں مبارکوں کے نام رہ گئے - یہ وہ سِر ہے جس کو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا - اور خدا تعالیٰ کی طرف سے میری فراست نے اس کو قبول کیا - مگر وہ امر جو مسلمانوں

و در پیش علماء این بلاد عرض نمودم - و گفتم اے فضلاء و ادباء شما بنسبت من گمان داشتید کہ من مردِ جاہل و اُمّی ہستم،

بقیہ حاشیہ: مسیح موعود را ظلاً تشریف آں شان عطا فرمودند تا او . . . . . اذیں علیہ طبیعت عاری ماند اذیں کمال محروم نماند - زیرا کہ حرمان شایانِ شانِ اظلال نمی باشد آخر مسیح موعود ازاں درخت . . . . میوهٔ تازہ دریافت و ظلیت نبوت در آب خودش غوطہ بداد چنانچہ شان کاملان امت بودہ است۔ منہ

والامر كان كذالك لولا التائيد من حضرة الكبرياء۔ فالآن ايّدت من الحضرة۔ وعلّمنى ربّى من لدنه بالفضل والرحمة۔ فاصبحت اديبًا ومن المتفردين۔ والفت رسائل فى حلل البلاغة والفصاحة۔ وهٰذه اٰية من ربّى لاولى الالباب والنصفة۔ وعليكم حجّة الله ذى الجلال والعزّة۔ فان كنتم من المرتابين فى صدقى وكمال لسانى۔ والمتشككين فى حسن بيانى وتبيانى۔ ولا تومنون باٰيتى

اور درحقیقت مَیں ایسا ہی تھا اگر خدا تعالےٰ کی تائید میرے شامل حال نہ ہوتی پس اب اللہ جلّ شانہ نے میری تائید کی سو خاص فضل اور رحمت سے اپنے پاس سے میری تعلیم فرمائی اور اب مَیں ایک ادیب اور متفرد انسان ہوگیا۔ اور مَیں نے کئی رسالے بلاغت اور فصاحت کا لباس پہنا کر تالیف کئے پس دانشمندوں اور منصفوں کیلئے میری طرف سے یہ ایک نشان ہے اور خدا تعالیٰ کی تم پر یہ حجّت ہے۔ پس اگر تم میری سچائی اور میری کمال زبان دانی میں شک رکھتے ہو اور میرے بیان اور عمدہ طور پر اظہار مطالب میں تمہیں کچھ شبہ ہے اور میری اس شان پر

ﷺ العقيدة التى هى مشهورة بين المسلمين۔ وسمعتموها ذات المرار من المحدثين۔ فانما هى كلم كشفية خرجت من فم خير المرسلين۔ و اخطأ فيهما بعض المؤولين۔ و حملوها على ظواهرها وكانوا فيه خاطئين والاٰن حصحص الحق وتراءى الصراط لقوم طالبين۔ منه

ﷺ میں مشہور اور حدیثوں میں کئی مرتبہ اس کا ذکر آیا ہے درحقیقت کشفی کلمے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے نکلے تھے۔ ان کی تاویل میں بعض لوگوں نے غلطی کھائی ہے اور اُن کو ان کے ظاہر پر حمل کر بیٹھے اور اس میں خطا کی اور اب حق ظاہر ہوگیا اور طالبوں کے لئے راہ راست نمودار ہوگیا۔ منہ

ودرحقیقت ہم چنیں بودم اگر فضل ورحمت خدا دست مرا نمی گرفت۔ اینک اکنون تائید ایزدی پشت مرا بکوفت و از محض فضل وکرم از خود مرا بیاموخت چنانچہ اکنون ادیبے یگانہ گردیدم و کتبے چند کہ از فصاحت و بلاغت مشحون اند تالیف وچاپ کردم۔ واین نشانے است سترگ از برائے خردوران ودانشمندان و ہم از خدا حجّتے بر شما است۔ واگر نسبت بکمال ادب وراستی من ہنوز در پندار وگمان استید

هٰذه وتحسبونها هذیانی ۔ وتزعمون
انی فی قولی هٰذا من الکاذبین۔ فاتوا
بکتاب من مثلها ان کنتم صادقین۔
وان کان الحق عندکم کما انکم تزعمون۔
فسیبدی الله عزتکم ولا تغلبون۔
ولا تصبحون کالخاسرین ۔ فلا یعاتبکم
بعده معاتب ۔ ولا یزدریکم
مخاطب ۔ ویستیقن الناس انکم
من الامناء ومن الصالحین ۔ و ان
کنتم لا تقدرون علیه لقلّة العلم
والدهاء ۔ فانهضوا وادعوا مشهورین
منکم بالتکلم والاملاء ۔ والمعروفین
من الادباء ۔ وانی عرضت علیکم
امرا فیه عزة الصادق وذلّة الکاذب

٢٢

ایمان نہیں اور گمان کرتے ہو کہ میں کاذب
ہوں ۔ پس تم بھی کوئی ایسی کتاب بنا کر
لاؤ اگر تم سچے ہو ۔ اور اگر تم حق پہ
ہو گے جیسا کہ تمہارا گمان ہے ۔ پس
خدا تعالیٰ ضرور تمہاری عزت ظاہر کریگا اور غالب ہو گے
اور تمہیں کچھ نقصان نہیں ہوگا ۔ پھر بعد اس کے کوئی
عتاب کرنے والا تمہیں عتاب نہیں کریگا ۔ اور کوئی
مخاطب عیب گیری پر قادر نہیں ہوگا اور لوگ یقین
کرینگے کہ تم امین اور صالح ہو ۔ اور اگر تم
بباعث قلت علم اور عقل کے مقابلہ کی قدرت
نہیں رکھتے ۔ پس اٹھو اور ان لوگوں کو بلا لو جو
تحریر اور تقریر میں تم میں مشہور ہیں اور ادیب
ہونے میں شہرت رکھتے ہیں ۔ اور میں نے ایسا امر تم پر
پیش کیا ہے جس میں سچے کی عزت اور جھوٹے کی ذلت ہے،

وبیان وتبیان مرا بچشم انکار می بینید وبایں نشان من ایمان نمی آرید ۔ وایں را ہرزہ درائی ودرّاژ خائی بری شمارید
لاجرم کتابے مثل آں بیارید اگر لختے از راستی دارید ۔ واگر شما راست استید بروفق آنچہ می پندارید البتہ خدا دست شما
را بالا کند وبزرگی شما پدیدار گردد وزیانے بشما نہ رسد وپس ازاں ہیچ نکوہندہ شما را نفریں نکند ومخاطبے در پے خردہ گیری
شما نشود ۔ ومردم خواہند دانست کہ شما در حقیقت امانت گزار و راست کار ہستید واگر شما بسبب قلت علم
وعقل مرد میدان مقابلہ نیستید برخیزید وآں مرداں را جمع آرید کہ در تحریر وتقریر از میانہ شما سر برآوردہ ونامی می باشند
ودر ادب نازہا دارند ومن امرے در پیش شما اظہار کردم کہ باعث بر عزت صادق وذلت کاذب خواہد بود

٢٢

وسينال الكاذبين خزي ونصب من العذاب الأذب. فاتقوا الله ان كنتم مؤمنين. فما كان لهم ان ياتوا بمثل كلامي. او يتوبوا بعد افحامي. وظهرت على وجوههم سواد وتحول. وضمر وذبول. وغشيهم غين واحجام. وجهلوا كلما صلفوا ولم يبق لهم كلام. وجاء في حزب منهم تائبين. وكثير حق عليهم ما قال خاتم النبيين عليه الصلوة والتحيات من رب العلمين. ثم اعلموا يا حزب السامعين ان هذه اية استفدته من روحانية خير المرسلين. باذن الله رب العالمين. وقال السفهاء من الناس انه دعوى

اور جو جھوٹے ہیں انکو ذلت اور لازمی عذاب پہنچ رہے گا۔ پس اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا تعالے سے ڈرو۔ مگر ان لوگوں نے نہ تو میری کلام کی نظیر پیش کی اور نہ اپنے انکار سے باز آئے اور انکے مُنہ پر سیاہی اور خشکی اور لاغری اور گدازش ظاہر ہو گئی۔ اور نامرادی اور پیچھے ہٹنا انکے لاحق حال ہو گیا اور تمام لاف وگزاف کو بھول گئے اور کلام کرنیکی جگہ نہ رہی۔ اور بہتوں نے توبہ کی اور اور بہتوں پر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صادق آیا۔

پیارے سننے والو یہ بھی یاد رکھو کہ میں نے اس نشان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے لیا ہے۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہوا ہے۔ اور بعض نادانوں نے کہا کہ یہ دعویٰ قرآن کے

وکاذب زود رسوائی و رنج لازم خواہد دید۔ اگر شمہ از ایمان دارید از خدا بترسید۔ ولے با این ہمہ نہ نظیرے در برابر کلام من آوردند۔ و نہ از انکار و اصرار دست باز داشتند۔ وسیاہی و لاغری وگدازش بر روئے شاں آشکار شد و بددلی و پس نشستن لاحق حال شاں گشت و ہمہ لاف وگزاف از یاد رفت و جائے سخن نماند آخر بسیارے باز آمدند و بر بسیارے قول حضرت سید الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) صادق آمد۔ بر سامعین پوشیدہ نماند کہ من این نشان را از روحانیت حضرت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) بدست آوردہ ام۔ و این ہمہ باذن اللہ بروئے کار آمدہ بعضے از نادانان گفتند این چنین دعوی مشابہت با دعوئے قرآن دارد۔ لہذا از حسن ادب

يضاهي دعوى القرآن . فهو بعيد من حسن الادب والايمان ـ وما هو الا قول الذين ما عرفوا حقيقة الولايت. واعتراهم ظلام العمايت والغوايت وقد سبق البيان منا ان الكرامات ظلال باقية للمعجزات . وموجبة لزيادة البركات . و تجد السنة والكتاب مبيّنيْن لهذه المسئلة . وشاهدين على هٰذه الواقعة . ولا تجد من يخالفها الا غويًا من العامة . فان ابصار العامة لاتبلغ الحقائق ويعمٰى عليهم دقائق الشريعة . فيحسبون فی کمالات الولاية کسرشان النبوة مع ان الامر

دعویٰ سے مشابہ ہے اس لئے یہ حسن ادب اور ایمان سے دُور ہے . مگر یہ ان لوگوں کا قول ہے جن کو ولایت کی حقیقت پر اطلاع نہیں اور نابینائی کا اندھیرا ان کے طاری حال ہو رہا ہے اور ہم پہلے اس سے ذکر کر چکے ہیں کہ کرامات معجزات کا دائمی سایہ ہیں اور برکاتِ نبوت کے زیادہ ہونیکا موجب ہیں . اور تُو سنت اور قرآن کو اس مسئلہ کے بیان کرنے والے پائے گا . اور اس واقعہ پر گواہ دیکھے گا . اور بجز ایک گمراہ اور عامی آدمی کے اور کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا . کیونکہ عام لوگوں کی آنکھیں حقیقتوں تک نہیں پہنچتیں اور دقائق شریعت اُن پر چُھپے رہتے ہیں اس لئے وہ لوگ ولایت کے کمالات میں نبوت کی کسرِ شان دیکھتے ہیں . باوجودیکہ اہل معرفت

وطریق ایمان دور است . اما این گفتار نابلدان کوچۂ معرفت و شپران تاریک نہاد است قبلا مذکور گردیده است که کرامات سایۂ دائم غیر منفک معجزات و موجب ازدیاد برکات نبوت بوده اند . وسنت وقرآن بیان شافی این مسئله را می کنند وگواه عادل این واقعه می باشند . وغیر از مرد عامی وگمراه ہیچ کس را مجال انکار بر آں نه چه عوام بهره از ادراک حقائق نیافته اند ودقائق شریعت بر او شاں مستوری مانند . از اینجا است که اینها در کمالات ولایت کسرِ شان نبوت گمان مے برند حال آنکه اصحاب معرفت ۵

بخلافه عند اهل التحقيق والمعرفة۔

ومن اٰيتى الخسوف والكسوف فى رمضان۔ وقد فصّلت فى رسالتى **نور الحق** هٰذا البرهان۔ وكنت لم ازل يتاٰتينى نصر الله الكريم۔ الى ان ظهرت هٰذه الاٰية من ذالك المولى الرحيم۔ و كان مكتوبا فى الاحاديث النبويّة۔ ان هٰذه للمهدى و ظهوره من الدلائل القطعية۔ فالحمد لله الذى اجزل لنا طوله۔ و انجز وعده واتمّ قوله۔ وارى آيات السماء۔ ويسّر للطالبين طرق الاهتداء۔ واظهر سناه۔ لمن ام مسالك هداه۔ وكشف الامر لاولى النهٰى۔ وارى الحق لمن يرىٰ۔

اور تحقیق کے نزدیک اصل امر اس کے برخلاف ہے۔

اور میرے نشانوں میں سے وہ خسوف اور کسوف ہے جو رمضان میں ہُوا تھا۔ چنانچہ میں اپنے رسالہ "نور الحق" میں اس کا مفصّل بیان کرچکا ہوں اور مجھے ہمیشہ مسلسل طور پر خدا تعالیٰ کی مدد پہنچتی تھی یہاں تک کہ یہ نشان ظاہر ہُوا۔ اور احادیث نبویہ میں لکھا ہُوا تھا کہ یہ نشان مہدی اور اس کے ظہور کے لئے قطعی دلائل میں سے ہے۔ پس خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے اپنی بخشش کو ہم پر کمال تک پہنچایا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کیا۔ اور اپنے نشان دکھلائے اور طالبوں کے لئے ہدایت پانے کی راہ کھول دی۔ اور اپنی روشنی کو راہ چلنے والوں کے لئے ظاہر کیا۔ اور عقلمندوں کے لئے حقیقت امر کو کھولا اور دیکھنے والوں کو حق دکھلایا۔

اہل تحقیق اصل امر را برخلاف آں می بینید

واز جملہ نشانہائے من خسوف وکسوف است کہ در شہر رمضان واقع شد۔ و در رسالہ نور الحق مفصلاً اٰناں ذکر کردیم۔ ومتصلاً مرا از پروردگار یاری می رسیدہ است تا اینکہ ایں نشان از خدا بظہور آمد۔ و در احادیث آمدہ کہ ایں نشان از دلائل قطعیہ ظہور مہدی و ..... وجود او باشد۔ خدا را شکر است کہ نعمتہائے خود را برما باتمام و اکمال رسانید۔ و وعدہ را ایفا و نشان ہا را ظاہر کرد و راہ جویان را طریق ہدایت باز فرمود و قاصدان راہ خود را چراغے فرا راہ بداشت و جہت خردمنداں پردہ از روئے کار بکشود و بینندہ را

وبحزّ د آیہ کالعضب الجراز۔ لیفحم کل من نهض للمبراز۔ ولیتم حجتہ علی المنکرین۔ فان ظن ظان ان ظهوری عند سطوۃ النصرانیۃ۔ وعند سیل الصلیب وعلی رأس المائۃ۔ لیس بدلیل قاطع علی انی من الحضرۃ۔ وکذالک ان زعم زاعم ان املائی فی اللسان العربیۃ۔ وما حوت معرفتی من اللطائف الادبیۃ۔ وکلما ارضعتُ ثدی الادب فی ہذہ اللهجۃ۔ لیس بثابت انہ من آی اللہ ذی الجلال والعزۃ۔ بل یجوزان یکون ثمرۃ للمساعی المستورۃ المستترۃ۔ وان الارض لاتخلو من کید الکائدین۔

اور اپنے نشانوں کو شمشیر تیز کی طرح ننگا کیا۔ تا ہر ایک شخص جو مقابلہ کیلئے کھڑا ہو اس کو لاجواب کرے۔ اور منکروں پر اپنی حجت پوری کرے۔ اور اگر کوئی یہ گمان کرے کہ غلبہ نصرانیت کے وقت میں میرا ظاہر ہونا اور صلیب کی طغیانی کے وقت میں اور نیز صدی کے سر پر میرا آنا اس بات پر قطعی دلیل نہیں کہ میں جناب الٰہی کی طرف سے ہوں۔ اور اسی طرح اگر کوئی یہ گمان کرے کہ میرا عربی کتابوں کا لکھنا اور لطائف ادبیہ کا بیان کرنا۔ یہ خدا کا نشان نہیں ہو سکتا۔ اور جائز ہے کہ یہ اپنی پوشیدہ کوششوں کا ثمرہ ہو۔ سو ایسا ظن کرنے والا خسوف وکسوف میں کیا گمان کریگا کیا یہ بھی انسانی مکر ہے یا خدائے

راستی وانمود ونشانهائے خود را چوں شمشیر تیز برهنہ کرد۔ تا ہر کہ پادر مقابلہ اش بفشرد زبانش را از کار بیند ازد وبر منکرین اتمام حجت بنماید۔ اگر کسے گمان کند کہ ظہور من در ہنگام استیلائے صلیب وغلبۂ نصرانیت وہم بروز من بر رأس صد دلیل قطعی بجہت آں نیست کہ من از قبل خداوند تعالےٰ شانہ می باشم وہم چنیں اگر کسے برزبان آرد کہ تالیف کتب عربیہ وبیان لطائف ادبیہ کہ از دست من سرانجام پزیرفتہ نشانئے از طرف خدا نمی باشد بلکہ احتمال دارد کہ ایں ہمہ

فما رأى هذا الظان الخسوف ۔ فی آیة الخسوف والکسوف ۔ اتلک کید الانسان اوشہادة من الله الولی الرؤف ۔ و اما تفصیل هذه الآیة کما ورد فی کتب الحدیث من آل خیر المرسلین فاعلموا یا حزب المؤمنین المتقین ۔ ان الدارقطنی قد روی عن محمد ن الباقر من ابن زین العابدین ۔ وهو من بیت التطهیر والعصمة ومن قوم مطہرین ۔ قال قال رضی الله عنه وهو من الاسلاف الصادقین ۔ ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموٰت والارض ینخسف القمر لاول لیلة من رمضان ۔ یعنی فی اول لیلة من لیالی خسوفه ولا یجاوز ذالک

کی طرف سے ایک گواہی ہے ۔

مگر اس نشان کی تفصیل جیسا کہ کتب حدیث میں آل خیر المرسلینؐ سے مذکور ہے ۔ یہ ہے کہ دار قطنی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ

ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں کہ جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے کبھی ظہور میں نہیں آئے یعنی یہ کہ قمر کی پہلی رات میں اس کی تین راتوں میں سے جو خسوف کیلئے مقرر ہیں خسوف ہوگا ۔ اور

۲۲

ثمرہ مساعی مخفیہ بودہ باشد ۔ در پاسخ این بدگمان مشکک می گوئیم کہ دربارہ خسوف و کسوف چہ گمان می داری ۔ آیا آں ہم از تدابیر مخفیۂ انسانی است یا از قبل خدا گواہ آسمانی ۔ اما تفصیل این نشاں از روئے کتب احادیث آنکہ دارقطنی از امام محمد باقر رضی اللہ عنہ روایت کند کہ برائے مہدیٔ ما دو نشان است کہ از آغاز آفرینش زمین و زمان ہرگز پدیدار نشدہ و آں این ست کہ قمر در شب اول از شب ہائے خسوف او کہ سہ شب می باشند منخسف گردد ۔ و این خسوف در رمضان واقع بشود نیز آفتاب در روز وسط

الاوان - ويقع فى الشهر الذى انزل الله فيه القرآن - وتنكسف الشمس فى النصف منه يعنى فى نصف من ايام كسوفها المعلومة عند اهل العرفان - فى ذالك الشهر المزان - و اخرج ۳۲ مثله البيهقى وغيره من المحدثين - وقال صاحب الرسالة الحشرية - و هو فى هذه الديار من مشاهير علماء هذه الملة - ان القمر والشمس ينكسفان فى رمضان - واذا انكسفا فيعرف المهدى بعده اهل مكة بفراسة يزيد العرفان - وفى روايات اخرى من بعض الصلحاء - ان المهدى لا يعرف الا بعد آيات كثيرة تنزل من السماء - واما فى اول الامر

سورج کے تین دنوں میں سے جو اس کے کسوف کے لئے مقرر ہیں - بیچ کے دن میں کسوف ہوگا - اور یہ بھی اُسی رمضان میں ہوگا -

ایسا ہی بیہقی اور دوسرے محدثوں نے لکھا ہے اور صاحب رسالہ حشریہ نے بھی یہ بیان کیا ہے کہ یہ کسوف و خسوف رمضان میں ہوگا - اور اس کے بعد مہدی مکہ میں شناخت کیا جائے گا - اور بعض صالحین سے ایک یہ بھی روایت ہے کہ مہدی اس وقت پہچانا جائے گا کہ جب بہت سے نشان آسمان سے ظاہر ہونگے -
مگر اوائل امر میں اُس کی تکفیر اور

۳۲ از روزہائے کسوف او کہ سہ روز اند تیرہ گردد و ایں ہم در رمضان اتفاق افتد - وہم چنیں بیہقی و محدثین دیگر آوردہ اند - و صاحب رسالہ حشریہ کہ از مشاہیر علماء ایں دیار است گوید ایں خسوف و کسوف در رمضان بشود - و بعد ازاں اہل مکہ مہدی را خواہند شناخت - و بعضے از صلحاء بر آنند کہ مہدی بعد از ظہور کثرت نشانہا از آسمان شناختہ شود - ولے اولاً چارۂ ازیں نہ کہ نسبت بادے فتوی تکفیر دہند و جہل و تلبیس بہ او منسوب کردہ شود - و در بارۂ او آں ہمہ گفتہ شود آنچہ کفار پیشیں نسبت بہ انبیا گفتہ اند

والابتداء۔ فیکفر ویکذب ویعزی الی
الدجل والتلبیس والافتراء۔ وتکتب
علیہ فتاوی الکفر والخروج من الشریعۃ
الغراء۔ ویقال فیہ کما قال الکافرون
فی الانبیاء۔ ثم توضع لہ القبولیۃ
فی الارض من حضرۃ الکبریاء۔ فلا یوجد
اثنان من المومنین الا یذکرونہ بالمدح
والثناء۔ ثم اعلم ان آیۃ الخسوف و
الکسوف قد ذکرھا القرآن فی انباء قرب
القیامۃ۔ وان شئت فاقرء ھٰذہ الآیۃ۔
وکفٰہما لادراک ھٰذہ الحقیقۃ۔ فاذا برق
البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر
ثم تدبر بالخشوع والخشیۃ۔ ولا یذھب
فکرک الی انہ من وقائع القیامۃ۔

تکذیب ہوگی۔ اور دجل اور تلبیس اور افترا
کی طرف منسوب کیا جائیگا۔ اور اس پر
کفر اور مرتد ہونے کے فتوے لکھے جائیں گے
اور وہ سب کچھ اس کے حق میں کہا جائیگا جو کافروں نے
نبیوں کے حق میں کہا۔ پھر اس کی قبولیت زمین پر پھیلائی
جائیگی پس مومنوں میں سے دو آدمی ایسے نہ پائے جائینگے کہ
اس کو مدح اور ثناء کے ساتھ یاد نہ کرتے ہوں اور
یہ بھی جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف نے کسوف
خسوف کے نشان کو قرب قیامت کے نشانوں میں
سے لکھا ہے اور اگر تو چاہے تو اس آیت کو پڑھ کر
برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس
والقمر۔ اور یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ نشان
قیامت کے واقعات میں سے ہے کیونکہ
جس خسوف اور کسوف کا اسجگہ ذکر

و بعد زاں برائے وے قبولیت در زمین نہادہ شود حتیٰ کہ دو تن ہم در جائے فراہم آیند
مدح و ثنائے او برزبان برانند۔

مخفی نماند کہ قرآن کریم خسوف وکسوف را از نشانہائے قرب قیامت قرار دادہ
چنانچہ گوید فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر۔
و معنے اش آں نہ کہ ایں نشان از واقعات قیامت بودہ است۔ زیرا کہ خسوف و
کسوف کہ ایں جا مذکور است بستہ بہ وجود ایں عالم است۔ چہ آں ناشی از

وایاك وهذه الخطأ الذی یبعدك
من المحجة - فان الخسوف الذی ذکر
ههنا هو موقوف علی وجود هذه
النشأة الدنیویة - فانه ینشأ
من اشکال نظامیة . واوضاع مقررة
منتظمة ویکون فی الاوقات المعینة
والایام المعلومة المشتهرة - و
لابد فیه من رجوع النیرین الی
هیئتهما السابقة - بعد خروجهما
من هذه الحالة - واما الآیات التی
تظهر عند وقوع واقعة الساعة.
فهی تقتضی فساد هذا الکون بالکلیة.
فانها حالات لاتبقی الدنیا بعدها
ولا اهل هذه الدار الدنیة -

ہے۔ وہ اس دنیوی پیدائش پر موقوف
ہے۔

وجہ یہ کہ خسوف کسوف اوضاع مقررہ
منتظمہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اوقات
معینہ اور ایام معلومہ میں اس کا ظہور
ہوتا ہے۔ اور خسوف کسوف میں یہ
امر ضروری ہے کہ آفتاب اور قمر بعد اس کے
کہ اس حالت سے باہر آویں اپنی پہلی حالت
کی طرف رجوع کریں۔ مگر وہ نشان جو قیامت کے
قائم ہونے کے وقت ظہور میں آئیں گے وہ
اس وقت ظاہر ہونگے جبکہ دنیا کا سلسلہ بکلی
درہم برہم ہو جائیگا کیونکہ وہ ایسی حالتیں ہیں کہ
ان کے بعد دنیا نہیں رہیگی اور نہ اہل دنیا رہیں گے

اوضاع مقررۂ منتظمہ و در ایام معینہ و اوقات معلومہ ظہورش می باشد۔ و
نیز درآں ضروری است کہ آفتاب و ماہتاب بعد از خروج ازاں تیرگی رجوع
بحالت سابقہ خود نمایند۔ اما آں نشانہا کہ قرب قیامت پدیدار گردند آں
وقتے باشد کہ ایں نظام سلسلہ عالم بالمرہ از ہم بپاشد۔ زیرا کہ از پس
آں حالتہا دنیا و اہل دنیا را نشانے و اثرے نخواہد بود۔ و خسوف

والخسوف والكسوف يتعلقان بنظام هٰذه النشأة ويوجد ان فيه من بدو الفطرة - فثبت ان الخسوف الذى ذكره القرآن فى صحفه المطهرة - هو من الآثار المتقدمة على القيامة - و لقيام القيامة كالعلامة - وانى كتبتُ هٰذه المباحث مفصلة فى رسالتى نُورالحق التى الفتها فى العربية - واودعتها عجائب آية الخسوف و الكسوف اتمامًا للحجة - وكنت كتبتُ فى تلك الرسالة التى الفتها لبيان اٰية الخسوف والكسوف - انى الهمتُ من ربّى الرحيم الرؤف - ان العذاب يحل على قوم لايتوبون بعد هٰذه الاٰية -

اور کسوف وخسوف اس دنیا کے نظام سے تعلق رکھتے ہیں اور ابتدا سے اس میں بنائے گئے ہیں پس ثابت ہوا کہ وہ کسوف خسوف جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے، وہ قیامت کے لئے آثار متقدمہ ہیں نہ یہ کہ قیامت کے قائم ہو جانے کی علامتیں ہیں - اور میں نے ان بحثوں کو اپنے رسالہ نورالحق میں مفصّل طور پر لکھدیا ہے - اور اس رسالہ میں اس نشان کے متعلق کئی عجائبات ہیں جو میں نے اتمام حجت کی غرض سے اُس میں درج کر دیئے ہیں -

اور میں نے رسالہ نورالحق میں یہ لکھا تھا کہ ان لوگوں پر عذاب نازل ہوگا کہ جو کسوف خسوف کا نشان دیکھنے کے بعد توبہ نہیں کریں گے -

وکسوف تعلق بہ نظام ایں عالم دارد و از بدو آفرینش موجود است - از ایں آشکار شد کہ خسوف وکسوف کہ در قرآن مذکور است از آثار متقدمہ قیامت است نہ علامہ قیام قیامت - رسالہ نورالحق متکفل تفصیل ایں مضمون و عجائبے دیگر ہم از باب ایں نشان درآں مذکور است کہ جہت اتمام حجت ترقیم شدہ -

و ہم در رسالہ نورالحق نوشتہ بودم کہ عقاب خداوندی بر سرآں مردم فرود آید کہ بعد از نشان خسوف وکسوف توبہ نکنند - و دین را بر دنیا

ولا يقدمون الدين على الدنيا الدنيّة -
وكذالك سلّط الطاعون بعدها على
اكثر غافلي هٰذه الديار - واحرق
الوف من الناس بتلك النار - و
ارسل على كل غافل شواظ منها
فماتوا بجمرها واخرجوا من القرٰى
والامصار - وما انطفأ الى هٰذا الوقت
هٰذا الضرام - ويرعد على الرؤس
الحمام - ونرى الامر كما تواتر فيه
الالهام - ان في ذالك لاٰية لقوم
متقين - وكذالك كنت كتبت في
تلك الرسالة - ان الله سينصر اهل
الحق بعد هٰذه الاٰية - فيزيد
جماعتهم ويتقوى امرهم من

۲۳

اور دین کو دنیا پر مقدم نہیں کریں گے۔ سو
ایسا ہی ہؤا کہ خسوف کسوف کے بعد اس
ملک کے اکثر غافلوں پر طاعون بھیجی گئی اور
ہزاروں انسان اس وبا سے مر گئے - اور
ہر ایک غافل پر ایک چنگاری پڑی جس سے وہ
مرے اور دیہات اور شہروں سے نکالے
گئے۔ اور یہ آگ اب تک ٹھنڈی نہیں ہوئی
اور موت سروں پر نعرے مار رہی ہے
جیسا کہ اس بارے میں متواتر الہام سے
پہلے ہی سے معلوم ہؤا تھا۔ اور اس میں پرہیزگاروں
کے لئے نشان ہیں - اور ایسا ہی میں نے اس
رسالہ میں لکھا تھا کہ خدا تعالےٰ اس نشان کے
بعد اہل حق کو مدد دے گا - پس اُن کی جماعت
زیادہ ہو جائے گی - اور ان کا کام قوت

برنگزینند۔ آخر بر حسب وعید خداوندی طاعون بر سر اکثرے از غافلان ایں دیار وارد آمد - و ہزاران نفس
طعمۂ ایں وبائے عالم سوز گردیدند و بسیارے از خفتگان را ازآں اخگر خرمن جان پاک
بسوخت - واز دہہا و قریہ ہا اخراج شدند و ہنوز ایں آتش سرد نشدہ و شمشیر مرگ ہنوز از
غریدن باز نہ ایستادہ - چنانچہ الہامات متواترہ دریں معنی خبر دادہ بودند و دریں واقعات برائے ترسندگان نشانی
واضح است - وہم چنیں در آں ایمائے رفتہ بود کہ بعد ازاں نشان اہل حق را
نصرت و تائید از خدا برسد - و جماعت ما را افزونی دست بہم دہد - و کار ایشان

عنايات الحضرة - والله ينزل آياته
ويشيع في الناس دقائق المعرفة۔
فصدق الله هذه الأنباء كلها
بالفضل والرحمة - وأرى الآيات
ونصر بالتائيدات لقطع الخصومة۔
وزاد جماعتي كما وعد وجعلها لبيضة
الاسلام كركن شديد والاسطوانة - وانا
سنذكر بعضها اظهاراً لهذه الموهبة۔
فالحمد لله على هذه المنة - وان في ذالك
لآية لقوم متفرسين -
ومن نوادر آياتي التي ظهرت
بعد وعد الله في آية الكسوف والخسوف۔
وانتجعت في الوقت من القلوب باذن
الله الرؤف - هو واقعة هلاك رجل

پکڑا جائیگا - اور خدا تعالیٰ نشانوں کو ظاہر کریگا
اور معرفت کو لوگوں میں پھیلائے گا - پس
خدا تعالیٰ نے ان تمام پیشگوئیوں کو اپنے فضل اور
کرم سے پورا کیا - اور نشان دکھلائے اور
قطع خصومت کے لئے تائید کی - اور
اور وعدہ کے موافق میری جماعت کو زیادہ
کیا - چنانچہ ہم بعض نشانوں کا اسجگہ ذکر
کرتے ہیں - اور اس احسان پر خدا تعالیٰ کا
شکر ہے - اور اس میں فراست والوں کے
لئے نشان ہیں -

ص۲۳

اور عجیب تر نشانوں میں سے جو خسوف
کسوف کے بعد ظہور میں آیا جس نے دلوں
پر بڑا اثر ڈالا - وہ لیکھرام کی موت
کا نشان ہے -

قوت گیرد و خدا تعالیٰ نشانہا پدیدار نماید و قوۂ معرفت بردم ارزانی دارد - پس خدا را شکر کہ
ہمہ این اخبار بالغیب کما ہی ہی بوقوع آمدہ - و قطع خصومت ادا کردہ وجہت تائید حق
نصرتہا از خدا ظہور فرمودہ و بر وفق وعدۂ الٰہی جماعت من افزونی یافتہ اکنون برائے شکر
این نعمت بعضے از نشانہا را در معرض بیان می آریم - و دریں برائے اہل فراست نشان عظیم
است -

ص۲۴

و از جملہ نشانہائے بزرگ کہ بعد از خسوف و کسوف بروز یافتہ و در دلہا جا کردہ نشان

كان اسمه ليكهرام - وكان من قوم
عبدة الاصنام - وكان شديد الحقد يعترض
على الاسلام - ويسبّ نبيّنا خير الانام -
عليه الف الف سلام - وتفصيل هٰذه
القصة - انه سمع من بعض الاخوة -
ان رجلاً في القاديان يدعي الالهام و
الكرامات - ويقول ان الاسلام هو الدين
عند الله ربّ السمٰوٰت - ومن خالف
فهو من المبطلين - فمازال يعجبه هٰذا
الخبر حتّٰى قصد القاديان ذات مرة - و
هو يومئذ ابن ثلثين سنة - او قليل
منه كما علمنا من وجهه فراسة - فجاءني
وسئل عن الاٰيات - واظهر انه لا يبرح
الارض او يرى بعض خرق العادات -

اور یہ شخص بڑا کینہ ور تھا - اور اسلام
پر اعتراض کیا کرتا تھا - اور ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا - اس نبی پر
خدا تعالٰے کے ہزاروں سلام ہوں - اور اس قصہ کی
تفصیل یہ ہے - کہ اُس نے بعض اپنے بھائیوں سے
سُنا کہ ایک آدمی قادیان میں ہے جو الہام
کا دعوٰی کرتا ہے اور نیز کرامات کا مدعی ہے اور کہتا ہے
کہ سچا دین اسلام ہی ہے - اور جو اس کا مخالف ہے وہ
باطل پر ہے - سو وہ اس خبر سے ہمیشہ تعجب کرتا تھا
یہاں تک کہ ایک مرتبہ اُس نے قادیان آنے کا ارادہ
کیا اور وہ اُن دنوں میں تیس برس کی عمر میں تھا یا کچھ
کم جیسا کہ اُس کے مُنہ کے دیکھنے سے ہمیں اندازہ معلوم
ہُوا - سو وہ میرے پاس آیا اور نشانوں کے بارے میں مجھ سے
سوال کیا اور ظاہر کیا کہ وہ کبھی قادیان سے نہیں جائیگا

مرگ لیکھرام است - این شخصے بود کینہ توز بر اسلام حملہ ہا می کرد و نبی کریمؐ ما را دشنام مے داد
و ناگفتنیہا مے گفت - تفصیل این مقال آنکہ آں عدو اسلام از ابنائے جنس خود شنید
کہ شخصے در قادیان است کہ دعوی الہام و اظہار خرق عادات می دارد - وی گوید کہ دین حق
اسلام است و ما سوا باطل - او از شنیدن این قصہ در شگفت می بود تا عزم آمدن در قادیان
را تصمیم بداد و دراں زمان جوان سی سالہ بود یا بقدر بیش وکم بروفق آنچہ آں وقت از روئے او ہویدا بودم
خلاصہ آں برہمن در نزد من آمد و نشانے درخواست ...... وگفت تا نشانے نہ بینم زنہار از

او یاخذ منی اقرار العجز عند هذه
السوالات - واصرّ علیٰ ان یوانس آیۃ
الله امام ارتحاله - وکان جهولا
غیر متأدب فی مقاله - فطفق
یبلطنی لرؤیة الآیة - ویحجانّی
من العمایت - فانه کان جسدا
له خوار - وما اعطی له روح فراسة
ولا افتکار - وکان احتکاو فی جنانه -
ان هذا الرجل کاذب فی بیانه - و
کذالک انتقش فی قلبه من خدع
اعوانه - وحشیت بهم بئر عرفانه -
ووافانی ذات المرار - فالحّ علیّ وابلط
بکمال الاصرار - ونظر الیّ شزرا
بالاستکبار - وقال انی لن افارق

جب تک کہ بعض نشان نہ دیکھے اور یا جب تک مجھ سے
اقرار عجز نہ لے لیوے - اور اُس نے اصرار کیا کہ
اپنے جانے سے پہلے نشان دیکھے - اور وہ ایک جاہل
بے ادب تھا - پس اُس نے مجھے نشان کے لئے
دق کرنا شروع کیا - اور نابینائی کی وجہ سے اصرار
کرتا تھا کیونکہ وہ جسم بے جان تھا جس
کو عقل کی رُوح نہیں دی گئی تھی - اور
اس کے دل میں یہ بیٹھ گیا تھا کہ یہ شخص
اپنے بیان میں جھوٹا ہے اور یہ باتیں اُس کے
ہم صحبتوں نے اُس کے دل میں بٹھائی تھیں جن سے
اُس کی شناخت کا کنواں مکدّر ہو گیا تھا -
اور وہ ایک دن میرے پاس آیا اور نشان کے دیکھنے
کیلئے بڑا اصرار کیا - اور میری طرف تکبر سے
دیکھا - اور کہا کہ میں اِس گاؤں سے کبھی

قادیان بیروں نخواہم شد یا درغ اعتراف بعجز بر ناصیۂ شما خواہم گذاشت - وبرایں اصرار ورزید
کہ لابد است کہ قبل از رفتن ازایں جا نشانے مشاہدہ نماید - وآں شخصے بود از حلیہ ادب ....
عاری - واز نہایت شوخی وخیرگی دست استبداد بدامن من زد - چہ او حقیقۃً کالبد بے روح بود
کہ رُوح خرد دروے ندمیدہ بودند وگمان وے آں بود کہ من تار وپود دروغ بر بافتہ استم - وایں اعتقاد
نسبت بر من بعضے از ہم مشربانش خاطر نشان کردند - لہذا چشمہ شناخت وے مکدّر گردید خلاصہ
عاقبت روزے پیش من آمد وجہت بروئیت نشانے اصرار از حد بگذرانید وبروئے من بادیدۂ استکبار و استحقار

هٰذه القرية - الّا وتريني الاٰية -
او تقر بكذبك بما اخترت الفرية.
وساء الحضار ما اختار من غلظ
وشدة - فبردتهم بوصية صبر
وتؤدة - وكانوا من الذين اخذا
مريع منتجعهم - وداري مخنوهم -
وحسبوا الهامي مرتعهم ومخبرهم -
ثم قلت له ياهذا ان الاٰية ليست
كشيء ملقاة تحت الاقدام - لاالقطه
لك واعطيك كالخادم بالاكرام - بل
الاٰيات عند الله يري اذا ما شاء -
ولاينفع الوثب كثور الوحش فاياك
والمراء - والصبر حقيق لمن طلب
آي الله وجاء يستقري العنياء -

نہیں جاؤنگا جب تک کہ تم نشان نہ دکھلاؤ
اور یا اپنے جھوٹ کا اقرار نہ کرو - اور حاضرین کو
اُس کی سخت بدزبانی بُری معلوم ہوئی - پس
مَیں نے اُن کو صبر کی وصیت کے ساتھ ٹھنڈا کیا -

پھر مَیں نے اُس کو کہا کہ اے شخص : نشان ایسی
چیز تو نہیں جو قدموں کے نیچے پڑی ہو اور فی الفور
دکھلا دی جائے - بلکہ نشان خدا کے پاس ہیں -
جب چاہتا ہے دکھلاتا ہے - اور
گاؤ دشتی کی طرح کودنا مناسب نہیں پس
لڑائی سے پرہیز کر - اور جو شخص نشانوں کو ڈھونڈتا
ہے اس کے لئے صبر کرنا بہتر ہے - کیونکہ

نگریست - وگفت ابدًا ازیں دہ نروم تا نشانے از شما نہ بینم یا شما سپر عجز بیفگنید -
حاضران از گفتار تلخ و درشتش برنجیدند - من از پند صبر آب بر آتش ایشان زدم
و بآخر اورا گفتم اے فلاں نشان چیزے نیست کہ پیش پا افتادہ باشد - یا حقہ مشعبدنہ کہ
دراں اعجوبہ نمودہ شود بلکہ نشانہا نزد خدا است وقتے کہ می خواہد نشان مے دہد - و چوں
گاؤ دشتی تپیدن روا نیست - از ستیز و آویز پرہیز کن - ہر کہ طالب نشان باشد
او را صبر لازم است - چہ نشان از طرف خدا نازل مے گردد و

فانه امر ینزل من حضرة العزّة۔
ویحتاج ظهوره الی تضرعات العبودیة
فلحبس نفسك عندنا الی حول۔
وهذا خیرلك من سبّ وصول۔
لعل الله یریك آیة ویهب یقینا
وسکینة۔ وکذالك نرجوا من
الله المنان۔ فاصبر معنا الی هذا
الأوان۔ ان کنت من الطالبین۔ فما
نجعت نصیحتی فی جنانه۔ وما انتهی
من هذره وهذیانه۔ فقلت ایها
الرجل ان کنت لاتصبر وتعزم علی
الرحیل۔ ولاتختار ما اریناك من
السبیل۔ فلك ان تذهب وتنتظر
الالهام۔ فذهب مغاضبًا وترك

نشان ایک ایسی چیز ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے
نازل ہوتے ہیں اور اُن کا ظاہر ہونا تضرعات عبودیت
پر موقوف ہے پس ایک برس تک میرے پاس توقف
کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے تا کہ خدا تعالیٰ تجھے نشان
دکھائے اور یقین اور سکینت بخشے۔ اور
اسی طرح ہم خدا تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں
پس اگر تو طالب ہے تو اس وقت تک صبر
کر۔ مگر میری نصیحت نے اُس کے
دل میں اثر نہ کیا اور بیہودہ گوئی سے باز
نہ آیا۔ تب میں نے کہا کہ اے شخص! اگر
تو صبر نہیں کر سکتا اور جانے کا پختہ ارادہ
کر لیا ہے اور ہماری تجویز کو پسند نہیں کرتا
تو تیرا اختیار ہے کہ تو چلا جا اور ہمارے الہام کی
انتظار کرتا رہ۔ تب وہ غصہ کی حالت میں چلا گیا

۲۳

ظهور آں موقوف بر تضرعاتِ عبودیت مے باشد۔ لہذا باید کہ یک سال تمام نزد من مکث بکنی
کہ خدا ترا نشانے بنماید و سکینت و طمانیت بر تو فرود آید۔ ہم چنیں از خداوند
امید داریم کہ اگر طالب صادق استی تا آں زمان شکیبائی بگزیں مگر اندرز من در وے
نگرفت۔ و ہرزہ گفتن آغاز کرد۔ ناچار گفتم کہ اگر نمے توانی کہ شکیبی و آمادہ
بر رفتن استی و تجویز مرا قبول نکنی اختیار داری برو و الہام مرا منتظر باش
و چشم در راہ نشین۔ آخر او خشم آگیں از پیش من برخاست۔ و ازاں بعد

۲۳

الکلام - ثم جعل یذکرنی فی محافل بتوہین وتحقیر - واراد ان یجزامری ویریہ قومہ کشئ حقیر - ومتاع کقطمیر - فاستعمل الاکاذیب لتکمیل ھذہ الارادۃ - واشتری الشقاوۃ و بعد من السعادۃ - وکم من مفتریات افتری - وکم من بھتان اشاعہ من حقد وھوی - وصار شغلہ سبّ نبیّنا المصطفیٰ - وتکذیب کتابنا الذی ھو عین الھدیٰ - وکم من کتب الطال المقول فیھا وھذی - وطفق یھتک اعراض الحلیۃ و بدور العلی - وتخیب حضوۃ العزۃ واحبۃ ربنا الاعلی - وما اختشی

بعد اس کے کوئی کلام نہ کی - پھر اُس نے یہ کام شروع کیا کہ ہر ایک محفل میں مجھے تحقیر اور توہین سے یاد کرتا اور یہ دل میں ٹھانا کہ میرے کاروبار کو پراگندہ کرے اور قوم کی نظر میں مجھے ایک ذلیل انسان کی طرح دکھلاوے - سو اُس نے اِس ارادہ کے پورا کرنے کیلئے جھوٹ اور افترا پر کمر باندھی اور بدبختی کو خرید لیا اور سعادت سے دور جا پڑا - اور بہت سے افترا بنائے اور بہت سے بہتان گانٹھے - اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا شروع کیا - اور قرآن شریف کی تکذیب کرنا اپنا پیشہ قرار دیا - اور اپنی کتابوں میں اس نے زبان درازی شروع کی - اور بزرگوں اور آسمانی چاندوں کی ہتک عزت اُس کا شیوہ ہو گئی اور خدا تعالیٰ کے پیاروں کو بُرا کہنا اُس نے اپنا طریق بنا لیا - مگر خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اُس کی

گفتگوئے درمیان نیاورد - بعد چندے ایں وتیرہ پیش گرفت کہ ہر جائے رفت در تذلیل و تحقیر من میکوشید و ببدی یاد میکرد و براں شد کہ کاروبار مرا برہم زند - و در دیدۂ مردم مرا ہیچکارہ وانماید - و جہت حصول ایں کام کمر بر افترا ہا و دروغ بافیہا بربست - و نبیؐ کریم مارا (صلے اللہ علیہ وسلم) سقط گفتن و دشنام دادن - و اہانت و تکذیب قرآن حکیم پیشہ گرفت - و برگزیدگان خدا و نجوم سما را در کتب خوع نامزا می گفت - غرض این گونہ ناہنجاریہا و بے اندامی ہا شعار خود کرد -

نكال الاخرة والاولى - وهاجته الحمية والنفس الابية على تذفّ رسولنا خير الورى - فكان لايخلوا وقتة من سبّ سيدنا المجتبى - وكان فى الشتم كسيل هامر وماء غامر او اشد فى الطغوى - وكانت هٰذه العذرة على حين فى شفتيه - وجنون الغيظ فى عينيه - وما خاف وما انتهى - فالحاصل انه كان يريد ان يحقّر الاسلام فى اعين الناس وعامة الورى - ويشيع بينهم تعليم الخناس ويصرف عن الهدٰى - وكان الله يريد ان يجلّى قدرةً ويرى الناس تذرة ويرى الرائين اٰيته الكبرٰى فلما تجلى ربنا للميقات - وجاء وقت الاٰيات - كتب الىّ على عزم السخرية والاستهزاء - وقال اين اٰيتك ووعدك الم تظهر حقيقة الافتراء - وغلط علىّ

ماندگی کو چھوڑے اور اس کی پلیدی لوگوں پر ظاہر کرے اور ایک بڑا نشان دکھاوے

پس جبکہ خدا تعالیٰ کے وعدے اور نشان کا وقت قریب آیا تو اس شخص نے ٹھٹھے سے میری طرف ایک خط لکھا کہ تمہارے نشان کہاں گئے - اور کیا اب تک تمہارا افتراء ظاہر نہ ہوا - اور

اما خدا خواست کہ طلبش از زیر گلیم بیروں آید و طشتش از بام بہ زیر افتد و نجاستش را بر مردم اظہار دہد و نشانے وا نماید - چوں آں وقت وعدۂ خدا و نشان فراز آمد آں ہندو مرا خطے نوشت پُر از

كما هي عادة السفهاء - واخذني بالعنف
كالغرماء - وجرّءه مشركو هذه القرية
على مطالبة الآية - وكانوا يعللونه
بالقصص الباطلة - ليزول منه
الرعب ويأخذه نوم الغفلة - و
كانوا ينفخون في اذانه ان هذا الرجل
كاذب مكار - فلا يأخذك رعبه ولا
اسبطرار - فوالله ما اهراق دمه
الا هذه الكذابون - فانهم
اغروه عليّ وكانوا يحلفون - و
ما احسنوا اليه بزورهم بل
كانوا يسيئون - فقسي قلبه
بكلماتهم - وآمن بمفترياتهم -
وتلطّخ برجس الشياطين - و

جیسا کہ کمینوں کی عادت ہوتی ہے اپنی تحریر میں
بہت کچھ سختی کی اور مجھے اپنا مدیون قرار دے کر
ملامت شروع کی - اور اس گاؤں کے ہندوؤں نے اس کو
نشانوں کے طلب کیلئے دلیر کیا اور باطل کہانیاں پیش کر کے
اس کا ڈھارس باندھا تاکہ اس رعب کو دور کریں جو اس پر
پڑا ہوا تھا - اور یہ قادیان کے لوگ اس کے کانوں میں پھونکتے
رہے کہ یہ شخص تو جھوٹا اور مکار ہے پس ایسا نہ ہو کہ
تو اس کے رعب کے نیچے آجائے - اور مجھے خدا کی قسم ہے کہ
اس کے قتل کرنیوالے یہی قادیان کے لوگ ہیں کیونکہ
ان لوگوں نے ہی میری دشمنی اور مقابلہ کیلئے اس کو دلیر
کیا اور قسمیں کھا کر اسکو تسلی دی - مگر ان لوگوں نے ان باتوں کے
ساتھ اس سے نیکی نہیں کی بلکہ بدی کی - آخر نتیجہ یہ ہوا کہ
ان لوگوں کی بہت سی باتیں سننے سے اسکا دل سخت ہوگیا
اور وہ ان کے افتراؤں کو مان گیا اور ان کی پلیدی سے آلودہ ہوگیا

استہزار کہ نشانہائے شما چہ شد و آیا ہنوز پردہ از روئے دروغ و زور شما برنخاستہ - و چوں
پست نژاداں دراں نامہ دقیقۂ از سفاہت و یاوہ گوئی فرونگذاشت - و مرا مدیون خود قرار دادہ
از ہیچ گونہ زجر و توبیخ دریغ نفرمود - ہندوزادہ ہائے ایں دہ برائے طلب نشان دلیرش ساختند
و افسانہائے ہرزہ در گوشش انداختہ پشت وے را توانا کردند و بکوشیدند کہ آں بیم
و ہراس کہ بروے دست یافتہ بود از درونش بدر رود و در گوشش میدمیدند کہ ایں
کس کاذب محض است زنہار از وے خوفے در دلت راہ مبادا - بخدا قاتلانش
اہالی ایں دہ بودہ اند - زیرا کہ ایں مردم او را بر مقاومت من برداشتند و سوگندہا یاد کردہ
تقویت وے نمودند - اے دریغ ایں مردم در جائے خیر شرے و ضررے باو رسانیدند - آخر دلش

صار اشد خصومة فی الدین - و
کان فی اول امرہ مال الی صحبتی
لعلہ یری امارات حقیّتی۔ فبطّأ
بہ ھؤلاء خوفا من اثر الصحبة۔
وقالوا ما تطلب منہ وانا نحن من
اھل التجربة - وھو تبوّء القادیان
الی شھر تام - واخذ انواع مفتریات
من لئام - حتی اوقدوہ کنار
الجحیم - وسوّدوا قلبہ ولا کسواد
اللیل البھیم۔ ثم رحل بعد
اخذ ھٰذہ التعالیم - وطفق
یطالب منی اٰیة من الاٰیات -
وقد اضطرمت فی قلبہ نار
المعادات - وکان ینکر فی

اور سخت جھگڑا شروع کر دیا - اور وہ
ابتدا میں میری صحبت کی طرف مائل ہو گیا تھا
اور امید رکھتا تھا کہ میں نشان دیکھوں پس یہ لوگ
اس کے مزاحم ہوئے اور اس ارادہ سے اس کو ہٹا
دیا تا اثر صحبت سے متاثر نہ ہو جائے - اور اس کو کہا کہ تو
ان کی صحبت میں وہ کر کیا کریگا اور ہم تو اسکی نسبت
اہل تجربہ ہیں - اور وہ قادیان میں قریبًا ایک مہینہ تک
ٹھہرا اور بہت سے افتراء اس نے اپنے دل میں بٹھائے اور
جہنم کی آگ کی طرح ان لوگوں نے اس کو افروختہ کیا اور
اس کے دل کو رات کی طرح سیاہ کر دیا - اور پھر وہ
ان تعلیموں کو پاکر چلا گیا اور مجھ سے نشانوں کا طلب
کرنا شروع کیا - اور اس کے دل میں دشمنی
کی آگ بھڑک اٹھی - اور وہ خدا تعالےٰ
کے نشانوں سے اپنے دل میں انکاری

از کثرت گفت وشنید سخت شد وہمہ دروغ زنیہا وہرزہ کاریہائے آناں را راست دانست وپیکار درشتی پیش گرفت۔ امّا اوّلًا رو مائل بصحبت من بودہ متوقع آں بود کہ نشانے از من بہ بیند۔ ولے ایں مردم مانع آمدہ انا[1] ارادہ اش باز داشتند کہ نباید از رفتار وگفتار من متأثر بشود وگفتند نشستنت پیش ایں کس چہ حاصل کہ ما ساکنان ایں دہ وہمسایگان ونسبت بایں کس صاحب تجربت وخبرت می باشیم۔ او یک ماہ در قادیان مکث نمود و انبار افتراہا در نزد خود فراہم آورد - وہالئے ایں دہ چوں دوزخش بیفروختند ودل وے را چوں شب تار سیاہ گردانیدند - آخر او ایں ہمہ آموختہ ازیں جا برفت ونشاں از من طلب می کرد۔ و آتش عداوت سراپائے وے را بگرفت - واو بر نشانہائے خدا

[1] ؎ : نقل مطابق اصل۔

نفسه من عجائب رب السموٰت۔ واصر علی الطلب لیکون له وقع فی اعین المشرکین والمشرکات۔ ولما قصد الرحیل۔ وختم القال والقیل۔ رأیتُ انی مقیم فی صحن مکان کالشجعان وفی یدی رُمح ذابل حدید السنان۔ کثیر البریق واللمعان۔ واراہ امام عینی میتا علی التراب۔ واطعن رأسه بنیت الانصاب۔ ویتلالاء سنانی عند کل طعنی ویبرق کالشھاب۔ ثم قال قائل ذھب وما یرجع قط الی ھذہ الجداب۔ فو اللّٰہ ما رجع حتی نعاہ الینا بعض الاصحاب۔ وتفصیل ھذہ القصة۔

تھا۔ اور مجھ سے اس لئے نشان طلب کرتا تھا کہ تا ہندوؤں کے دلوں میں اس کی عزت پیدا ہو۔ اور جب وہ قادیان سے چلا گیا تو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک میدان میں مَیں کھڑا ہوں۔ اور میرے ہاتھ میں ایک باریک نیزہ ہے جو بہت چمک رہا ہے۔ اور مَیں نے اس کو ایک مُردہ پایا جو میرے آگے پڑا ہے اور مَیں اُس نیزہ سے اس کے سر کو ادھر اُدھر کرتا ہوں۔ تب ایک بولنے والے نے آواز دی کہ یہ چلا گیا اور پھر قادیان میں کبھی نہیں آئے گا۔ سو درحقیقت وہ پھر واپس نہ آیا یہاں تک کہ ہم نے اُس کے مرنے کی خبر سُنی اور اِس قصہ کی تفصیل یوں ہے کہ

انکار تمام داشت واز من جہت آں طلب مے کرد کہ وقعے در دل ہنود پیدا کند۔ و چوں از قادیان برفت درخواب می بینم در میدانے ایستادہ ام و نیزہ تیز درخشان در دست من است و مے بینم لیکھرام را مردہ وارے درپیش من افتادہ است بانوک نیزہ سرش را تقلیب مے کنم۔ ناگہاں گوئیندۂ آواز بداد کہ ایں رفت است و دیگر بقادیان باز نخواہد آمد۔ وبحقیقت ہمچنیں پدیدار شد و ہرچہ بعد از رفتنش دیگر بقادیان آمد آں خبر ہلاکش بود۔ تفصیل ایں اجمال وکشف ایں مقال آنکہ چوں از ایں جا

انه لما فصل من هٰذه البقعة۔ جعل یصر علیٰ تطلب آی الرحمٰن مع السبّ والشتم وکثیر من الھذیان۔ فخررت امام الحضرة۔ وتبصبصت للّٰہ ذی العزة۔ ودعوت اللّٰہ فی آناء اللیل بالتضرع والابتھال۔ و اقبلت علیٰ ربّی بذوبان المھجة و تکسر البال۔ فالھمنی ربّی انہ سیقتل بعذاب شدید بحربة۔ فی ست سنة۔ فی یوم قرب یوم العید۔ باذن اللّٰہ الوحید۔ واخبرته عن ھٰذا الالھام۔ فما خاف بل زاد فی السبّ وتوھین الاسلام۔ وکتب الیّ انی اُلھمت انك تموت بالھیضة الی ثلث سنة۔

جب وہ اس جگہ سے چلا گیا۔ تو اُس نے نشانوں کو طلب کرنا شروع کیا۔ اور نیز گالیاں دیتا اور بدگوئی کرتا تھا۔ تب مَیں حضرت عزت میں گرا اور قہری نشان کے لئے تضرع کیا۔

سو خدا نے مجھے خبر دی کہ وہ ایک عذاب شدید کے ساتھ چھ برس کے اندر قتل کیا جائیگا۔ اور اس کے قتل کا دن عید کے دن سے قریب ہوگا۔ اور اس الہام سے مَیں نے اُس کو خبر دے دی۔ سو وہ اس الہام کو سنکر اور بھی بدگوئی میں بڑھا۔ اور میری طرف لکھا کہ مجھے بھی الہام ہُوا ہے کہ تو تین برس تک ہیضہ سے مرجائیگا۔

رفت و طلب نشان و آغاز دشنام کرد۔ برآستانۂ حضرت عزت برو افتادم و برائے نشان قہری زبان ضراعت و ابتہال کشودم۔
بنا براں خدا مرا خبر داد کہ او در مدت شش سال با عذاب الیم کشتہ شود و یوم قتلش قریب از روز عید باشد۔ ازیں الہام اعلامش کردم۔ و لے بعد از شنیدن در بدگوئی بیفزود و پیش من خط فرستاد کہ مرا نیز خبر دادہ اند کہ تو در مدت ۳ سال از ہیضہ خواہی مرد۔

وطبع ھٰذا النبأ و شھرہ واشاعه فی اقوام مختلفة - وارسل الیّ اوراقه التی کانت کالضحوکة - و کتبه فی بعض کتبه وذکرہ فی محافل غیر مرّة - فکتبتُ الیه ان الامر فی ایدی الرحمٰن - فان کنت صادقا فیری صدقك اھل الزمان - وان کان الصدق فی قولی - فسیظھرہٗ بالفضل والاحسان - انه مع الذین اتقوا والذین صدقوا فی القول والبیان - انه لاینصر الکاذبین - فمضٰی زمان علٰی نبأ ہ الکاذب بخیر وعافیة - وما تغیّر منا جزء من شعرۃ واحدۃ - ولمّا قرب میقات ربی فی امر حمامه.

اور اس خبر کو اُس نے لوگوں میں مشہور کر دیا اور مجھے اس پیشگوئی کے اشتہار بھیجے اور کئی مجلسوں میں اس کا ذکر کیا۔

تب مَیں نے اُس کی طرف لکھا کہ تمام بات خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے سو اگر تو اپنی پیشگوئی میں سچا ہے تو تیری سچائی خدا تعالیٰ ظاہر کر دیگا اور اگر میری بات سچ ہے تو اس کو اپنے فضل اور احسان سے ظاہر فرمائیگا کیونکہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیز گار ہیں اور سچ بولتے ہیں اور جھوٹوں کی وہ مدد نہیں کرتا۔ سو اس کی جھوٹی پیشگوئی کا زمانہ بخیر و عافیت گذر گیا۔ اور ایک بال بھی ہمارا بیکانہ ہُوا - اور جب اس کی موت کے بارے میں میرے رب کا وعدہ نزدیک آیا

و ایں خبر را در اقوام مختلفہ اشاعت کرد و اشتہار مشتمل بر آں خبر غیب مرا فرستاد - و او را نوشتم کہ سر رشتہ امور در دست رحمٰن است - اگر راستی بجانب تست قریب است کہ راستی تو آشکار شود و اگر من صادقم پس انشاء اللہ فضل و نصرت او دست مرا خواہد گرفت - زیرا کہ خدا یاآں مردم مے باشد کہ ازو بترسند و راست بگویند و او گاہے حمایت کاذبان نکردہ و نکند - آخر خبر دروغ وے چوں گوز شتر برباد رفت و در مدت مقرر کردہ او وقت ما بسلامت گذشت و یک مو زیانے نشد - اما چوں دربارۂ مرگ وے میعاد پروردگار من فراز آمد - و

واتت عليه السنة الخامسة من ايامه. وكان يضحك ويقيس الهامي على زور كلامه - اتفق انه دخل عليه رجل من المسافرين - واظهر انه كان من قومه الآريين - ثم ادخله في الاسلام بعض الخادعين - والآن جاء متندمًا كالطالبين الخائفين - ويريد ان يرجع الى دين اباءه ويترك المسلمين. ومدحه وقال انت كذا وكذا وللقوم كالراس - وايقظت كثيرا من النعاس وقد انتشر ذكرك وسمع كمالك في الرد على الاسلام - فجئتك من اقصى البلاد لاستفيض من فيضك التام - والناس منعوني فما استقلت

اور پانچواں برس اس پیشگوئی کا گذرنے لگا - تو یہ اتفاق پیش آیا کہ ایک مسافر اس سے ملنے کے لئے آیا - اور ظاہر کیا کہ وہ ہندو اس کی قوم میں سے ہے اور کسی نے دھوکا دیکر اس کو مسلمان کر دیا تھا - اور اب اُس کو اس حرکت سے ندامت پیدا ہوئی ہے اور اس لئے آیا ہے کہ تا پھر اپنے باپ دادا کے دین میں داخل ہو اور اسلام کو چھوڑ دے - اور یہ کہکر پھر اس کی تعریف شروع کی کہ تو ایسا اور ویسا ہے اور بہتوں کو تُو نے خوابِ غفلت سے جگایا ہے - اور تیرے نام کی بہت شہرت ہوئی ہے اور معلوم ہُوا کہ اسلام کا رد لکھنے میں تجھے کمال ہے اسلئے میں دُور سے تجھ سے فیض پانے کیلئے آیا ہوں - اور لوگوں نے منع کیا مگر میں نے اپنے ارادے میں

وسال پنجم بر خبر غیب سپری شد - چناں اتفاق افتاد کہ غریبے برائے دیدنش رفت و وانمود کہ او ہندو نژاد و از اہل ملت وے می باشد - سالے چند است باغوائے بعضے ناکساں مسلمان شدہ بود حالا بر فعل خود پشیمان و ازاں حرکت دست تاسف گزان بخدمت والا حاضر آمدہ کہ بر دست میمون توبہ کند و دیگر مذہب آباء را بگزیند و لپشت پا بر اسلام بزند - ایں بگفت در مدح و تمجیدش ترانہ سنجیدن گرفت کہ تو چنانی و چنیں کہ بسیارے را از خواب غفلت بیدار کردی و نام نامی تو شہرت عجیب یافتہ - ترا در ردّ اسلام ید طولیٰ است - ازیں جا ست کہ بجہت استفاضہ از راہ دور

من الارادة - ووصلت حضرتك للاستفادة - بیدانی اسیر فی بعض الشبهات - وارجوا ان تقیل عثاری وتکشف عقد المعضلات - ثم ادخل فی دین اٰبائی واترک الاسلام - فهذا هو الغرض وما اطول الکلام - فامعن لیکھرام نظرہ فی توسمه - وسرّح الطرف فی میسمه - فلبس علیه امرہ قدر الرحمٰن - وظن انه من الصادقین ومن الاخوان - فتلقاہ مرحبًا وقال رجعت الی دار الفلاح - وامتزج به کالماء والراح - وانزله فی کنف الاهتمام - وتصدی له بالاعزاز والاکرام -

سستی نہیں کی - مگر یہ بات ہے کہ چند شبہے میرے دل میں ہیں - اور میں امید رکھتا ہوں کہ تو میری لغزش کو معاف کرے - اور میرے یہ عقدے حل کر دے - پھر میں اسلام کو چھوڑ کر اپنے باپ دادے کے دین میں داخل ہو جاؤں گا -

تب لیکھرام نے اس کو خوب غور سے دیکھا اور خدا تعالیٰ نے اس مسافر کا دلی ارادہ اُس پر پوشیدہ کر دیا اور اس نے سمجھا کہ یہ سچا اور ہمارے بھائیوں میں سے ہے - سو اس نے مرحبا کہہ کر اس کو قبول کر لیا اور اس کے ساتھ یوں ملا جیسا کہ پانی اور شراب ملتے ہیں اور اپنی غمخواری کی پناہ میں اُس کو لے لیا اور اعزاز اور اکرام کے ساتھ پیش آیا -

پیش تو آمدہ ام - ہر چند مردم بمنع مرا پیش آمدند - باز نیامدم و آہنگ چست خود واست نہ نمودم - بلے شکوکے چند در دلم خلجانے دارد - امید وارم کہ از خطاء و زلت من درگذری و گرہ مرا بکشائی - باز اسلام را ترک گفتہ کیش پدران را خواہم گزید -

لیکھرام چوں ایں قصہ از وے بشنید سراپائے وے را نیکو بدید - و خدا نیت آں غریب را بروے مستور کرد و او را صادق گمان نمود - خلاصہ مسئلت وے را پذیرفت و با وے چوں شکر با شیر بیامیخت - و قوم خود را دربارہٗ

ثم جعل یخبر قومه کالفرحین المبشرین۔ وینادی انه ارتد من دین المسلمین۔ واکل معه و تغدی۔ وما دری انه سیتردی۔ وکان ھو یخفی مولدہ و منبعه۔ لکی یجھل مربعه۔ وکان یسیر فی المصر مواریًا عن الخلق عیانه۔ ومخفیًا مقرہ و مکانه۔ حتی انتھی الامر الی یوم موعود۔ فدخل علیه علی غرارته کمحب و ودود۔ وامھله ریثما یصفو الوقت من الحضار ویذھب من جاء من الزوار۔ ثم سطا علیه کرجل فاتک کمیش الھیجاء۔ وجنیه بسکین بلغ الی الاحشاء۔ و

پھر اپنی قوم کو خوش خوش خبر دیتا پھرا اور بتلاتا پھرا کہ یہ شخص مسلمان ہو گیا تھا۔ پھر ہندو دین قبول کرنے کیلئے آیا ہے۔

اور وہ شخص اس سے اپنا مولد چھپاتا رہا تا اس کے گھر کی اطلاع نہ ہو۔ اور وہ شہر میں چھپا چھپا پھرتا تھا۔ اور اس کا قرارگاہ کسی کو معلوم نہ تھا۔ یہاں تک کہ لیکھرام کے اجل مقدر کا دن پہنچ گیا۔ اور یہ شخص اُس دن اُس کی عین غفلت کے وقت دوستوں کی طرح اُس کے پاس گیا اور اس کو اس قدر مہلت دی کہ جس میں حاضر باشوں کی فرصت ہو جائے اور جو ملنے کیلئے آئے ہیں وہ چلے جائیں۔ جب اُس کیلئے فرصت کا وقت نکل آیا اور لیکھرام کو اس نے غفلت میں پایا تب یکدفعہ اُس پر ایک چابکدست انسان کی طرح حملہ کیا اور کارد

او مژدہ ہا بداد کہ ایں دین اسلام پذیرفتہ بود۔ حالیا آمدہ است کہ دیگر کیش ہنود را قبول نماید۔ و آنکس مولد خود را بروے پوشیدہ داشت و در شہر نہاں و پوشیدہ میزلیست حتیٰ احدے آگاہ از قرارگاہش نبود۔ تا ایں کہ لیکھرام را اجل مقدر فرا رسید۔ آں کس در زیّ دوستان او روزے علی الغفلہ در پیش وے برفت و در انتظار آں نشست کہ مجلس از حاضران بپردازد و عسل از غوغائے کس مامون گردد۔ چوں وقت فرصت بدست آمد و لیکھرام را غافل یافت بیک ناگہ چوں شیر گرسنہ بروے برجست و با کارد تیز شکمش را

اشرعه الى الامعاء حتیٰ قطعها وترکها فی سیل الدم کالغثاء - وکان ھذا یوم بعد یوم العید - کما تقرر من الله فی المواعید - واذا ظن القاتل انه اخرج نفسه الخبیثة فھرب وترك داره الخبیثة - ثم غاب عن اعین الناس کالملئکة - و ما رأه احد الی ھذه المدة - فما اعلم اصعد الی السماء - اوستره الله بالرداء - واما المقتول فدق بجروح ولکن کانت فیه بقیة روح - وقال احملونی الی دارالشفاء فحملوه وما وجدوا فیه احدًا من الاطباء - فقال یا اسفی علی قسمتی - قد

کے ساتھ اس کی پسلی توڑ کر اُس کا رد کو انتڑیوں تک پہنچا دیا اور پھر انتڑیوں کو ایسا ٹکڑے ٹکڑے کیا کہ وہ خون کے اوپر ایسا تیرتی تھیں جیسے سیلاب کے اوپر خس وخاشاک تیرتا ہے - اور یہ دن عید کے دن کے دوسرا دن تھا جیسا کہ خدا تعالیٰ کے وعدہ میں مقرر تھا - اور جب قاتل نے دیکھا کہ اُس نے اس کا کام تمام کر دیا - سو وہ اس گھر کو چھوڑ کر بھاگا - پھر فرشتوں کی طرح آنکھوں سے غائب ہو گیا اور اسوقت تک کسی کو اُس کا نشان نہ ملا - نہ معلوم کہ وہ آسمان پر چلا گیا یا خدا نے اس کو اپنی چادر کے نیچے ڈھانک لیا - اور مقتول زخموں سے کوفتہ کیا گیا مگر ابھی اُس میں جان باقی تھی - تب اُس نے کہا کہ مجھے ہسپتال میں لے چلو - سو اس کو لے گئے اور وہاں ڈاکٹر کو نہ پایا - تب مقتول نے کہا - وائے میری قسمت - میری بدبختی سے ڈاکٹر

چاک زد بمشابہ کہ رودہ ہا را از ہم برید - وآں روز روز دوم از عید اضحٰی بود برحسب آنچہ در مواعید الٰہیہ قرار یافتہ بود - قاتل چوں از کارش پرداخت آں خانہ را بگذاشت وچوں فرشتہ از دیدۂ مردم پنہاں شد وتا اکنوں از وے اثرے وخبرے در دست نیست خدا داند بہ آسمان بالا شد یا خدایش در زیر چادر خود بپوشید - خلاصہ مقتول اگرچہ از ریش وآسیب از بس کوفتہ وخستہ گردید وے ہنوز رواں در تنش ماندہ بود عزیزاں در رسیدند و در دارالشفاء بردند - ڈاکٹر یعنی طبیب آں زماں در انجا نبود - مقتول زار نالید وگفت آہ نگوں بختی من - ڈاکٹر ہم ایں جا

+ قتل لیکھرام فی الیوم الثانی من عید الفطر - وکان یوم السبت ۶ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء / ۲ شوال سنہ ۱۳۱۴ من الہجرۃ المقدسۃ

نوٹ :- نقل مطابق اصل ہے - دراصل عید الفطر لفظ لکھنا تھا - ترجمہ کرتے وقت سہواً فطر کی بجائے اضحٰی لکھا گیا - منہ

غاب الاطباء من شقوتي - ثم جاءه
الطبيب بعد تمادي الاوقات - وما
بقي فيه الا رمق الحيات - فعمل
اعمالا - وما زاد الا نكالا - و قال
الموت شهير - والبرء عسير - و
انقطع الرجاء - و زاد البرحاء - حتى
اذا جثم ليلة هذه الواقعة - فجعل
الحليلة ثيّبا وشرب كاس المنيّة -
و وقع في احواض غشيم - و رئى
جزاء ظلم وضيم - وكذالك يجزى
الله الظالمين - فارتفعت الاصوات
من البكاء - وبلغ الصوارخ الى السماء -
وسمعتُ ان عيناه استعبرت في
أخر حينه - بما رأى آية الحق
بعين يقينه - واصبح قومه
قد طارت حواسهم - و ضل
قياسهم - بما اباد الله نجيّهم -

بھی حاضر نہیں - پھر ایک مدت کے بعد ڈاکٹر
آیا - اور اپنا عمل کیا مگر بے سود تھا
اور ڈاکٹر نے اشارہ کر دیا کہ جان بری
مشکل ہے - پھر جب آدھی رات گذر گئی
تو لیکھرام نے موت کا پیالہ پی لیا -

اور مَیں نے سُنا ہے کہ مرتے وقت اُس کی
آنکھیں پُرآب تھیں کیونکہ خدا کی پیشگوئی کا
پورا ہونا اُس کو یاد آیا - اور اس کی موت
کے بعد اُس کی قوم کے حواس اُڑ گئے کیونکہ
موت نے اُن کے ایک منتخب آدمی کو لے لیا -

موجود نہ مے باشد - بعد از زمانے دراز ڈاکٹر آمد و ہرچہ توانست چارۂ کار نمود - ولے چوں نیمۂ از شب
سپری شد لیکھرام جام تلخ مرگ بنوشید - شنیدہ ام کہ وقت مرگ سرشک از دیدہ اش
رواں شد - چہ صدق وقوع خبر غیب بخاطرش خطور کرد - قوم بر مرگ وے از بس سراسیمہ وآشفتہ شدند

واستری الموت سریہم - وکانوا یتیہون فی الارض مقترین مستقرین لعلہم یجدوا اثرا من قاتل او یلاقوا بعض المخبرین - ولما استیأسوا فقال بعضہم ان ہٰذا الا سر رب العلمین - ولم یزل اسفہم یتزائد - والامر علیہم یتکائد - وصاروا کالمجانین - وکانوا لایفرقون بین الدجی والضحی وزال تدللہم من الشجی - بما تمت الحجۃ علیہم وفدحہم دیون المسلمین وحسبوا موتہ نکبۃ عظیمۃ - ونائبۃ عمیمۃ - وأرجفت المسلمون وقیل ان الاریۃ سیقتلون احدًا من سراۃ الاسلام - لیاخذوا

اور وہ تلاش میں دہ بدہ اور شہر بشہر پھرنے لگے تاکہ قاتل کا اُن کو سُراغ ملے یا کسی مخبر کی ملاقات ہو - اور جب نومید ہو گئے تو بعض نے کہا کہ یہ تو خاص خدا کا بھید ہے - اور اُن کا غم بڑھتا گیا - اور کام میں مشکلات بڑھتی گئیں - اور دیوانوں کی طرح ہو گئے - اور مارے غم کے تاریکی اور روشنی میں فرق نہیں کر سکتے تھے اور اُن کا تمام ناز غم سے جاتا رہا - کیونکہ اُن پر حجت پوری ہو گئی اور وہ مسلمانوں کے قرض کے زیر بار ہو گئے اور اس کی موت کو انہوں نے بڑی مصیبت سمجھا اور ایک عام حادثہ خیال کیا - اور لوگوں نے یہ خبریں بھی اڑائیں کہ وہ لوگ کہتے ہیں مسلمانوں کے معززین

زیرا کہ مرگ برگزیدہ ایشاں را از میانۂ ایشاں دربود و در طلب قاتل دہ بدہ و قریہ بقریہ گردیدند - چوں یاس بر ایشاں چیرہ شد - بعضے گمان کردند کہ ایں کار خداست - خلاصہ کوہ اندوہ بر سر شاں فرود آمد و دشواریہا و پیچیدگیہا رو نمود و چوں دیوانگاں گردیدند - حتی کہ از شدت غم والم روز را از شب باز نہ می شناختند - و ہمہ راحت و ناز شان بسوز و گداز مبدل شد زیرا کہ حجۃ اللہ بر ایشاں تمام شد - و دین ایشاں از وام اہالئے اسلام گراں بار گردید - مرگ لیکھرام را واہیہ عظمیٰ پنداشتند - و کودک وبرنا در سوگواری اش نشستند ہم درآں زمان در افواہ افتاد کہ ہنود می گویند کہ یکے را از اعزہ اسلام خواہند کشت تا دیدہ را از گرفتن

ثارهم ویشفوا صدورهم بالانتقام۔ فامّن الله المسلمین ممّا کانوا یُحذرون ۔ والقی علیهم الرعب فکفوا الالسن وهم یخافون ۔ وجعل قلوبهم شتّٰی فطفقوا یتخاصمون ۔ والله غالب علیٰ امره ولو کانوا لایعلمون ۔ ولم تستقم لهم ما سوّلوا من المکائد۔ ثم استانفوا مکیدۃ اخریٰ کالصائد۔ واغروا الحکام لیدخلوا داری مفتشین۔ ویطلبوا اثرًا من القاتلین۔ فخذّل الله اولیاء الطاغوت ۔ وردّ علیهم ما احکموا من کید المنحوت ۔ فرجعوا خائبین کالمجنون المبهوت ۔ ولما

میں سے کسی کو ہم بھی قتل کرینگے تا لیکھرام کا بدلہ لیں ۔ اور دل میں ٹھنڈ پڑے پس خدا نے اُن کے شر سے مسلمانوں کو امن میں رکھا اور اُن پر رعب ڈال دیا سو انہوں نے زبانیں بند کرلیں اور خدا نے اُن میں آپس میں پھوٹ ڈال دی ۔ اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

اور اپنے فریبوں میں انہیں کامیابی نہ ہوئی ۔ پھر نئے سرے ایک اور مکر سوچا ۔ اور حکام کو میری خانہ تلاشی کیلئے ترغیب دی ۔ مگر خدا نے اس میں بھی انہیں نامراد رکھا اور اُن ہی کو انجام کار شرمندگی اٹھانی پڑی ۔

خون لیکھرام خنک بسازند ۔ ولے خدا مسلمانان را از شر شاں مصون بداشت وشکوہ و رعب بر ایشاں مستولی شد ۔ تا زبان ہا در کام درکشیدند ۔ و خدا ایشاں را در بلائے تشتیت کلمہ مبتلا گردانید و در مکائد و فریبہا چیزے از پیش نبردند ۔

آخر مکیدۂ سگالیدند باین معنی کہ حکام را برتلاش خانۂ من آوردند ۔ ولے از ایں باب ہم زیان و نومیدی بہرۂ آناں شد ۔ و غرق خجالت بازگشتند ۔

لم تضطرم نیرانهم ۔ ولم تنصرهم اوثانهم۔ استطلعوا اکابرهم ما عندهم من الآراء ۔ وشاوروهم فی امر الصلح والمراء ۔ فقالوا لم تبق قوۃ ۔ وما یترقب من جہتہ نصرۃ ۔ وقال خیارهم الی متی هٰذہ التنازع ۔ وقد اختل المعاملات ۔ ومع ذالک خوفهم هول الطاعون ۔ وفجأۃ المنون ۔ فاختاروا السلم فی هٰذہ الایام ۔ فالحاصل ان هٰذہ الاٰیۃ اٰیۃ عظیمۃ من اللّٰہ العلام ۔ هو اللّٰہ الذی یجیب المضطر اذا دعاہ ۔ و لا یخیّب من رجاہ ۔ ولا یضیع من استرعاہ ۔ له الحمد والجلال والعظمۃ ۔ ولقد ملکتنا فی اٰیہ الحیرۃ ۔ و اغرو رقت العین بالدموع ۔

پھر جبکہ اُن کی آگ بھڑک نہ سکی ۔ اور اُن کے بتوں نے اُن کی مدد نہ کی ۔ تو پھر وہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ صلح کرنے کے لئے باہم مشورے کرنے لگے ۔ اور اُن میں سے اچھے آدمیوں نے کہا کہ اب صلح بہتر ہے کیونکہ معاملات میں ابتری واقع ہو گئی ہے ۔ اور علاوہ اس کے طاعون نے بھی انکو ڈرایا ۔ سو اُن دنوں میں انہوں نے صلح کرلی ۔ اور یہ ایک خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان ہے ۔ وہ وہی قادر خدا ہے جو بے قراروں کی دعا سنتا ہے اور امیدواروں کو نومید نہیں کرتا ۔ اور جو شخص اُس کی پناہ چاہتا ہے اسکو ضائع نہیں کرتا اُسی کو حمد اور جلال اور عظمت ہے ۔ اور اسکے نشانوں پر نظر ڈال کر حیرت دامنگیر ہوتی ہے اور آنکھیں چشم پر آب ہو جاتی ہیں

مٹ ۲۷

خلاصہ چوں ایشانرا میسر نیامد کہ آتش ایشاں تواند زبانہ بالا کشد و بتہائے اوشاں از دستگیری فروماندند درمیانہ خود ہا مشورہ کردند کہ با مسلمانان از در آشتی درآیند چہ کلانان انہا دیدند کہ خللے ۔۔ در معاملات رو دادہ و علاوہ ازاں طاعون ہم تہدید و ترس افزود ۔ آخر مصالحت درمیان دو قوم واقع شد ۔ الغرض این نشانے بزرگ ست کہ خدا تعالیٰ بتائید بندہ خود بخود آں قادر خدائے کہ دعائے مضطران را می شنود و امیدواران را دست رد بر سینہ نمی زند و پناہ جوئیندہ را ہلاک و تلف نمی سازد ۔ حمد و جلال و عظمت مراد را سزاوار است ۔ چوں بریں نشانہایش نظر کنیم حیرت و شگفت می آید و دیدہ پرآب میگردد

فهل من رشيد ينتفع بهذا المسموع۔ وما هذا الّا اعجاز خاتم الانبياء۔ وشهادة طريّة على صدق نبوّته من حضرة الكبرياء۔ فتدبّروها يا معشر السعداء۔ رحمكم الله في هذه وفي يوم الجزاء۔

ولي اٰيات اخرٰى قد تركتها اجتنابا من الطويل۔ وكفاك هذه ان كنت خائفا من الرب الجليل۔ واعلم ان الاصول المحكم في معرفة صدق المامورين۔ ان تنظر الى طرق تثبت بها نبوة النبيّين۔ وما كان نبي الّا مكر في امره الماكرون۔ وسخر من آيه المستنكرون۔

ص۲۷ پس کیا کوئی رشید ہے جو ان باتوں سے نفع حاصل کرے۔ اور یہ نشان درحقیقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے اور آپ کے صدق نبوت پر ایک تازہ گواہی ہے۔ پس اس میں غور کرو۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے نشان ہیں جن کو میں نے بخوف طوالت بیان نہیں کیا اور اگر تجھے کچھ خدا کا خوف ہو تو تیرے لئے یہی بہت ہے۔ اور ماموروں کے پہچاننے کا یہ اصول ہے کہ انکو اس طریق سے پہچانا جائے جس طریق سے انبیاء کی نبوت پہچانی جاتی ہے۔ اس لئے میری تکذیب کوئی انوکھی بات نہیں۔ کیونکہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا اور استہزاء کیا گیا۔ اور

ص۲۷ آیا رشیدے ہست کہ از ایں پندہا نفعے بردارد۔ بحقیقت ایں معجزۂ نبی کریم ما ست (صلے اللہ علیہ وسلم) و بر صدق نبوت وے گواہی تازہ مے باشد۔ نیک اندیشہ بفرمائید تا رحم خدا دست شما را بگیرد۔

علاوہ ازیں خیلے نشانہائے دیگر ہم دادم کہ اینجا بنوشتن نیاوردم چرا کہ برائے ترسندہ از خدا ہمیں بسیار است۔ و اصل شناختن مامورین ہماں است کہ باآں نبوت انبیاء علیہم السلام شناختہ می شود۔ و تکذیب من چیزے شگرف نہ۔ چہ کہ احدے از انبیاء نیامدہ کہ

وحقروا شانها بل كانوا بها يستهزءون۔ وقالوا فليأت بآية كما ارسل الاولون۔ مع انهم رؤا آيات۔ وشاهدوا تائيدات۔ فمن الواجب على الابرار ان يجتنبوا طرق هذه الكفار۔ و يستقروا سبل المومنين۔ وان اعرضتم فلن تضروا الله شيئا والله غني عن العلمين۔

باوجود اس کے کہ مخالفوں نے نشان اور خدا تعالیٰ کی تائیدیں دیکھیں۔ پھر بھی کہا کہ نشان دکھاؤ پس نیکوں کو چاہیئے کہ ان کفار کے طریقہ سے پرہیز کریں۔ اور مومنوں کی چال چلیں۔ اور اگر تم منہ پھیرو تو کچھ پرواہ نہیں۔ اللہ کا تم کچھ بگاڑ نہیں سکتے

خاتمة الكتاب

اعلموا ان الروايات في المهدي والمسيح كثيرة۔ وجميعها متخالفة و متعارضة۔ وما اطلعنا على مسانيد اكثر تلك الآثار۔ وما علمنا طرق توثيق كثير من الاخبار۔ والقدر

خاتمہ

جاننا چاہیئے کہ مہدی اور مسیح میں بہت سی روایتیں ہیں اور وہ سب کی سب متخالف متناقض ہیں۔ اور اکثر روایات کی اسناد پر ہمیں اطلاع نہیں ہوئی اور انکے پختہ سمجھنے کا ہمیں علم حاصل نہیں ہوا۔ اور قدر مشترک یعنی ظاہر ہونا

کہ تکذیب او نشدہ۔ وبا ایں ہمہ کہ مکذبان نشانہائے آسمانی وتائیدات ربّانی می بینند باز از استہزاء طلب نشانہا می کنند۔ لہذا ابرار را باید کہ از طریقہ کفار اجتناب ورزند و راہِ مومناں بپویند۔ واگر رو بگردانید از جلال خدا چہ کاہد چراکہ او محتاج شما نیست۔

خاتمہ کتاب

پوشیدہ نخواہد بود کہ درباره مہدی ومسیح روایات مختلفہ آمدہ وہمہ اش داغ تخالف وتناقض بر ناصیہ حال داشتہ است

المشترك اعني ظهور المسيح الحكم المهدي ثابت بدلائل قطعية - و ليس فيه من كلمات مشككة - واما غيره من الروايات - ففيها اختلافات وتناقضات - حيرت عقول المحدثين۔ واظلمت دراية المتقنين - وجن ليل الاستهامة على العالمين - وجمعوا تناقضات في اقوالهم - وماتقحوا قولا باسندلالهم۔ ووقعوا في دوائر كالهائمين۔ فقيل ان المهدي من بني العباس - و قيل هو من بني الفاطمة التي هي من ازكى الناس - وقيل هو رجل من بني الحسين وقيل هو من ال رسول الثقلين - وقيل هو رجل من امة سيد الكونين -

ایک شخص کا جس کا نام مسیح اور حکم اور مہدی ہے دلائل قطعیہ سے ثابت ہے اور اس میں کوئی شک ڈالنے والا نہیں - اور باقی روایتوں میں اختلاف اور تناقض ہے - جس میں محدثین کی عقل حیران ہے اور فقیہوں کی روایت تاریک ہے - اور عالموں کے دلوں پر سرگردانی کی رات محیط ہو رہی ہے۔ اور انہوں نے بہت سے تناقض اپنے قولوں میں جمع کئے ہیں - اور کسی قول کو دلیل کے ساتھ منقح کرکے بیان نہیں کیا اور گرداب حیرت میں پڑے ہوئے ہیں - چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ مہدی بنی عباسؓ سے ہوگا - اور بعض خیال کرتے ہیں کہ وہ بنی فاطمہ سے ہے اور بعض اس کو بنی حسینؓ میں سے سمجھتے ہیں - اور بعض صرف آل رسول خیال کرتے ہیں اور بعض اس کو امت میں سے ایک انسان قرار دیتے ہیں

ولے قدر مشترک یعنی ظہور مسیح حکم کہ مہدی نیز ہست از دلائل قطعیہ بپایۂ ثبوت رسیدہ وغیر آن سائر روایات بشابۂ متدیک دیگر افتادہ کہ محدثین از کشودن گرہ سربستگی آنہا دست وپا گم کردہ اند - وہیچ قولے را از عیب تناقض رستگار نہ نمودہ - و ہیچ بیانے را مدلل ومنقح نہ فرمودہ اند - چنانچہ بعضے برآنند کہ مہدی از بنی عباس باشد - و بعضے از بنی فاطمہ پندارند - و بعضے از ولد بنی حسن گویند - و بعضے از آل رسولؐ اعتقاد دارند و بعضے اورا فردے از افراد امت قرار دہند - و بعضے را عقیدہ آنست کہ

وقيل لا مهدى الّا عيسٰى - وكذالك
اختلف فى نزول عيسٰى - فالقرآن يشهد
انه مات و لحق الموتٰى - وقيل انه ينزل
من السمٰوت العلى - وانه حى وما مات
وما فنا - وقال قوم انه مات كما
بيّن الفرقان الحميد - ولا يخالفه الّا العنيد -
وقال هٰؤلاء انه لا ينزل الّا على طور
البروز - وذهب اليه كثير من المعتزلة
وكرام الصوفية من اهل الرموز - والذين
اعتقدوا بنزوله من السماء - فهم اختلفوا
فى محل النزول وتفرقوا فى الآراء - فقيل
انه ينزل بدمشق عند منارة - ويوافى
اهله على غرارة - وقيل ينزل ببعض
معسكر الاسلام - وقيل بارض وطأها

اور بعض کہتے ہیں کہ کوئی دوسرا مہدی نہیں عیسیٰ ہی
مہدی ہے اور وہی آئیگا اور کوئی نہیں ہوگا - اسی طرح
اور بھی قول ہیں اور اسی طرح مسیح کے نزول میں اختلاف ہے
پس قرآن گواہی دیتا ہے کہ عیسٰی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں -
دوسرا قول یہ ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہونگے اور وہ زندہ ہیں
مرے نہیں - اور ایک قوم نے یہ کہا کہ وہ درحقیقت مرگیا ہے
جیسا کہ قرآن فرماتا ہے اور اس قول کی مخالفت وہی کریگا جو
حق کے مقابل پر ناحق جھگڑتا ہے - اور جو لوگ اس کی موت کے
قائل ہیں اُن میں سے بعض کہتے ہیں کہ مسیح کا نزول بطور بروز
کے ہوگا اور معتزلہ اور اکابر صوفیہ کا یہی مذہب ہے - اور جو
لوگ نزول آسمان کے قائل ہیں اُن میں سے بعض کہتے ہیں
کہ وہ دمشق کے منارہ کے پاس نازل ہوگا - اور
بعض اُس کی فرودگاہ لشکر اسلام قرار دیتے ہیں -
اور بعض وہ جو دجال کے ظہور کی جگہ ہے -

ویچ مہدی غیر عیسٰی نخواہد بود - ہماں خواہد آمد و دیگرے غیر وے نیست ہمچنیں در باب نزول عیسٰی اختلافات
واقع است - قرآن گواہی دہد کہ حضرت عیسٰی فوت کرد - قول دیگر آنکہ او از آسمان نازل بشود و
ہنوز زندہ است و نمردہ - و قومے بر آنند کہ او بحقیقت مردہ است بر وفق آنچہ قول قرآن کریم است
و خلاف ایں قول کسے را رود کہ بمقابل حق بہرزہ ستیزہ کاری کند - از قائلین مرگ مسیح اکثر بر آنند کہ نزولش
بطور بروز افتد - و معتزلہ و اکابر صوفیہ بر ایں مسلک رفتار کردہ اند - اما قائلان نزول از آسمان پس بعضے
از ایشاں گویند کہ او در نزد منارۂ دمشق فرود آید - و بعضے گویند در لشکر اسلام نزول فرماید - و بعضے بر آنند کہ

الدجال وعاث فی الحرام۔ وقیل انه
ینزل بمکة ام القریٰ۔ وقیل ینزل
بالمسجد الاقصیٰ وکذالک قیل اقوال
اخریٰ۔ وزادت الاختلافات بزیادة
الاقوال حتی صار الوصول الی الحق کالامر
المحال۔ وقد ورد فی اخبار خیر الکائنات۔
علیه افضل الصلوٰة والتحیات۔ ان
المسیح یرفع الاختلافات۔ ویجعله
الله حکما فیحکم فیما شجر بین الامة من
اختلاف الآراء والاعتقادات۔ فالذین
یحکمونه فی تنازعاتهم۔ ثم لا یجدوا فی
انفسهم حرجا مما قضیٰ لرفع اختلافاتهم۔
بل یقبلونه لصفاء نیّاتهم۔ فاولٰئک
هم المؤمنون حقا واولٰئک من المفلحین
ویقول الذین اعرضوا حسبنا ما
وجدنا علیه آباءنا ولو کان آباءهم

اور بعض مکہ معظمہ اور بعض بیت المقدس
اور بعض اور اور جگہیں اس کے نزول کی
قرار دیتے ہیں۔

اور احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ ان
اختلافات کو خود مسیح آکر دور فرمائے گا۔
اور خدا اس کو فیصلہ کے لئے حَکَم مقرر
کردیگا۔ پس جو لوگ اس کو حَکَم مان
لیں گے اور اس کے فیصلہ سے تنگ دل
نہیں ہونگے اور صفاء نیت سے قبول کرینگے
وہی سچے مومن ہونگے۔

اور جو لوگ قبول نہیں کریں گے وہ کہیں گے
کہ جس عقیدہ پر ہم نے اپنے بزرگوں کو پایا وہی

ظهور او مقام ظهور دجال باشد۔ وبعضے مکہ معظمہ وبعضے بیت المقدس ہمچنیں مقامات متفرق از بہر نزول او
تعیین کنند۔ ودر احادیث آمده که ایں نوع اختلافات را مسیح موعود خود رفع وفصل
خواهد کرد۔ آناں که او را حَکَم بپذیرند واز قضاء وتحکیم دے تنگی وقبض در دل نیارند
مومن آناں باشند۔ ومنکراں گویند که ما را ہمان عقیدہ بس است که پدراں ما بآنہا

من الخاطئين - و عجبوا ان جاءهم
مامور من ربهم و قالوا ان هٰذا الّا
من المفترين - و قد كانوا من قبل
على رأس المائة من المنتظرين - وانه
جاءهم لاعزازهم - وجهّزهم بجهازهم -
وآتاهم ما يفحم قومًا مفسدين - اما عرفوا
وقته او جاء عندهم فى غير حين - وان
ايام الله قد اتت وقرب يوم الفصل
فبشرىٰ للذين يقبلونه شاكرين -
يريدون ان يطؤا ما اراد الله ان يُعليه
ويجادلون بغير علم و برهان مبين -
وكتب الله ان يجعل عباده المرسلين
غالبين - فليحاربوا الله ان كانوا
قادرين - وما كان الامر مشتبهًا

عقیدہ بجائے کافی ہے - اور ان کو اس بات کا تعجب ہے، کہ
کہ کیونکر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مامور آگیا اور انہوں نے کہا
یہ تو مفتری آدمی ہے اور پہلے صدی کے سر پر انتظار
کر رہے تھے - اور وہ اُن کو عزت دینے کے
لئے آیا اور اُس نے ان کا تمام سامان طیار کیا اور
وہ وسائل اُن کو دیئے جس سے مخالف لاجواب ہوجائیں
کیا انہوں نے اس مامور کے وقت کو شناخت نہیں کیا -
یا وہ اُن کے پاس بے وقت آیا ہے - اور بہ تحقیق خدا
تعالیٰ کے دن آگئے اور فیصلے کا دن قریب ہوگیا - پس ان کو
بشارت ہو کہ جو شکر کے ساتھ قبول کریں - کیا ان کا یہ ارادہ ہے
کہ جس کو خدا بلند کرنا چاہتا ہے اس کو پامال کردیں اور
ناحق بحث مباحثہ کرتے رہیں اور خدا نے تو یہ لکھ چھوڑا ہے
کہ اس کے بھیجے ہوئے بندے غالب ہونگے - پس کیا وہ خدا سے
لڑ سکتے ہیں - اور بات مشتبہ نہیں تھی - مگر

گویده اند - وایشاں در شگفت بماندند که چگونه از جانب خدا آمد و او را مفتری و دروغ باف گفتند و
بسر صد چشم در راهش بودند - حال آنکه او از بهر همیں آمده است که آبروئے شاں را بیفزاید و ساماں و موادے
در دست شاں بداد که تا بر اعدائے اسلام بحجت و برہان چیره و توانا بشوند - آیا ایشاں وقت ایں مامور را
نشناخته اند یا او نزد ایشاں در غیر وقت آمده است - ہمانا ایام الله آمده و یوم فصل قریب است -
مژده آنی را که از کمال منت پذیری او را قبول نمایند - آیا می خواہند کسے را که خدا میخواہد برافرازد پائے بر سر وے
بگذارند و پیکار ہائے بیہوده و پر از شبہائے لاطائل با وے برپا بکنند - و خدا مکتوب کرده است که البته فرستادگانش منصور

ولکن قست قلوبھم فصاروا کالعمین ۔ ایھاالناس لم تکفرون بآیات اللّٰہ وقد رأیتموھا باعینکم الیس فیکم رشید امین ۔ وانکم سخرتم من عبداللّٰہ المامور ۔ وکدتم تقتلونه بالسیف المشھور ۔ ولکن اللّٰہ القی علیکم رعب السلطنة ولولاھذہ لسطوتم علی عباد اللّٰہ المرسلین ۔ وقد تبین الحق فسولت لکم انفسکم معاذیر وما امعنتم کالخاشعین ۔ فنفوض امرنا الی اللّٰہ وھواحکم الحاکمین +

اُن کے دل سخت ہو گئے سو وہ اندھوں کی طرح ہو گئے ۔ اے لوگو! کیوں خدا تعالیٰ کے نشانوں سے انکار کرتے ہو ۔ اور تم نے ان کو بچشم خود دیکھا ۔ کیا تم میں کوئی بھی رشید نہیں ۔ اور تم نے خدا کے بندۂ مامور سے ٹھٹھا کیا اور قریب تھا کہ تم اس کو تلوار سے قتل کر دیتے ۔ مگر خدا نے تم پر سلطنت کا رعب ڈالا اور اگر یہ سلطنت نہ ہوتی تو تم خدا کے رسولوں پر حملہ کرتے ۔ اور حق کھل گیا اور تم نے ناحق عذر تراشے اور کچھ غور نہیں کی ۔

سو ہم خدا تعالیٰ کی طرف اپنے کام کو سپرد کرتے ہیں اور وہ احکم الحاکمین ہے ۔ فقط

راقم میرزا غلام احمد القادیانی ضلع گورداسپور پنجاب

۲۰ نومبر ۱۸۹۸ء

و مظفر خواہند بود ۔ آیا ایشاں میخواہند کہ پنجہ با پنجۂ خدا بزنند ۔ امروا منحو آشکار ۔ بود ۔ و لے دلہا شاں سخت و دیدہ شاں کور شد ۔ مردمان چرا انکار بر نشانہائے خدا دارید ۔ حال آنکہ بچشم سر مشاہدہ کردید چہ نفسے درمیانہ شما جامۂ رشد و صلاح ندر بر ندارد ۔ بر مامور خدا خندہ ها زدہ اید و نزدیک بود کہ بہ تیغش سر از تن جدا میکردید اگرچنانچہ سطوت سلطنت برطانیہ نبودے ۔ لاریب اگر سایۂ ایں دولت نمی بود دقیقۂ از دقائق حملہ کردن بر رسلان الٰہی فرونمی گذاشتید حق آشکار شد و لے عذر ہائے باطل بر بافتید و اندیشہ ہم بکار نکردید ۔ پس زمام کارہا در دست خداہی سپاریم و در جمیع امور رجوع بادمی آریم و ہو احکم الحاکمین ۔ تمت